ضعیف طب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

تحقیق وتدوین

ڈاکٹر محمد علی جنید

دارالفکر والتحقیق الاسلامی۔پاکستان

نام تحقیق:ضعیف طب نبوی ﷺ۔
تحقیق و تدوین:ڈاکٹر محمد علی جنید۔
مراجع:امام ابن تیمیہؒ،حافظ ابن قیمؒ، حافظ ابن حجر عسقلانیؒ،حافظ سخاویؒ،ملا علی قاریؒ۔امام ذہبیؒ،علامہ ناصر الدین البانیؒ،حافظ زبیر علی زئیؒ،مولانا مختار احمد ندویؒ،علامہ صادق خلیلؒ،ڈاکٹر عبدالجبار فرایوئی،مجلس دارالدعوہ ۔دھلی۔
ناشر برقیہ: دارالفکروالتحقیق الاسلامی۔پاکستان۔
قسم:ضعیف و موضوع رویات۔
کلید: موضوع روایات،ضعیف روایات،جرح و تعدیل،اسما الرجال،محدثین کرام،سنن اربعہ،ڈاکٹر محمد علی جنید۔

majunaid@live.com

تمہید

علم حدیث شریعت کی اساس اور سنت نبویہﷺ اور احکامات نبوی ﷺ کے ساتھ ساتھ قرانی احکامات کی تشریح و توضیح تک رسائی کا منبع علمِ شریعت ہے۔اگر علم حدیث میں صحابہ کرامؓ ،،تابعین کرام،تبع تابعین کرام،محدثین کرام جرح پھٹک،جرح و تعدیل ،طبقات بندی،اسما الرجال، کےوغیرہ سے کام نا لیتے ،علمِ حدیث کے متعلق تدریجاً و ارتقائی طور پر جہاد مسلسل نا کرتے تو آج کیا کچھ نبی اکرمؐ کی طرف منسوب کرکے اپنے اپنے وقتوں کے دجال و کذاب دین اسلام کی تشریح و توضیح ،تعبیر و تفہیم کو سراً بدل کر رکھ دیتے۔

اس ضمن میں محدثین کرم نے قران اور نبی اکرمؐ کے فرمودات کی اجتماعی روح کو مدنظر رکھ کر ایسے اصول ضوابط عدالتی شہادتوں و تحقیقات کے طرح مقرر فرمائے پھر انکی مدد سے ایسے علمی موتی چن چن کر پیدا کئے جن سے وہ صحیح و غلط ،جھوٹ و سچ میں تفریق کرنے کے قابل ہوگئے تھے۔ہم دیکھتے ہیں کہ روافض،خوارج،اور زندیقیوں نے اہل سنت کےذخیرہ حدیث میں شک پیدا کرنے کے لئے روایتین گھڑ گھڑ کر ،موضوع کرکرکے شامل کردیں تھیں جنکو محدثین کرام کی اجتماعی مساعی جلیلہ نے طشت از بام کردیا تھا ۔

مجموعہ ہذا سنن اربعہ اور دیگر احادیثی مجموعے میں موجود اُن ضعیف و موضوع روایت کا مجموعہ ہے جو طب نبوی ﷺ سے متعلق احادیث میں شامل ہوچکی ہیں ان میں سے کچھ آثار ایسے بھی ہیں جو سنداً ضعیف تو ہیں مگر انکے شواہد و اصل بھر حال دوسری احادیث میں پائے ہیں ۔مگر کہیں کہیں کچھ روایات میں متن میں موجود غرابت و نکر کے آثار ملتے ہیں۔ خاکسار نے کئی جگہ اس بابت اشارہ دیا ہے ،یہ مجموعہ کہنے کو تو مختصر ہے مگر اس میں محنت و جستجو میں خاکسار کو ایک سال لگ گیا تھا،میں اسکو مذید پھیلانا چاہ رہا تھا مگر کچھ وجوہات و مصروفیات یا سستی کے سبب اس کام کو وہ وقت نا دے سکا جسکا یہ حقدار تھا۔ رمضان کا ماہ آیا تو مجھے یہ خُیال آیا کہ یہ نسخہ کہیں وقت کے ہاتھوں ضایع نا ہوجائے لہذا جبھی فی الحال یہ مختصر مجموعہ پیش خدمت ہے۔ اشااللہ اللہ نے مجھے مذید عمر و صحت عطا فرمائی ،علم میں وسعت دی تو اس میں انشااللہ عزیز مذید اضافہ کرونگا،اس کی تیاری میں ناچیز نےعلامہ البانیؒ،حافظ زبیر علی زئیؒ،مجلس دارلدعواہ،دھلی،مختار احمد ندویؒ کی تحقیقات و اقوال کو خاص مد نظر رکھا انکا کئی جگہ تقابلہ بھی کیا ہے،جہاں جہاں محسوس ہوا انکی طرف مراجعت فرمائی ہے،اسکے علاوہ متاخرین و مقدمین سے بھی رجوع کیا گیا ہے،علامہ البانیؒ کے سلسلہ احادیث ضعیفہ سے کوشش کی گئی ہے کہ کامل تحقیقات پیش کروں،جسکے ترجمے اور تحقیق میں علامہ صادق خلیلؒ دعاوں کے لازمی مستحق ہیں۔اللہ نے مجھے اگراستعداد علمی اور مذید وقت فراہم کیا تو اپنی کم علمی کے باوجود کوشش کرتا رہوں گا انشا اللہ اللہ مجھے مزید علم نافع سے نوازے گا اور حق کی طرف گامزن فرمائیگا۔امید ہے کہ قارئین اور محققین میری علمی فروگزاشتوں اور کوتاہیوں کو معاف فرمائنگے۔

ڈاکٹر محمد علی جنید۔

فہرست ضعیف طب نبویؐ		
۱	بخار کی شدت کو پانی سے کم کرنے کی حدیث.	1
۲	شہد کی افادیت کا بیان.	1
۳	وبا کے متعلق ایک روایت.	2
۴	پچھنے لگوانے کی روایت.	3
۵	مہندی کی بابت روایت.	4
۶	کندھوں کے درمیان سینگی لگانے کی روایت.	4
۷	پچھنے لگوانے کی ایک اور روایت جس میں جذام سے شفا کا ذکر ہے.	5
۸	کن دنوں میں پچھنے فشار خون کے سبب نہیں لگوانے چاہیئں؟	5
۹	درج ذیل دنوں میں پچھنے لگوانے کی روایت کی ممانعت.	6
۱۰	منگل کے روز پچھنے لگوانے کی ممانعت کی ایک روایت.	7
۱۱	سنا مکی کی بابت ایک روایت.	7
۱۲	نماز سے شفا کی بابت ایک روایت.	8
۱۳	ذات الجنب اور قسط البحری کی بابت ایک روایت.	9
۱۴	ذخم پر مہندی کی بابت ایک روایت.	9
۱۵	مریضوں کو زبردستی دوا کھلانے کی ایک روایت کا حال.	10
۱۶	مدینہ کی عجوہ کھجوروں کا ایک بیان.	11
۱۷	رگوں کی بابت روایت.	11
۱۸	مریض کو اسکی رغبت کی چیزیں کھلانے کی روایت.	12
۱۹	زوجہ ابن مسعودؓ کی دم کرانے کی بابت روایت.	13
۲۰	جسمانی جراحت کی ایک روایت.	14
۲۱	مریض سے دل لگی کی باتیں کرنے کی روایت.	15
۲۲	زوجہ کا بوسہ لیکر وضو نا کرنے کی روایت.	15
۲۳	ہر بیماری کی دوا ہوتی ہے کی بابت روایت.	16
۲۴	غیر ماہر طبیب کے مریض کے علاج اور صحتی نتایج کے ذمہدار ہونے کی روایت.	17
۲۵	کوڑھ کے مریض کے ساتھ کھانے کی روایت.	18
۲۶	کوڑھی سے ایک یا دو نیزے کے فاصلے پر گفتگو کرنے کا اثر.	18
۲۷	نبی اکرمؐ کا عورت میں عیب دیکھ کر اسے پلٹانا .	19
۲۸	حرام چیزوں سے علاج سے ممانعت کی روایت.	19
۲۹	قران بھترین دو ہے کی روایت.	20
۳۰	معوذتین کے علاوہ دیگر دعائیں چھوڑدینے کی روایت.	21
۳۱	نظرِ بد کا مریض کو قبر تک پہنچانے کی روایت.	21
۳۲	ہام کی کچھ حقیقت نہیں ہے کی روایت.	22
۳۳	جھاڑ پھونک کی بابت ایک روایت.	22
۳۴	بیمار کے لئے دعا کی روایت.	23
۳۵	رقیہ یعنی تعویز گنڈے صرف نظر اور زہریلے جانوروں میں جایز ہونے کی روایت.	24
۳۶	فتنہ کی بابت روایت.	25
۳۷	تعویز لٹکانے والے کے لئے تائید غیبی نا ہونے کی روایت.	27
۳۸	بچھو کے کاٹنے پر معاذتین پڑھنے کی روایت.	28
۳۹	ایک دعاکی بابت روایت.	28
۴۰	رات کے سفر کی دعا کے متعلق روایت.	29
۴۱	وادی بطحان کی مٹی پر دم کی روایت.	30
۴۲	ایک صحابی کا نبی اکرمؐ کو دم سنانا.	30
۴۳	سورہ اخلاص کی بابت ایک روایت.	31
۴۴	ایک دعا کی بابت روایت.	31

۱۔بخار کی شدت کو پانی سے کم کرنے کی حدیث

أَخْبَرَنَا ثَوْبَانُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((إِذَا أَصَابَ أَحَدَكُمُ الْحُمَّى فَإِنَّ الْحُمَّى قِطْعَةٌ مِنَ النَّارِ، فَلْيُطْفِهَا عَنْهُ بِالْمَاءِ فَلْيَسْتَنْقِعْ فِي نَهْرٍ جَارٍ فَلْيَسْتَقْبِلْ جِرْيَتَهُ فَيَقُولُ: بِسْمِ اللهِ اللَّهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ وَصَدِّقْ رَسُولَكَ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ، وَقَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ، فَلْيَغْتَمِسْ فِيهِ ثَلَاثَ غَمَسَاتٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، فَإِنْ لَمْ يَبْرَأْ فِي ثَلَاثٍ فَخَمْسٍ فَإِنْ لَمْ يَبْرَأْ فِي خَمْسٍ فَسَبْعٍ فَإِنْ لَمْ يَبْرَأْ فِي سَبْعٍ، فَتِسْعٌ فَإِنَّهَا لَا تَكَادُ تُجَاوِزُ تِسْعًا بِإِذْنِ اللهِ))۔

ہمیں ثوبان رضی اللہ عنہ نے خبر دی انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کیا آپ نے فرمایا: جب آئے کسی کو تم میں سے بخار، اور بخار ایک ٹکڑا ہے نار کا تو چاہیے کہ اسے بجھا دے پانی سے یعنی جیسے آگ بجھائی جاتی ہے سو چاہیے کہ اترے بہتی نہر میں اور منہ کرے جدھر سے پانی آتا ہے اور کہے بسم اللہ سے رسولک تک۔ یعنی شروع اللہ کے نام سے یا اللہ شفا دے اپنے بندے کو اور سچا کر اپنے رسول کو اور نہر میں اترے نماز صبح کے بعد طلوع آفتاب کے قبل اور چاہیے کہ اس میں تین غوطے لگا دے تین دن تک ایسا ہی کرے پھر اگر اچھا نہ ہوا تین دن میں تو پانچ دن، پھر اگر اچھا نہ ہوا پانچ دن، میں تو سات دن پھر اگر اچھا نہ ہوا تو نو دن سو لگتا ہے کہ نو دن سے اس کا مرض متجاوز نہ ہو اللہ کے حکم سے۔

(اسنادہ ضعیف ۔ سلسلہ احادیث الضعیفۃ : ۲۳۳۹) اس میں سعید رجل من اھل الشام کو ابو حاتم نے مجہول کیا ہے

ترمذی نے حدیث ۲۰۸۵ کے تحت اور احمد نے ۵/۲۸۱ کے تحت حدیث ثوبان سے اس کی روایت نقل کی ہے حالانکہ یہ رافع بن خدیج کی حدیث نہیں ہے جیسا کہ مصنف نے ذکر کیا ہے اس کی سند میں ایک مجہول موجود ہے۔

:البانیؒ نے اسے ضعیف کہا ہے،اور ترمذیؒ نے:غریب بیان کیا ہے۔معج

(اسنادہ ضعیف ۔ سلسلہ احادیث الضعیفۃ : ۲۳۳۹) اس میں سعید رجل من اھل الشام کو ابو حاتم نے مجہول کیا ہے

۲۔شہد کی افادیت کا بیان

حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خِدَاشٍ : حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ الْقُرَشِيُّ : حَدَّثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَاشِمِيُّ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «مَنْ لَعِقَ الْعَسَلَ ثَلَاثَ غَدَوَاتٍ ، كُلَّ شَهْرٍ ، لَمْ يُصِبْهُ عَظِيمٌ مِنَ الْبَلَاءِ» .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص مہینے میں تین دن صبح کے وقت شہد چاٹ لے اسے کوئی بڑی آفت (بیماری) نہیں آئے گی۔"

ضعیف ابن ماجہ:مختار احمد ندویؒ ، حافظ زبیر علی زئیؒ نے اسے ضعیف کہا ہے۔معج

[إسناده ضعيف] أخرجه العقيلي في الضعفاء: ٣/ ٤٠ ت: ٩٩٦ من حديث سعيد بن زكريا به، ... له أصل عن ثقة"، ومن طريقه أورده ابن الجوزي في الموضوعات: ٣/ ٢١٥، وقال: "هذا حديث لا ... يحيى: الزبير ليس بشيء"، وله شاهد موضوع فيه علي بن عروة، تقدم، ح: ٢٨٢٣ * الزبير بن سعيد لين ... ريب)، وعبدالحميد مجهول (أيضًا)، ولا يعرف له سماع من أبي هريرة قاله البخاري.

٣۔وبا کے متعلق ایک روایت ۔

حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ، وَعَبَّاسُ الْعَنْبَرِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَحِيرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ فَرْوَةَ بْنَ مُسَيْكٍ، قَالَ: قُلْتُ: "يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَرْضٌ عِنْدَنَا يُقَالُ لَهَا أَرْضُ أَبْيَنَ هِيَ أَرْضُ رِيفِنَا وَمِيرَتِنَا وَإِنَّهَا وَبِئَةٌ، أَوْ قَالَ: وَبَاؤُهَا شَدِيدٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعْهَا عَنْكَ فَإِنَّ مِنَ الْقَرَفِ التَّلَفَ".

فروہ بن مسیک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہمارے پاس ایک زمین ہے جسے ابین کہا جاتا ہے یہی ہمارا کھیت ہے جہاں سے ہمیں غلہ ملتا ہے لیکن یہ وبا والی زمین ہے یا کہا کہ اس کی وبا سخت ہے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم اس زمین کو اپنے سے علیحدہ کر دو کیونکہ اس کے ساتھ وبائی رہنے سے ہلاکت ہے"۔

تخریج دارالدعوہ: تفرد به أبو داود، (تحفة الأشراف: ١١٠٢٤)، وقد أخرجه: مسند احمد (٤٥١/٣) (ضعيف الإسناد) (فروۃ کے شاگرد مبہم ہیں)

امام ابوداؤد نے ۳۹۲۳ میں کتاب الطب کے باب فی الطیرۃ کے تحت اور امام احمد نے ۴۵۱/۳ کے ذیل میں اس کو نقل کیا ہے اس کی سند میں جہالت ہے۔
ڈاکٹر عبدالرحمن بن عبدالجبار الفریوائی نے اسے ضعیف کہا ہے۔معج

۴.پچھنے لگوانے کی روایت .

حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ قَالَ : كَانَ لِابْنِ عَبَّاسٍ غِلْمَةٌ ثَلَاثَةٌ حَجَّامُوْنَ فَكَانَ اِثْنَانِ يُغِلَّانِ عَلَيْهِ وَ عَلٰى اَهْلِهِ وَ وَاحِدٌ يَحْجِمُهُ وَ يَحْجِمُ اَهْلَهُ. قَالَ : وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ((**نِعْمَ الْعَبْدُ الْحَجَّامُ يَذْهَبُ بِالدَّمِ وَيُخِفُّ الصُّلْبَ وَيَجْلُوْ عَنِ الْبَصَرِ**))

(ضعيف) سلسله الاحاديث الضعيفة (٢٠٣٦) ابن ماجه (٣٤٧٨) اس میں عباد بن منصور ضعیف ہے۔

وَقَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ عُرِجَ بِهٖ مَا.
مَرَّ عَلٰى مَلَاءٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ اِلَّا قَالُوْا عَلَيْكَ بِالْحِجَامَةِ . وَقَالَ: ((**اِنَّ خَيْرَ مَا تَحْتَجِمُوْنَ فِيْهِ يَوْمَ سَبْعَ عَشْرَةَ وَيَوْمُ تِسْعَ عَشْرَةَ وَيَوْمُ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ**)) وَقَالَ ((**اِنَّ خَيْرَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ السَّعُوْطُ وَاللَّدُوْدُ وَالْحِجَامَةُ وَالْمَشِيُّ**)) وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَدَّهُ الْعَبَّاسُ وَاَصْحَابُهٗ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ لَدَّنِيْ؟)) فَكُلُّهُمْ اَمْسَكُوْا فَقَالَ : ((**لَا يَبْقٰى اَحَدٌ مِمَّنْ فِي الْبَيْتِ اِلَّا لُدَّ غَيْرَ عَمِّهِ الْعَبَّاسِ**)) قَالَ النَّضْرُ: اللَّدُوْدُ: الْوَجُوْرُ. (صحيح)

ہم سے عباد بن منصور نے بیان کیا کہا میں نے عکرمہ سے سنا انہوں نے کہا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے تین غلام تھے پچھنے لگانے والے، سو دو اس میں سے مزدوری کرتے تھے، اور اجرت پر پچھنے لگاتے تھے اور ایک ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ان کے گھر والوں کے پچھنے لگاتا تھا۔ کہا راوی نے اور کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: کیا خوب ہے غلام پچھنے لگانے والا لے جاتا ہے خون کو اور ہلکا کر دیتا ہے پیٹھ کو۔ اور صاف کرتا ہے بصر کو اور کہا کہ آنحضرت ﷺ جب معراج کو تشریف لے گئے نہ گزرے کسی گروہ پر فرشتوں کے مگر کہا انہوں نے لازم پکڑو حجامت کو۔

.اور فرمایا آپ ﷺ نے: بہتر تاریخ جس میں حجامت
کرو تم سترھویں، انیسویں، اکیسویں تاریخ ہے اور بہترین دوا سعوط ہے لدود ہے اور حجامت اور مشی۔ اور تحقیق کہ رسول اللہ ﷺ کے لدود کیا عباس اور اصحاب ان کے نے، سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کس نے: مجھے لدود کیا ہے؟ پس سب خاموش ہو گئے پھر فرمایا: نہ رہے کوئی گھر میں مگر لدود کیا جائے سوا عم آنحضرت ﷺ کے جو عباس ہیں۔ کہا نضر نے لدود بمعنی وجور کے اور وجور بھی وہی دوا ہے جو منہ میں ڈالی جائے۔

ترمذی نے حدیث نمبر ۲۰۵۲ طب میں نقل کیا ہے۔ باب ما جاء فی الحجامۃ کے ذیل میں اس کی سند میں عباد بن منصور راوی ضعیف ہے اس کا حافظہ عمدہ نہ تھا عبارت حدیث میں ضعف کی وجہ سے تغیر و تبدل کر دیتا تھا۔
کچھ ترمذی کے نسخوں میں عدد :۲۰۵۳ ہے اس روایت میں ضعف ہے باقی روایت کے آخر الفاظ کی اصل ارتحال نبویؐ کی ام المومنین عایشہؓ سے مروی روایات میں موجود ہے جبھی اسکے آخری ٹکڑے کو البانیؒ نے صحیح کہا ہے،اصل یہ ہے کہ:بطور سزاً دوا انکے بھی ڈالو کے الفاظ ہی محفوظ

ہیں،جبھی ہم نے متن کو ٹکڑوں میں توڑ کر ضعف واضح کیا ہے ۔معج۔

۵۔مہندی کی بابت روایت۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ، عَنْ جَدَّتِهِ سَلْمَى، وَكَانَتْ تَخْدِمُ النَّبِيَّ ﷺ قَالَتْ : مَا كَانَ يَكُوْنُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قُرْحَةٌ وَلَا نَكْبَةٌ إِلَّا أَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ أَضَعَ عَلَيْهَا الْحِنَّاءَ .

(اسنادہ صحیح عند الالبانی)   بعض محققین کہتے ہیں اس میں عبیداللہ بن علی لین الحدیث ہے۔تقریب(۴۳۴۴)

روایت ہے علی بن عبداللہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنی دادی سے کہ خدمت کرتی تھیں رسول اللہ ﷺ کی کہا ان کی دادی نے کہ نہ ہوتا تھا رسول اللہ ﷺ کے کوئی زخم یا پتھر یا کانٹے کی جراحت مگر یہ کہ حکم فرماتے تھے مجھے آنحضرت ﷺ مہندی رکھنے کا۔

اس روایت میں عبید اللہ علکی کے سبب ضعف ہے البانی نے مہندی کو شواہد کے سبب غالباً اسکی اصل محفوظ جانکر اسے صحیح گردانا ،یا ممکن ہے انکے پاس علکی کے رفع ضعف کے دلایل موجود ہوں باقی ترمذیؒ نے اسے روایت:عدد:۲۰۵۴ کے تحت راوی فاید کو انفراد روایت کا سبب گردانا ہے ،انھونے اسے غریب الاثر کہا ہے۔معج

۶۔کندھوں کے درمیان سینگی لگوانے کی روایت۔

حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ سَعْدٍ الْإِسْكَافِ، عَنِ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: نَزَلَ جِبْرَئِيلُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بِحِجَامَةِ الْأَخْدَعَيْنِ وَالْكَاهِلِ .

حضرت علی ؓ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: حضرت جبریل ؑ نبی ﷺ پر نازل ہو کر نبی ﷺ کو گردن کی رگوں پہ اور دونوں کندھوں کے درمیان (گردن کے قریب) سینگی لگوانے کی ہدایت کی۔

ابن ماجہ:۳۴۸۲ ۔ حافظ زبیر علیی زئیؒ نے اسے ضعیف جدا قرار دیا ہے۔

۳۴۸۲۔[إسناده ضعيف جدًا] وضعفه البوصيري من أجل الأصبغ، وهو "متروك رمي بالرفض" كما في التقريب، وتلميذه "متروك ورماه ابن حبان بالوضع وكان رافضيًا" (تقريب)، وأخرجه ابن عدي: ۳/ ۱۱۸۷ من حديث سعد بن طريف الإسكاف به، بغير هٰذا اللفظ .

اس میں اضبغ بن نباتہ تمیمی ،کوتوالِ علیؓ کے سبب ضعف ہے ،یہ غالی شیعہ تھا۔معج

۷.پچھنے لگانے کی ایک اور روایت جس میں جذام سے شفا کا ذکر ہے .

عَلَيْكُمْ بِالْحِجَامَةِ فِيْ جَوْزَةِ الْقَمَحْدُوَةِ فَإِنَّهَا تَشْفِيْ مِنْ خَمْسَةِ أَدْوَاءٍ ذَكَرَ مِنْهَا الْجُذَامَ

"تم جو زقمحدوہ پر جسے قاس الراس کہتے ہیں پچھنا لگانا اہم سمجھو اس لیے کہ اس حجامت سے پانچ بیماریوں سے نجات ملتی ہے اس میں سے ایک جذام بھی ہے"۔

سیوطی نے اسے جامع صغیر میں ذکر کیا ہے اور طبرانی ابن السنی اور ابونعیم نے اس کی نسبت حدیث صہیب کی جانب کی ہے اور اسکا اشارہ ضعف کا بھی ہے

زاد المعاد:طب نبوی

۸.کن دنوں میں پچھنے فشار خون کے سبب نہیں لگوانے چاہییں؟.

حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَطَرٍ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنِ النَّهَّاسِ بْنِ قَهْمٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ : «مَنْ أَرَادَ الْحِجَامَةَ فَلْيَتَحَرَّ سَبْعَةَ عَشَرَ ، أَوْ تِسْعَةَ عَشَرَ ، أَوْ إِحْدَى وَعِشْرِينَ . وَلَا يَتَبَيَّغْ بِأَحَدِكُمُ الدَّمُ ، فَيَقْتُلَهُ» .

حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص سینگی لگوانا چاہے اسے چاہیے کہ (چاند کی) سترہ انیس یا اکیس تاریخ کو سینگی لگوانے کی کوشش کرے۔ .ایسا نہ ہو کہ دوران خون میں خلل واقع ہو اور وفات ہو جائے"

ابن ماجہ:۳۴۸۶:ضعیف زبیر علی زئیؒ نے اسے ضعیف کہا ہے.معج

۳٤٨٦ـ [إسناده ضعيف جدًا] وضعفه الزبيدي في اتحاف السادة المتقين: ٩/ ٥١٦ وغيره * نهاس تقدم، ح: ١٣٨٢ ، وتلميذه مستور (تقريب)، وعثمان بن مطر ضعيف (أيضًا)، والراوي عنه تقدم حاله، ح: ٢٣٧٣، فالسند ظلمات .

۹۔درج ذیل دنوں میں پچھنے لگوانے کی ممانعت کی روایت۔

حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَطَرٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : يَانَافِعُ ! قَدْ تَبَيَّغَ بِيَ الدَّمُ فَالْتَمِسْ لِي حَجَّامًا . وَاجْعَلْهُ رَفِيقًا ، إِنِ اسْتَطَعْتَ . وَلَا تَجْعَلْهُ شَيْخًا كَبِيرًا وَلَا صَبِيًّا صَغِيرًا . فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ : «الْحِجَامَةُ عَلَى الرِّيقِ أَمْثَلُ . وَفِيهِ شِفَاءٌ وَبَرَكَةٌ ، وَتَزِيدُ فِي الْعَقْلِ وَفِي الْحِفْظِ فَاحْتَجِمُوا عَلَى بَرَكَةِ اللهِ يَوْمَ الْخَمِيسِ . وَاجْتَنِبُوا الْحِجَامَةَ يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ وَالْجُمُعَةِ وَالسَّبْتِ وَيَوْمَ الْأَحَدِ ، تَحَرِّيًا . وَاحْتَجِمُوا يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالثُّلَاثَاءِ ، فَإِنَّهُ الْيَوْمُ الَّذِي عَافَى اللهُ فِيهِ أَيُّوبَ مِنَ الْبَلَاءِ . وَضَرَبَهُ بِالْبَلَاءِ يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ . فَإِنَّهُ لَا يَبْدُو جُذَامٌ وَلَا بَرَصٌ إِلَّا يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ ، أَوْ لَيْلَةَ الْأَرْبِعَاءِ» .

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے حضرت نافع رحمہ اللہ سے فرمایا: میرے خون میں جوش (اور حرارت) کی کیفیت پیدا ہوگئی ہے لہذا میرے لیے سینگی لگانے والا تلاش کرو۔ ہو سکے تو نرم مزاج آدمی لانا اور بہت بوڑھا یا بہت کم سن نہ لانا۔

میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ نے فرمایا: ''نہار منہ سینگی لگوانا زیادہ مفید ہے۔ اس میں شفا اور برکت ہے۔ اس سے عقل اور حافظے میں ترقی ہوتی ہے اس لیے اللہ کا نام لے کر جمعرات کو سینگی لگوا لیا کرو۔

بدھ، جمعہ، ہفتہ اور اتوار کو اہتمام سے سینگی لگوانے سے پرہیز کرو۔ پیر اور منگل کے دن سینگی لگوا لیا کرو۔

اللہ تعالی نے حضرت ایوب علیہ السلام کو بیماری سے اسی (دن) شفا دی تھی۔

اور آپ علیہ السلام کی آزمائش (اور بیماری) بدھ سے شروع کی تھی۔ کوڑھ اور پھلبہری کا مرض صرف بدھ کے دن یا بدھ کی رات کو ظاہر ہوتا ہے۔

ابن ماجہ:۳۴۸۷۔دارقطنی نے اسے کتاب الافراد: میں جبکہ حاکم نے اسے اسے: مستدرک میں ضعیف اسناد سے نقل کیا ہے۔حافظ زبیر علی زئی ؒ نے بھی اسے ضعیف کہا ہے۔معج

ابن ماجہ نے حدیث نمبر ۳۴۸۷، ۳۴۸۸ میں حاکم نے ۴/ ۴۰۹ میں ضعیف سندوں کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ ابن حجر نے فتح الباری میں لکھا ہے کہ خلال نے احمد سے نقل کیا ہے کہ وہ حجامت کو ان دنوں میں مکروہ سمجھتے تھے۔ اگرچہ حدیث سے یہ بات ثابت نہیں۔ دارقطنیؒ کی اس روایت میں زیاد بن یحیی منفرد ہیں۔

۱۰.منگل کے روز پچھنے لگوانے کی ممانعت کی ایک روایت.

ابوبکرہؓ سے ابوداؤد کی روایت میں فرماتے تھے کہ:

إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ يَوْمُ الثُّلَاثَاءِ يَوْمُ الدَّمِ وَ فِيهِ سَاعَةٌ لَا يَرْقَأُ فِيهَا الدَّمُ

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ منگل کو خون کا دن ہے اس دن ایک ایسی گھڑی ہوتی ہے کہ اس میں خون تھمتا ہی نہیں''۔

ابوداؤد نے اسے حدیث نمبر ۳۸۶۲ میں ذکر کیا ہے اس کی سند میں مجہولیت ہے۔

۱۱. سنا مکی کی بابت ایک روایت .

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ : حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ زُرْعَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ مَوْلًى لِمَعْمَرٍ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ قَالَتْ : قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «بِمَاذَا كُنْتِ تَسْتَمْشِينَ؟» قُلْتُ : بِالشُّبْرُمِ . قَالَ : «حَارٌّ جَارٌّ» ثُمَّ اسْتَمْشَيْتُ بِالسَّنَاءِ فَقَالَ : «لَوْ كَانَ شَيْءٌ يَشْفِي مِنَ الْمَوْتِ ، كَانَ السَّنَا . وَالسَّنَا شِفَاءٌ مِنَ الْمَوْتِ» .

حضرت اسماء بنت عمیس ؓ سے روایت ہے انھوں نے کہا:
رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''تم کون سی چیز سے جلاب لیتی ہو؟'' میں نے کہا: شبرم سے۔ آپ نے فرمایا: ''یہ تو بہت گرم ہے۔'' پھر میں نے اس مقصد کے لیے سنا کی استعمال کی تو آپ نے فرمایا: ''اگر کوئی چیز موت سے بچا سکتی تو وہ سنا ہوتی۔ اور سنا موت سے شفا ہے۔''

سنن ابن ماجہ:روایت:عدد:۳۴۶۱ کو البانیؒ اور حافظ زبیر علی زئیؒ نے ضعیف کہا ہے،اس میں عبید اللہ:ذرہ بن عبدالرحمن مجھول الحال ہے۔ معج
<u>ترمذی:۲۰۸۱..مشکاۃ:۴۵۳۸</u>

٣٤٦١ـ [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ٦/ ٣٦٩ عن ابن أبي شيبة به * ومولٰى لمعمر التيمي، اسمه عتبة بن عبدالله، وأخرج الترمذي، ح: ٢٠٨١ من طريق عبدالحميد بن جعفر عن عتبة بن عبدالله التيمي عن أسماء به، وقال: "حسن غريب"، وصححه الحاكم: ٤/ ٤٠٤، والذهبي، وقال الحافظ في التهذيب: "، وعلى هٰذا فرواية الترمذي منقطعة لسقوط المولٰى منها" قلت: وفي سماعه من أسماء نظر، وفي الحديث علة أخرٰى، وله طريق آخر ضعيف، أخرجه الحاكم: ٤/ ٢٠٠، ٢٠١، وصححه، ووافقه الذهبي * ابن جريج عنعن، وفيه علل أخرٰى.

۱۲۔ نماز سے شفا کی بابت ایک روایت ۔

حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ: حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ مِسْكِينٍ: حَدَّثَنَا ذَوَّادُ بْنُ عُلْبَةَ عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: هَجَّرَ النَّبِيُّ ﷺ فَهَجَّرْتُ. فَصَلَّيْتُ ثُمَّ جَلَسْتُ. فَالْتَفَتَ إِلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «أَشِكَمَتْ دَرْدْ؟» قُلْتُ: نَعَمْ. يَارَسُولَ اللهِ! قَالَ: «قُمْ فَصَلِّ، فَإِنَّ فِي الصَّلَاةِ شِفَاءً».

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ دوپہر کے وقت (ظہر کی نماز کے اول وقت میں' مسجد میں) تشریف لے گئے۔ میں بھی اول وقت (مسجد میں) چلا گیا۔ میں نے (نفل) نماز پڑھی' پھر بیٹھ گیا۔ نبی ﷺ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: [أَشِكَمَتْ دَرْدْ؟] "کیا تیرے پیٹ میں درد ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں' اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: "اٹھ کر نماز پڑھ کیونکہ نماز میں شفا ہے۔"

ابن ماجہ روایت:٣۴٥٨ کو حافظ زبیر علی زئیؒ نے ضعیف کہا ہے۔معج

٣٤٥٨ـ [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ٢/ ٣٩٠، ٤٠٣ من حديث ذؤاد به، وهو ضعيف عابد كما في التقريب، وتابعه الصلت بن الحجاج عند ابن عدي، العلل المتناهية: ١/ ١٧١، قال ابن عدي: "عامة حديثه منكر"، وضعفه البوصيري من أجل ليث، وقد تقدم، ح: ٢٠٨.

۱۳۔ذات الجنب اور قسط بحری کی بابت ایک روایت۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ : اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَتَدَاوٰى مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ بِالْقُسْطِ الْبَحْرِيِّ وَالزَّيْتِ .

روایت ہے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے حکم فرمایا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوا کریں ہم ذات الجنب کی قسط بحری اور زیت سے۔

(اسنادہ ضعیف) اس میں میمون ابو عبداللہ راوی ضعیف ہے۔

ترمذی نے طب میں حدیث نمبر ۲۰۷۸ باب ما جاء فی دواء ذات الجنب "ذات الجنب کے علاج کے تحت لائے ہیں۔

احمد نے ۴/۳۶۹ میں حاکم نے ۴/۲۰۲ اس کی سند میں میمون ابو عبداللہ البصری ہیں جو ضعیف ہیں۔

۱۴۔زخم پر مہندی کی بابت روایت۔

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ : حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ : حَدَّثَنَا فَائِدٌ ، مَوْلَى عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي رَافِعٍ : حَدَّثَنِي مَوْلَايَ عُبَيْدُ اللّٰهِ : حَدَّثَتْنِي جَدَّتِي سَلْمَى أُمُّ رَافِعٍ ، مَوْلَاةُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَتْ : كَانَ لَا يُصِيبُ النَّبِيَّ ﷺ قَرْحَةٌ وَلَا شَوْكَةٌ إِلَّا وَضَعَ عَلَيْهِ الْحِنَّاءَ .

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آزاد کردہ خادمہ حضرت ام رافع سلمی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے کہا:
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب بھی کوئی زخم آ جاتا یا کانٹا چبھ جاتا تو آپ اس پر مہندی لگاتے۔

ابن ماجہ:۳۵۰۲ کو حافظ زبیر علی ئیؒ نے ضعیف گردانا ہےکچھ نے شواہد کی بنیاد پر اسے حسن لغیرہ قرار دیا ہے۔معج

یہ حدیث ابن ماجہ ۳۵۰۲ میں حدیث سلمی ام رافع باندی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ آپ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زخم کانٹا لگنے کی کوئی تکلیف ہوتی تو آپ وہاں مہندی رکھتے یہ حدیث سنن ابو داؤد نمبر ۳۸۵۸ میں اور احمد نے ۶/۴۶۲ پر روایت کیا ہے۔ اس کی سند میں عبید اللہ بن علی بن ابو رافع ہیں جو لین الحدیث میں اور بزاز نے روایت کیا ہے جن کا ذکر ہیثمی نے مجمع میں ۵/۹۵ کے تحت حدیث ابو ہریرہ کے ذیل میں کیا ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جب نزول وحی ہوتا تو آپ کو گرانی سر ہوتی' اس کو دور کرنے کے لئے حنا کا ضماد کرتے' ہیثمی نے لکھا ہے کہ اس میں احوص بن حکم راوی کی توثیق تو کردی گئی مگر اس میں ضعف بھی خاصا ہے' اور ابو عون کے بارے میں مجھے کچھ معلوم نہیں۔

۱۵ ۔ مریضوں کو زبردستی کھلانے کی روایت کا حال۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَا تُكْرِهُوْا مَرْضَاكُمْ عَلَى الطَّعَامِ فَإِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يُطْعِمُهُمْ وَيَسْقِيهِمْ)) .

روایت ہے عقبہ بن عامر جہنی سے کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: زبردستی مت کرو اپنے بیماروں پر کھانے کے لیے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ ان کو کھلاتا پلاتا ہے۔

(صحیح عند الالبانی) سلسلة الاحادیث الصحیحة (۷۲۷) تخریج مشکاة المصابیح (۴۵۳۳ ـ التحقیق الثانی)
بعض محققین کہتے ہیں اس میں بکر بن یونس ضعیف ہے۔تقریب (۷۵۴)

اس روایت کو حافظ زبیر علی ذییؒ نے ضعیف السند ،البانیؒ نے صحیح الغیرہ(حسن ؟)،باقی اسکو ترمذیؒ نے حسن غریب قرار دیا ہے، محدثین کے ہاں انکی یہ اصطلاحات ،تدبر و فراست کی محتاج جانی جاتی ہیں غالباً اس سے مراد انکی وہ حسن روایت ہے جو شواہد کے سبب ،اور عقایدی جهالت یا جهالتِ راوی کے عدم وجود کے سبب حسن لغیرہ بن جاتی ہے ۔باقی اسکا غریب ہونا عقبہ الجھنیؓ سے ہی اسکا مروی ہونا ہے یعنی اس میں ان پر انفرادِ روایت ہے۔معج

ابن ماجہ ۳۴۴۴ـ [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الطب، باب ماجاء لا تكرهوا مرضاكم على الطعام والشراب، ح: ۲۰۴۰ من حديث بكر به، وقال: "حسن غريب"، وكذا حسنه البوصيري * بكر ضعفه الجمهور، شواهد ضعيفة عند الحاكم: ٤/ ٤١٠ وغيره.

ترمذی : ۲۰۴۰، ابن ماجہ: ۳۴۴۴ ابونعیم۔الحلیہ : ۱۰/۱۵۰

ابو نعیمؒ نے اسے حلیہ میں عن جابر بن عبداللہ ؓ کی اسناد سے نقل کیا ہے یہ شواہد بعض کے ہاں حسن درجہ کے ہیں مگر اکثر کے ہاں صرف شواہد پر اور رجال کے ثقہ ہونے پر فیصلہ کرکے درد سری سے جان چھڑالی جاتی ہے ،حلانکہ انقطاع السند ،مرسل،موقوف ہونا یا پھر تدلیس کا عنصر اکثر انکے ہاں زیر توجہ نہیں ہوتا ہے۔جبکہ حافظ زبیر علی عموماً ان سب امور کو مدِ نظر رکھتے ہیں۔

۱۶. مدینہ کی عجوہ کھجوروں کو بیان۔

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ سَعْدٍ، قَالَ: مَرِضْتُ مَرَضًا أَتَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي فَوَضَعَ يَدَهُ بَيْنَ ثَدْيَيَّ حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَهَا عَلَى فُؤَادِي، فَقَالَ: إِنَّكَ رَجُلٌ مَفْئُودٌ، ائْتِ الْحَارِثَ بْنَ كَلَدَةَ أَخَا ثَقِيفٍ فَإِنَّهُ رَجُلٌ يَتَطَبَّبُ، فَلْيَأْخُذْ سَبْعَ تَمَرَاتٍ مِنْ عَجْوَةِ الْمَدِينَةِ، فَلْيَجَأْهُنَّ بِنَوَاهُنَّ، ثُمَّ لِيَلُدَّكَ بِهِنَّ.

سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں بیمار ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے آئے، آپ نے میری دونوں چھاتیوں کے درمیان اپنا ہاتھ رکھا میں نے اس کی ٹھنڈک اپنے دل میں محسوس کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تمہیں دل کی بیماری ہے حارث بن کلدہ کے پاس جاؤ جو قبیلہ ثقیف کے ہیں، وہ علاج کرتے ہیں، ان کو چاہیئے کہ مدینہ کی عجوہ کھجوروں میں سات کھجوریں لیں اور انہیں گٹھلیوں سمیت کوٹ ڈالیں پھر اس کا «الدود» بنا کر تمہارے منہ میں ڈالیں"۔

تخریج دارالدعوہ: تفرد بہ أبو داود، (تحفة الأشراف: ۳۹۱۶) (ضعیف) (مجاہد کا سعد رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں ہے)

اسے ڈاکٹر عبدالرحمان بن عبدالجبار فریوائی نے ضعیف قرار دیا ہے۔یہ روایت مرسل منقطع ہے۔معج

۱۷۔رگوں کی بابت روایت۔

نبی ﷺ سے یہ حدیث مروی ہے:

اِنَّ الْمِعْدَةَ حَوْضُ الْبَدَنِ وَالْعُرُوْقُ اِلَيْهَا وَارِدَةٌ فَاِذَا صَحَّتِ الْمِعْدَةُ صَدَرَتِ الْعُرُوْقُ بِالصِّحَةِ وَاِذَا سَقِمَتِ الْمِعْدَةُ صَدَرَتِ الْعُرُوْقُ بِالسَّقَمِ

"معدہ بدن کا حوض ہے۔جس سے بدن کی تمام رگیں لگی ہوتی ہیں۔جب معدہ صحیح ہوتا ہے تو رگیں صحت کے ساتھ رطوبت لے کر چلتی ہیں۔اور جب معدہ نادرست ہو تو رگیں رطوبت مرضیہ لے کر بدن میں چلتی ہیں"۔

اس حدیث میں یحیٰی بابلتی نامی ایک راوی ضعیف ہیں۔ مجمع الزوائد/۵/۱۸۶

۱۸۔مریض کو اسکی رغبت کی چیزیں کھلانے کی روایت۔

حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ هُبَيْرَةَ: حَدَّثَنَا
أَبُو مَكِينٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ عَادَ رَجُلًا فَقَالَ لَهُ مَا تَشْتَهِي؟ فَقَالَ أَشْتَهِي
خُبْزَ بُرٍّ، وَفِي لَفْظٍ أَشْتَهِي كَعْكًا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ خُبْزُ بُرٍّ فَلْيَبْعَثْ
إِلَى أَخِيهِ ثُمَّ قَالَ إِذَا اشْتَهَى مَرِيضُ أَحَدِكُمْ شَيْئًا فَلْيُطْعِمْهُ

"ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ایک شخص کی تیمارداری فرمائی اس موقع پر آپ نے دریافت کیا کہ کیا کھانے کو جی چاہتا ہے۔ اس نے جواب دیا کہ گیہوں کی روٹی یا دوسرے لفظوں کہا کیک! آپ نے صحابہ کرامؓ سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ جس کے یہاں گیہوں کی روٹی موجود ہو۔ وہ اس کو دے دے۔ پھر فرمایا کہ جب تمہارے مریض کو کسی چیز کی رغبت ہو تو اسے کھلا دیا کرو"

ابن ماجہ نے ۱۴۳۹ اجنائز کے باب ما جاء فی عیادۃ المریض میں اس کو نقل کیا ہے۔ اور ۳۴۴۰ میں حدیث ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے۔ اس کی سند میں ایک راوی صفوان بن ھبیرہ ہے۔ جو لین الحدیث ہے۔ جیسا کہ تقریب میں مذکور ہے۔

۳۴۴۰ [ضعیف] ح:۱۴۳۹،و حسنہ البوصیری

حافظ زبیر علی زئیؒ :نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۱۹۔زوجہ ابن مسعودؓ کے دم کرانے کی بابت روایت۔

امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "إِنَّ الرُّقَى وَالتَّمَائِمَ وَالتِّوَلَةَ شِرْكٌ"، قَالَتْ: قُلْتُ: لِمَ تَقُولُ هَذَا، وَاللَّهِ لَقَدْ كَانَتْ عَيْنِي تَقْذِفُ، وَكُنْتُ أَخْتَلِفُ إِلَى فُلَانٍ الْيَهُودِيِّ يَرْقِينِي، فَإِذَا رَقَانِي سَكَنَتْ، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: إِنَّمَا ذَاكَ عَمَلُ الشَّيْطَانِ كَانَ يَنْخُسُهَا بِيَدِهِ فَإِذَا رَقَاهَا كَفَّ عَنْهَا إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكِ أَنْ تَقُولِي كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ، اشْفِ أَنْتَ الشَّافِي، لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ، شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا".

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے: "جھاڑ پھونک (منتر) ۱ گنڈا (تعویذ) اور تولہ ۲ شرک ہیں" عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی زینب رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے کہا: آپ ایسا کیوں کہتے ہیں؟ قسم اللہ کی میری آنکھ درد کی شدت سے نکلی آتی تھی اور میں فلاں یہودی کے پاس دم کرانے آتی تھی تو جب وہ دم کر دیتا تھا تو میرا درد بند ہو جاتا تھا، عبداللہ رضی اللہ عنہ بولے: یہ کام تو شیطان ہی کا تھا وہ اپنے ہاتھ سے آنکھ چھوتا تھا تو جب وہ دم کر دیتا تھا تو وہ اس سے رک جاتا تھا، تیرے لیے تو بس ویسا ہی کہنا کافی تھا جیسا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہتے تھے: **«اذهب الباس رب الناس اشف أنت الشافي لا شفاء إلا شفاؤك شفاء لا يغادر سقما»** "لوگوں کے رب! بیماری کو دور فرما، شفا دے، تو ہی شفا دینے والا ہے، ایسی شفا جو کسی بیماری کو نہ رہنے دے"۔

تخريج دارالدعوہ: سنن ابن ماجہ/الطب ۳۹ (۳۵۳۰)، (تحفة الأشراف: ۹۶۴۳)، وقد أخرجہ: مسند احمد (۳۸۱/۱) (ضعیف) (الصحيحة: ۲۹۷۲، وتراجع الألباني: ۱۴۲)

۳۵۳۰ ابن ماجہ ی [إسناده ضعيف] أخرجه أبوداود، الطب، باب في تعليق التمائم، ح: ۳۸۸۳ من حديث الأعمش به * الأعمش عنعن، وتقدم، ح: ۱۷۸، وفيه علة أخرى، وله شاهد عند الحاكم: ۴۱۸، ۴۱۷/۴، وإسناده ضعيف.

وضاحت: ۱: جھاڑ پھونک اور منتر سے مراد وہ منتر ہے جو عربی میں نہ ہو، اور جس کا معنی و مفہوم بھی واضح نہ ہو، لیکن اگر اس کا مفہوم سمجھ میں آئے، اور وہ اللہ کے ذکر پر مشتمل ہو تو مستحب ہے، جو لوگ عربی زبان نہ جانتے ہوں ان کو دعاؤں کے سلسلے میں بڑی احتیاط کرنی چاہیے، اور اس سلسلے میں اسلامی آداب کا لحاظ ضروری ہے۔ ۲: ایک قسم کا جادو ہے جسے دھاگہ یا کاغذ میں عورت مرد کے درمیان محبت پیدا کرنے کے لئے کیا جاتا ہے۔

۲۰۔جسمانی جراحت کی ایک روایت۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی یادداشت میں ہے :

اِنَّہٗ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ عَلٰی رَجُلٍ یَعُوْدُہٗ بِظَھْرِہٖ وَرَمٌ فَقَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ مِدَّۃٌ قَالَ بُطُّوْا عَنْہُ قَالَ عَلِیٌّ فَمَا بَرِحْتُ حَتّٰی بُطَّتْ وَالنَّبِیُّ ﷺ شَاھِدٌ۔

''آپ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک شخص کی عیادت کرنے کے لیے گیا' بیمار کی پشت پر ورم تھا' لوگوں نے دریافت کیا کہ اے رسول اللہ ﷺ اس کے پیپ ہوگیا ہے۔آپ نے فرمایا کہ اس کا آپریشن کردو۔حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں آپریشن کرارہا تھا' اور رسول اللہ ﷺ اس کا ملاحظہ فرمارہے تھے۔

ابویعلی نے اس کی تخریج کی ہے اس کی سند میں ایک راوی ابوربیع سمان ضعیف ہے' مجمع الزوائد ۵/۹۹

اس سے مستشرقین،مورخین اور مُنکرینِ حدیث کا رد ہوتا ہے کہ دور اول میں بیاض و روایتی جمع کا سلسلہ مفقود تھا .باقی روایت کا ضعیف ہونا ہمارے لئے حجت نہیں ہے مگر ضعیف ،مراسیل اور ہر لنگڑی ،لولی روایت کے مداحوں کے لئے یہ دلیل و حجت ہے.باقی اسکے ضعف رواۃ سے یہ امر فوت نہیں ہوتا کہ کتابت حدیث کے کثیر مستند روایات و اثار ہمارے پاس موجود ہیں.اسکے علاوہ نیام میں موجود صحیفہ علوی کی روایت بھی کتابت علوی کو ثابت کرتی ہے.ایک مسند امام زیدؒ بھی ایسی روایتوں سے بھرا ہے.معج

۲۱.مریض سے دلی لگی کی باتیں کرنے کی روایت.

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ : حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ السَّكُونِيُّ، عَنْ مُوسَى ابْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا دَخَلْتُمْ عَلَى الْمَرِيضِ فَنَفِّسُوا لَهُ فِي الأَجَلِ فَإِنَّ ذٰلِكَ لَا يَرُدُّ شَيْئًا فَهُوَ يُطَيِّبُ نَفْسَ الْمَرِيضِ.

"ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کسی مریض کے پاس تم جاؤ تو فوراً اس کے سامنے خوش کن باتیں کرو کہ اس سے کچھ بھی نہ ہو۔ مگر پھر بھی اس سے مریض کی ڈھارس بندھتی ہے۔ اسے بھلا لگتا ہے"۔

ابن ماجہ نے ۱۴۳۸ فی الجنائز باب ماجاء في عيادة المريض کے تحت اس کو نقل کیا ہے اور ترمذی نے ۲۰۸۷ میں ذکر کیا ہے ، اس کی سند میں موسیٰ بن محمد بن ابراہیم بھی ایک راوی ہے۔ جو منکر الحدیث ہے۔

۱۴۳۷۔ [إسناده ضعيف جدًا] انظر، ح:۳۵۱ لعلته، وفيه علل أخرى، وقال أبوحاتم: "هٰذا حديث باطل موضوع"، وله شاهد موضوع۔ لا يستشهد به۔ عند الطبراني في الأوسط ✱ فيه نصر بن حماد وهو كذاب كما قال ابن معين رحمه الله.
ابن ماجہ بزنی

یہ روایت سنداً ضعیف ہے مگر اسکی حکمت صدیوں سے مسلم امر پر مشتمل ہے.معج

۲۲.زوجہ کا بوسہ لیکر وضو نا کرنا کی روایت.

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي رَوْقٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ عَائِشَةَ، "أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَهَا وَلَمْ يَتَوَضَّأْ"، قَالَ أَبُو دَاوُد: كَذَا رَوَاهُ الْفِرْيَابِيُّ وَغَيْرُهُ، قَالَ أَبُو دَاوُد وَهُوَ مُرْسَلٌ، إِبْرَاهِيمُ التَّيْمِيُّ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عَائِشَةَ، قَالَ أَبُو دَاوُد: مَاتَ إِبْرَاهِيمُ التَّيْمِيُّ وَلَمْ يَبْلُغْ أَرْبَعِينَ سَنَةً وَكَانَ يُكْنَى: أَبَا أَسْمَاءَ.

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا بوسہ لیا اور وضو نہیں کیا۔ ابوداؤد کہتے ہیں: اسے فریابی وغیرہ نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے۔ ابوداؤد کہتے ہیں: یہ مرسل ہے، ابراہیم تیمی کا ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے سماع ثابت نہیں ہے۔ ابوداؤد کہتے ہیں: ابراہیم تیمی ابھی چالیس برس کے نہیں ہوئے تھے کہ ان کا انتقال ہو گیا تھا، ان کی کنیت ابواسماء تھی۔

حافظ زبیر علی زئیؒ نے اسے ضعیف کہا ہے ،مجلسِ علمی دارالدعوۃ(نئی دھلی) نے اسے ابوداود کے قول کی بنیاد پر منقطع مانا ہے مگر ایک شواہد کا بھی ذکر کیا ہے میں کہتا ہوں کہ اس میں مرسل ہونے کے علاوہ ابراہیمؒ و اعمشؒ کا مدلس ہونا بھی اس روایت میں ایک عیب ہے۔معج ترمذی:۸۶۔۔مشکاۃ:۳۲۳۔۔۔ابوداود:۱۷۸۔

ضعیف قال زبیر علیؒ فی المشکاۃ: رواه أبو داود (١٧٨ ، إبراهيم التيمي لم يسمع من عائشة رضي الله عنها ١٧٩ ، الأعمش و حبيب بن أبي ثابت مدلسان وحبيب لم يسمعه من عروة فالسند معلول) والترمذي (٨٦ ، الأعمش وحبيب عنعنا) والنسائي (١/ ١٠٤ ح ١٧٠ ، إبراهيم التيمي عن عائشة منقطع) وابن ماجه (٥٠٢ ، الأعمش و حبيب عنعنا) ☆ وللحديث شاهد ضعيف عند الدارقطني (١/ ١٣٧ ح ٤٨٦) والبزار (انظر نصب الراية ١/ ١٧١) حديث عبد الكريم بن مالك الجزري عن عطاء حديث رديٌ فالسند ضعيف . و له شاهد آخر عند الدارقطني (١/ ١٣٦ ح ٤٨٢) فيه حاجب بن سليمان ، قال الدارقطني : تفرد به حاجب عن وكيع و وهم فيه .

۲۳.ہر بیماری کی دوا ہوتی ہے کی بابت روایت .

امام مالکؒ نے اپنی کتاب "موطا" میں زید بن اسلم کی حدیث نقل کی ہے :

اَنَّ رَجُلًا فِیْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ اَصَابَہٗ جُرْحٌ فَاحْتَقَنَ الْجُرْحُ الدَّمَ وَاَنَّ الرَّجُلَ دَعَا رَجُلَیْنِ مِنْ بَنِیْ اَنْمَارٍ فَنَظَرَا اِلَیْہِ فَزَعَمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ لَھُمَا اَیُّکُمَا اَطَبُّ؟ فَقَالَ اَوَفِیْ الطِّبِّ خَیْرٌ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ؟ فَقَالَ اَنْزَلَ الدَّوَاءَ الَّذِیْ اَنْزَلَ الدَّاءَ :

نبی ﷺ کے مبارک دور میں ایک شخص کو زخم آ گیا اور اس زخم سے خون بہنے لگا۔ اس نے بنی انمار کے دو آدمیوں کو بلوایا انہوں نے مریض کو دیکھا تو انہوں نے سمجھا کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے دریافت کیا ہے کہ ان میں سے فن طب میں کون زیادہ ماہر ہے۔ اس نے دریافت کیا کہ اے رسول اللہ ﷺ کیا طب میں بھی خیر ہے آپ نے فرمایا کہ جس اللہ نے بیماری نازل کی ہے اسی نے اس کی دوا بھی نازل کی ہے"۔

موطا ۳۲۸/۲ میں یہ حدیث مذکور ہے اور زرقانی کی شرح کے مطابق یہ حدیث مرسل ہے۔

مرسل منقطع زید بن اسلم مولی عمر بن خطابؓ ،تابعی تھے،انھونے دور رسالت نہیں پایا ہے۔میں نہیں جانتا کسی اور کو کہ اس نے سوائے جورجانیؒ و ابن عدیؒ کے زید بن اس اسلمؒ پر کلام کیا ہو۔

جیسا کہ امام ذہبیؒ میزان الاعتدال میں فرماتے ہیں کہ:

زید بن اسلم (ع) مولیٰ عمر

ابن عدی نے زیادتی کی ہے کہ اس کا ذکر "الکامل" میں کیا ہے، کیونکہ یہ "ثقہ" اور "حجت" ہے۔
حماد بن زید کہتے ہیں: میں مدینہ منورہ آیا، وہاں (محدثین) زید بن اسلم کے بارے میں کلام کر رہے تھے، تو عبید اللہ بن عمر نے مجھ سے کہا: ہمارے علم کے مطابق اس میں کوئی حرج نہیں ہے، صرف یہ ہے کہ یہ اپنی رائے سے قرآن کی تفسیر بیان کرتا ہے۔

میزان الاعتدال (اردو) جلد سوم :صفحہ: ۱۳۹ ـ عدد: ۲۹۹۴۔

لہذا اسکے ضعف کی اصل خاکسار کے نزدیک اسکا مرسل ہونا ہے ناکہ ذید بن اسلمؒ پر کلام کا ہونامعج۔

۲۴۔غیر ماہر طبیب کا مریض کے علاج و صحتی نتایج کے ذمہ دار ہونے کی روایت۔

حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، وَرَاشِدُ بْنُ سَعِيدٍ الرَّمْلِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ:

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ تَطَبَّبَ وَلَمْ يُعْلَمْ مِنْهُ الطِّبُّ قَبْلَ ذَلِكَ فَهُوَ ضَامِنٌ

"انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے علاج کیا اور اس سے پہلے اس علاج کا علم نہ تھا تو وہ ذمہ دار ہے"

۳۴٦٦ـ [إسناده ضعيف] أخرجه أبوداود، الديات، باب فيمن تطبب ولا يعلم منه طب فأعنت، ح: ٤٥٨٦ من حديث الوليد به، وصححه الحاكم: ٤/ ٢١٢، ووافقه الذهبي * ابن جريج عنعن، وله شاهد ضعيف، انظر نيل المقصود، ح: ٤٥٨٧.

ابن ماجہ عزائی

یہ اثر ابنِ جریجؒ کی تدلیس کے سبب ضعیف ہے ،وہ اسے عن کہہ کر روایت کر رہے ہیں،اس روایت کو زبیر علی زئیؒ نے ضعیف جبکہ البانیؒ نے شواہد کے سبب حسن قرار دیا ہے۔

جبکہ ڈاکٹر عبدالجبار فریوائی نے بھی اسے حسن قرار دیا ہے،مگر ان دونوں نے ابن جریجؒ کی تدلیس کو غالباً نظر انداز کردیا ہے۔واللہ علم ۔ معج۔

سنن النسائی/القسامة ٣٤ (٤٨٣٤)، سنن ابن ماجه/الطب ١٦ (٣٤٦٦)، (تحفة الأشراف: ٨٧٤٦)

۲۵۔کوڑھ کے مریض کے ساتھ کھانے کی روایت۔

حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرٍ، وَمُجَاهِدُ بْنُ مُوسٰى، وَمُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ الْعَسْقَلَانِيُّ. قَالُوا: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا مُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، أَخَذَ بِيَدِ رَجُلٍ مَجْذُومٍ، فَأَدْخَلَهَا مَعَهُ فِي الْقَصْعَةِ ثُمَّ قَالَ: «كُلْ. ثِقَةً بِاللهِ وَتَوَكُّلًا عَلَى اللهِ».

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ:

رسول اللہ ﷺ نے ایک کوڑھی کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ پیالے میں ڈال دیا (اور اسے کھانے میں شریک کرلیا۔) پھر فرمایا: ''کھا' اللہ پر اعتماد کرتے ہوئے اور اللہ پر توکل کرتے ہوئے۔''

۳۵٤۲ [إسناده ضعيف] أخرجه أبوداود، الطب، باب في الطيرة، ح: ۳۹۲۵ من حديث يونس بن محمد به، وقال الترمذي "غريب"، ح: ۱۸۱۷، وضعفه العقيلي، وصححه الحاكم: ٤/۱۳٦، ۱۳۷، والذهبي، وحسنه العسقلاني، والمناوي * المفضل بن فضالة البصري ضعيف.
ابن ماجہ:زئی۔

تخريج دارالدعوہ: سنن الترمذی/الأطعمة ۱۹ (۱۸۱۷)، سنن ابن ماجہ/ الطب ٤٤ (۳۵٤۲)، (تحفة الأشراف: ۳۰۱۰)
(ضعيف) (اس کے راوی مفضل بن فضالہ بصری ضعیف ہیں)

البانیؒ،زبیر علی زئیؒ مجلس علمی دارالدعوہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے ، مفضل بن الفضالہ کے ضعف کے سبب۔معج

۲۶۔ کوڑھی سے ایک یا دو نیزہ کے فاصلے سے گفتگو کرنا کا اثر۔

احمدؒ،ابو یعلیؒ اور طبرانیؒ نے نبی اکرمؐ کی بابت روایت کیا ہے کہ:

كَلَّمَ الْمَجْذُومَ وَبَيْنَكَ وَبَيْنَهُ قِيدُ رُمْحٍ أَوْ رُمْحَيْنِ

''آپ ﷺ نے مجذوم سے گفتگو فرمائی آپ اور اس جذامی کے مابین ایک یا دو نیزہ کا فاصلہ تھا''۔

اس حدیث کی تخریج عبداللہ امام احمد نے ۱/ ۷۸ میں حدیث علی کے تحت کیا ہے، کی سند میں فرج بن فضالہ نام کا ایک راوی ضعیف ہے۔ ہیثمی نے "مجمع" ۵/ ۱۰۱ میں اس حدیث کو نقل کیا اور فرج بن فضالہ کی وجہ سے اس کو معلل قرار دیا۔ اسی باب میں ابو یعلی طبرانی کے نزدیک حسین بن علی کی بھی روایت پائی جاتی ہے۔ ابو یعلی کی سند میں فرج بن فضالہ اور طبرانی کی سند میں کئی مجہول ضعیف راوی ہیں۔

باقی فرج بن فضالہ ہی محقق آرا کی رو سے المفضل بن فضالہ ہے۔ فرج غالباً غلطی یا تسامح سے ذکر ہوگیا ہے،یہ بھی ممکن ہے کہ دونوں الگ الگ راوی ہوں میرے خیال میں مذکورہ بالا اثر اور اثرِ ہذا کی اصل ایک ہے ۔واللہ علم۔ معج ۔

۲۷۔نبی اکرمؐ کا عورت میں عیب دیکھ کر اسے پلٹانا۔

احمدؒ نے کعب بن زیدؓ(زید بن کعب؟) کے مسند میں روایت کیا ہے کہ:

تَزَوَّجَ النَّبِيُّ ﷺ امْرَأَةً فَلَمَّا أَرَادَ الدُّخُولَ بِهَا وَجَدَ بِكَشْحِهَا بَيَاضًا فَقَالَ الْحَقِي بِأَهْلِكِ.

''نبی ﷺ نے ایک عورت سے شادی کی جب آپ نے اس کے ساتھ مباشرت کا ارادہ فرمایا تو آپ نے اس کے پہلو پر ایک سفید داغ دیکھا آپ نے فوراً فرمایا کہ تم اپنے لوگوں میں چلی جاؤ''۔

احمد نے ۳/۴۹۳ میں حدیث کعب بن زید یا زید بن کعب کے تحت نقل کیا ہے۔اس کی سند میں جمیل بن زائد طائی ہیں جن کو بہتوں نے ضعیف قرار دیا ہے' دیکھئے تعجیل المنفعۃ۔

۲۸۔حرام چیزوں سے علاج کی ممانعت کی روایت۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَادَةَ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الأَنْصَارِيِّ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ الدَّاءَ وَالدَّوَاءَ وَجَعَلَ لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءً فَتَدَاوَوْا وَلَا تَدَاوَوْا بِحَرَامٍ.

ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ نے بیماری اور دوا (علاج) دونوں اتارا ہے اور ہر بیماری کی ایک دوا پیدا کی ہے لہٰذا تم دوا کرو لیکن حرام سے دوا نہ کرو"۔

تخريج دارالدعوه: تفرد به أبو داود، (تحفة الأشراف: ۱۱۰۰۷) (ضعيف)
(اس کے راوی ثعلبہ مجہول الحال ہیں)

مجلسِ دارالدعوہ :دھلی نے اسے ثعلبہ کے مجھول الحال ہونے کے سبب ضعیف قرار دیا ہے،کچھ کا کہنا ہے کہ ثعلبہ بن مسلم کی ابن حبانؒ نے توثیق کی ہے ،ابن حبان کی بابت آرا سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ جرح میں متشدد اور توثیق میں بہت نرم تھے،اسکی بابت امام ذہبیؒ نے فرمایا کہ:اس نے ابی بن کعبؓ سے ایک منکر روایت ،روایت کی ہے،جبکہ حافظ ابن حجرؒ نے اسے پانچویں طبقے کا مستور راوی بیان کیا ہے یعنی اس میں دو عیب عام ہیں اسکا مستور الحال ہونا اور مناکیر بیان کرنا.بھرحال کچھ حضرات نے اس روایت کے شواہد کی بنا پر اس کو حسن لغیرہ بھی قرار دیا ہے.باقی اسکا مفہوم صحیح روایات سے ثابت ہے.معج

ابو داود:۳۸۷۴...میزان الاعتدال:ج:۲:صہ:۱۳۲.عدد:۱۳۹۲....التقریب التہذیب:ج:۱:صہ:۱۲۸.عدد:۸۴۶.

۲۹۔قران بہترین دوا ہے کی روایت۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ عُتْبَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكِنْدِيُّ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ ثَابِتٍ: حَدَّثَنَا سَعَّادُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «خَيْرُ الدَّوَاءِ الْقُرْآنُ».

حضرت علیؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بہترین دوا قرآن ہے۔“

۳۵۰۱۔[إسناده ضعيف] أخرجه أبو نعيم في أخبار أصبهان: ۱/ ۲٦٥ من حديث سفيان الثوري عن أبي إسحاق، وفي الحديث علل، منها ضعف الحارث الأعور، وتقدم، ح: ۹٥.

ابن ماجہ:زئی

یہ روایت حارث الاعور رافضی جو علیؓ کا ساتھی تھا کے ضعف کے سبب ضعیف ہے،امام شعبیؒ جیسے جید تابعی نے اسے کذاب قرار دیا تھا۔محدثین نے بیان کیا ہے کہ اسکی وہ روایتیں جو یہ علیؓ سے روایت کرے اُنکی تصدیق نہیں کی جائیگی۔حافظ ذہبیؒ نے تیس کے قریب اقوال اس پر جرح اور اسکے کذب پر اتفاق میں نقل کئے ہیں ۔میں نے اپنے پی۔ایچ۔ڈی کے مقالے میں مقابلتاً اس سے ایک دو اثر نقل کئے ہیں مگر اختتامی حوالہ[1] جات میں اسکا ضعف واضح کیا ہے۔

التقریب:ج:۱۔۔صہ:۱۵۱۔۔عدد:۱۰۲۹۔۔۔المیزان الاعتدال:ج:۲۔۔صہ:۲۱۴۔۔ عدد:۱۶۲۹۔

نوٹ:حارث کے ضعیف سے یہ امر فوت نہیں ہوتا کہ:قران سرتاپا شفا ہے،اور اسکا دم کرنا انفرادی طور پر جبکہ معاملہ بدعت تک نا جاپہنچے جایز ہے۔باقی پنج سورہ وغیرہ میں جو کچھ سورتوں وغیرہ کے عدد کے ساتھ پڑھنے کی فضلیت بیان کی جاتی ہے وہ سنت اور افعالِ صحابہ سے ثابت نہیں ہے۔جبھی ایسے بلسند فواید و فضایل ثابت نہیں ہیں۔ہاں اگر کسی نے ایسا تجربہ کیا اور فایدہ مند پایا تو ان صاحب کے تجربہ سے اسکو بیان کرنا بہتر ہے اور اسکو عمل لانا جایز ہے۔اور اسکی پیروی میں حرج نہیں ہے ، مگر جب اسکو سنت یا فرایض جانا جانے لگے،کاروبار یا پیری فقیری کے دھندے چلائے جانے لگیں تو ایسی محافل اور حضرات سے دور رہا جائے ، باقی قرانی آیات کو اپنے روز مرہ کے نجی و ذاتی معمولات کے طور پر جاری رکھیں،اسکے معنی و مفہوم پر غور کریں۔ناکہ اسے اجتماع بدعات کا ذریعہ بنایا جائے۔

قرانی آیات کو عدد میں منتقل کرکے رکھنا ،اور اس سے علاج کرنا بدعت ہے قران کی عربی کا کوئی نعم و بدل نہیں ہے۔باقی قرانی آیات کو زعفران یا کسی عطر سے لکھنا ،پینا بھی ثابت نہیں ہے۔برائے مہربانی ایسے امور سے اجتناب کیا جائے۔ہر وہ امر و عمل جو نبی اکرمؐ،صحابہ کرام،محدثین کرام،آیمہ کرام سے ثابت نہیں اس سے دور رہا جائے۔معج

[1] End Notes.

۳۰.معوذتین کے علاوہ دیگر دعاوں کو چھوڑ دینے کی روایت۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَتَعَوَّذُ مِنَ الْجَانِّ وَعَیْنِ الْاِنْسَانِ حَتّٰی نَزَلَتِ الْمُعَوِّذَتَانِ، فَلَمَّا نَزَلَتَا اَخَذَبِهِمَا وَتَرَکَ مَا سِوَاهُمَا۔

روایت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ تھے رسول اللہ ﷺ پناہ مانگتے تھے جنوں سے اور آدمیوں کی نظر بد سے یہاں تک کہ اتریں معوذتین پھر جب یہ اتریں لے لیا آپ نے اس کو اور چھوڑ دیا اس کے سوا اور دعاؤں کو استعاذہ کی۔

اس باب میں انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

(صحیح عند الالبانی) تخریج مشکاۃ المصابیح (٤٥٦٣) بعض محققین کہتے ہیں اس میں الجریری راوی مختلط ہے۔

٣٥١١۔ [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الطب، باب ماجاء في الرقية بالمعوذتين، ح:٢٠٥٨ من حديث الجريري به، وقال "حسن غريب"، والنسائي: ٨/ ٢٧١، ح: ٥٤٩٦ من حديث سعيد بن سليمان به * الجريري اختلط تقدم، ح: ٢٣٠٠، ولم أجد راويًا عنه في هذا الحديث قبل اختلاطه

ابن ماجہ:زئی

اسے حافظ زبیر علیؒ نے اختلاط الجریری کے سب ضعیف جبکہ البانیؒ و دیگر نے اسے دیگر شواہد کے سبب حسن قرار دیا ہے،یہ روایت انفراد و غرب کی حامل ہے غالباً ترمذی نے اسکے شواہد کی بنا پر اسے حسن غریب قرار دیا ہے۔واللہ علم۔باقی معوذتین کا نظر بد میں استعمال معروف و معلوم ہے۔اسکے مابعد کے الفاظ اس کے سوا دیگر دعاوں کو چھوڑ دیا کہ الفاظ منکر معلوم لگتے ہیں۔معج

۳۱.نظر بد کے انسان کو قبر تک پہنچانے کی روایت۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کی جاتی ہے:

اِنَّ الْعَیْنَ لَتُدْخِلُ الرَّجُلَ الْقَبْرَ وَالْجَمَلَ الْقِدْرَ۔

نظر بد انسان کو قبر تک اور اونٹ کو ہانڈی تک پہنچا دیتی ہے یعنی بالکل فنا کر دیتی ہے

یہ حدیث ضعیف ہے۔اس کو ابونعیم نے "حلیہ" ۷/۹۰ میں اور ابن عدی خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ ۹/۲۴۴ میں حدیث جابر بن عبداللہ سے اس لفظ کے ساتھ بیان کیا ہے۔اَلْعَیْنَ لَتُدْخِلُ الرَّجُلَ الْقَبْرَ وَالْجَمَلَ الْقِدْرَ اور شعیب بن ایوب عن معاویہ عن ہشام کے واسطہ سے اس کو روایت کرنے میں منفرد ہیں۔ صابونی نے فرمایا کہ مجھ کو یہ بات پہنچی کہ جو اس روایت سے تمسک پسند کرے تو وہ کر لے ذہبی نے میزان میں شعیب کے حالات کے متعلق بیان کرتے ہوئے لکھا کہ ان کی ایک حدیث منکر ہے۔جس کو خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں نقل کیا ہے ان کی مراد یہی حدیث ہے۔

۳۲.ہام کی مشہور حقیقیت کچھ نہیں ہے کی روایت۔

عَنْ حَابِس التَّمِيْمِيُّ : أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((لَا شَيْءَ فِي الْهَامِ وَالْعَيْنُ حَقٌّ)) .

روایت ہے حابس تمیمی سے کہ سنا انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے تھے نہیں معتبر ہے وہ حقیقت ہام کی جو عرب میں مشہور ہے، اور نظر بد کا اثر سچ ہے۔

(اسناده ضعيف عند الالبانى۔ الضعيفة : ٤٨٠٤ ۔ لكن قوله "العين حق" صحيح۔ الصحيحة : ١٢٤٨)

اسکی اسناد عند البانیؒ: ضعیف ہیں مگر اسکا جملہ العین الحق یعنی نظر بد حق ہے کے معنی درست و ثابت ہیں۔ غالباً ہام سے مراد یہاں ہامہ ہے جس مرادعربِ قدیم میں یہ عقیدہ تھا کہ :جبتکہ مقتول کا انتقام نا لیا جاتا تب تک اسکی کھونپڑی سے ایک الو پیدا ہوکر چیختا رہتا تھا۔ معج؛واللہ علم

پروفیسر علی محمد شاہین:تاریخ اسلام:عہد رسالت تا بنی امیہ:صہ:۶۲۔عہ:۱۹۹۵۔

۳۳. چھاڑ پھونک کی بابت ایک روایت۔

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ، حَدَّثَتْنِي جَدَّتِي، قَالَتْ: سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ، يَقُولُ: مَرَرْنَا بِسَيْلٍ فَدَخَلْتُ فَاغْتَسَلْتُ فِيهِ فَخَرَجْتُ مَحْمُومًا فَنُمِيَ ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: "مُرُوا أَبَا ثَابِتٍ يَتَعَوَّذُ" قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا سَيِّدِي، وَالرُّقَى صَالِحَةٌ ؟، فَقَالَ: لَا رُقْيَةَ إِلَّا فِي نَفْسٍ أَوْ حُمَةٍ أَوْ لَدْغَةٍ، قَالَ أَبُو دَاوُد: الْحُمَةُ مِنَ الْحَيَّاتِ وَمَا يَلْسَعُ.

سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم ایک ندی پر سے گزرے تو میں نے اس میں غسل کیا، اور نہا کے کر باہر نکلا، اس کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپ نے فرمایا: "ابوثابت کو شیطان سے پناہ مانگنے کے لیے کہو"۔ عثمان کی دادی کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: میرے آقا! جھاڑ پھونک بھی تو مفید ہے، اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جھاڑ پھونک تو صرف نظر بد کے لیے یا سانپ کے ڈسنے یا بچھو کے ڈنک مارنے کے لیے ہے (ان کے علاوہ جو بیماریاں ہیں ان میں دوا یا دعا کام آتی ہے)"۔ ابوداؤد کہتے ہیں: «حمة» سانپ کے ڈسنے کو کہتے ہیں۔

تخريج دارالدعوه: تفرد به أبوداود، (تحفة الأشراف: ٤٦٦٧)، وقد أخرجه: مسند احمد (٣/٤٨٦) (ضعيف الإسناد)

ابی داود:۳۸۸۸ (عثمان کی دادی مبہم لین الحدیث ہیں)

مجلس علمی دارالدعوہ(نئی دھلی) نے اسے ضعیف قرار دیا ہے اس روایت کو روایت کرنے میں ابو داود ؒ منفرد ہیں۔

ابوداؤد نے ۳۸۸۸ میں کتاب الطب باب ماجاء فی الرقی کے ذیل میں اس کو نقل کیا ہے۔ اس کی سند میں ایک راوی رباب ہیں جو عثمان بن حکیم کی دادی ہیں۔ ابن حبان کے علاوہ کسی نے بھی ان کو ثقہ نہیں کہا ان کے علاوہ اس حدیث کے بقیہ رواۃ ثقہ ہیں۔

۳۴. بیمار کے لئے دعا کی روایت.

حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ الرَّمْلِيُّ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ زِيَادَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ، عَنْفَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "مَنِ اشْتَكَى مِنْكُمْ شَيْئًا أَوِ اشْتَكَاهُ أَخٌ لَهُ، فَلْيَقُلْ: رَبَّنَا اللَّهُ الَّذِي فِي السَّمَاءِ تَقَدَّسَ اسْمُكَ أَمْرُكَ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ كَمَا رَحْمَتُكَ فِي السَّمَاءِ فَاجْعَلْ رَحْمَتَكَ فِي الْأَرْضِ اغْفِرْ لَنَا حُوبَنَا وَخَطَايَانَا أَنْتَ رَبُّ الطَّيِّبِينَ أَنْزِلْ رَحْمَةً مِنْ رَحْمَتِكَ وَشِفَاءً مِنْ شِفَائِكَ عَلَى هَذَا الْوَجَعِ فَيَبْرَأَ".

ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: "تم میں سے جو بیمار ہو یا جس کا کوئی بھائی بیمار ہو تو چاہیئے کہ وہ کہے: «ربنا الله الذي في السماء تقدس اسمك أمرك في السماء والأرض كما رحمتك في السماء فاجعل رحمتك في الأرض اغفر لنا حوبنا وخطايانا أنت رب الطيبين أنزل رحمة من رحمتك وشفاء من شفائك على هذا الوجع» "ہمارے رب! جو آسمان کے اوپر ہے تیرا نام پاک ہے، تیرا ہی اختیار ہے آسمان اور زمین میں، جیسی تیری رحمت آسمان میں ہے ویسی ہی رحمت زمین پر بھی نازل فرما، ہمارے گناہوں اور خطاؤں کو بخش دے، تو (رب پروردگار) ہے پاک اور اچھے لوگوں کا، اپنی رحمتوں میں سے ایک رحمت اور اپنی شفاء میں سے ایک شفاء اس درد پر بھی نازل فرما" تو وہ صحت یاب ہو جائے گا"۔

تخريج دارالدعوه: تفرد به أبو داود، (تحفة الأشراف: ١٠٩٥٧) (ضعيف)
(اس کے راوی زیادہ بن محمد منکر الحدیث ہیں)

ابوداؤد نے ۳۸۹۲ میں کتاب الطب باب کیف الرقی کے ذیل میں اس کو نقل کیا ہے اس کی سند میں زیادہ بن محمد نامی ایک راوی منکر الحدیث ہے اس کے علاوہ دیگر تمام رواۃ ثقہ ہیں اور اس کو امام احمد نے ۶/۲۱ میں دوسرے طریق سے روایت کیا ہے۔ اس کی سند میں ایک راوی ابوبکر ابن ابی مریم غسانی شامی نامی راوی ضعیف ہے۔ دارقطنیؒ نے بیان کیا کہ وہ متروک ہے۔ ابن عدی نے لکھا ہے کہ یہ حدیث غرائب میں سے ہے۔ ثقات نے اس کی بہت کم ہمنوائی کی ہے۔

مجلس علمی دارالدعوۃ(دھلی) نے اسے ضعیف کہا ہے.

۳۵۔رقیہ یعنی تعویز گنڈے صرف نظر اور زہریلے جانوروں میں جایز ہونے کی روایت۔

حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ، حَدَّثَنَا شَرِيكٌ. ح وحَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ، عَنِالْعَبَّاسِ بْنِ ذَرِيحٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ الْعَبَّاسُ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا رُقْيَةَ إِلَّا مِنْ عَيْنٍ أَوْ حُمَةٍ أَوْ دَمٍ يَرْقَأُ"، لَمْ يَذْكُرِ الْعَبَّاسُ الْعَيْنَ وَهَذَا لَفْظُ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ.

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جھاڑ پھونک صرف نظر بد کے لیے یا زہریلے جانوروں کے کاٹنے کے لیے یا ایسے خون کے لیے ہے جو تھمتا نہ ہو"۔ عباس نے نظر بد کا ذکر نہیں کیا ہے یہ سلیمان بن داود کے الفاظ ہیں۔

تخریج دارالدعوہ: تفرد بہ أبو داود، (تحفة الأشراف: ۹۳۹) (ضعیف) (اس کے راوی شریک حافظہ کے کمزور ہیں، صحیح روایت شعبی عن عمران موقوفا بلفظ «لارقية إلا من عين أو حمة» (دیکھئے نمبر ۳۸۸۴)، اور مسلم (السلام ۲۱) کی روایت جو انس رضی اللہ عنہ سے ہے اس کے الفاظ ہیں «رخص النبي ﷺ في الرقية من الحمة و العين والنملة»)

ابوداؤد نے ۳۸۸۹ میں اس کو بیان کیا اس کی سند میں شریک قاضی نامی راوی سئ الحفظ ہے لیکن بقیہ رواۃ ثقہ ہیں امام مسلم رحمہ اللہ نے ۲۲۰ میں بریدہ بن حصیب سے بایں طور "لَا رُقْيَةَ إِلَّا مِنْ عَيْنٍ أَوْ حُمَةٍ" اس کی تخریج کی ہے۔ ابن ماجہ نے ۳۵۱۳ میں مرفوع سند کے ساتھ اس کو ذکر کیا لیکن اس کی سند میں ضعف ہے۔ اور اس باب میں عمران بن حصین کے واسطے سے امام احمد بن حنبل نے اور ابوداؤد نے ۳۸۸۴ میں ترمذی نے ۲۰۵۸ میں اس لفظ کے ساتھ اس کی تخریج کی ہے۔ "لَا رُقْيَةَ إِلَّا مِنْ عَيْنٍ أَوْ حُمَةٍ" اس کی اسناد صحیح ہے۔

البانیؒ اور مجلسِ علمی دارالدعوہ(دھلی) نے اسے قاضی شریک کے حافظہ و اختلاط کے سبب ضعیف قرار دیا ہے باقی اس میں موجود الفاظ: رقیہ صرف نظر بد یا زہریلے جانوروں کے کاٹنے کے لئے ہے،ثابت ہے۔
واضح رہے اس قسم کی صحیح روایتیں بھی عموما, حدیث تقریری کے قبیل سے تعلق رکھتی ہیں۔ان سے طبی علاج معالجے کی اہمیت و انکار ثابت نہیں ہوتا ہے،جنھیں ان ذرایع تک رسائی ہو وہ ان ذرایع سے علاج کروائیں۔عصر حاظر میں موجود بدعات اور شرک کے عام ہونے کے سبب عمدہ یہی ہے کہ ان سے دور رہا جائے اور علاج کروایا جائے،کیونکہ اکثر کا دعویٰ قرانی آیات کا ہوتا ہے مگر کلمات عربی میں کسی اور ذریعہ سے تعلق رکھتے ہیں۔معج

۳۶۔ فتنہ کی بابت روایت۔

عَنْ الْحَارِثِ الْاَعْوَرِ قَالَ : ((مَرَرْتُ فِی الْمَسْجِدِ فَاِذَا النَّاسُ یَخُوْضُوْنَ فِی الْاَحَادِیْثِ فَدَخَلْتُ عَلٰی عَلِیٍّ فَقُلْتُ یَااَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَلَا تَرٰی اَنَّ النَّاسَ قَدْ خَاضُوْا فِی الْاَحَادِیْثِ قَالَ وَقَدْ فَعَلُوْهَا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اَمَّا اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ اَلَا اِنَّهَا سَتَکُوْنُ فِتْنَةٌ فَقُلْتُ مَا الْمَخْرَجُ مِنْهَا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ کِتَابُ اللّٰهِ فِیْهِ نَبَاْءُ مَا کَانَ قَبْلَکُمْ وَخَبَرُ مَا بَعْدَکُمْ وَحُکْمُ مَا بَیْنَکُمْ وَهُوَ الْفَصْلُ لَیْسَ بِالْهَزْلِ مَنْ تَرَکَهٗ مِنْ جَبَّارٍ قَصَمَهُ اللّٰهُ وَمَنِ ابْتَغَی الْهُدٰی فِیْ غَیْرِهٖ اَضَلَّهُ اللّٰهُ وَهُوَ حَبْلُ اللّٰهِ الْمَتِیْنُ وَهُوَ الذِّکْرُ الْحَکِیْمُ وَهُوَ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِیْمُ وَهُوَ الَّذِیْ لَا یَزِیْغُ بِهِ الْاَهْوَآءُ وَلَا تَلْتَبِسُ بِهِ الْاَلْسِنَةُ وَلَا یَشْبَعُ مِنْهُ الْعُلَمَاءُ وَلَا یَخْلُقُ عَنْ کَثْرَةِ الرَّدِّ وَلَا تَنْقَضِیْ عَجَائِبُهٗ هُوَالَّذِیْ لَمْ تَنْتَهِ الْجِنُّ اِذَا سَمِعَتْهُ حَتّٰی قَالُوْا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا یَّهْدِیْ اِلَی الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ مَنْ قَالَ بِهٖ صَدَقَ وَمَنْ عَمِلَ بِهٖ اُجِرَ وَمَنْ حَکَمَ بِهٖ عَدَلَ وَمَنْ دَعٰی اِلَیْهِ هُدِیَ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ خُذْهَا اِلَیْکَ یَا اَعْوَرُ)).

(اسنادہ ضعیف) (المشکاۃ : ۲۱۳۸، التحقیق الثانی) اس میں حارث اعور ضعیف راوی ہے

روایت ہے حارث اعور سے کہا انہوں نے کہ گزرا میں مسجد میں سو لوگ باتیں بنا رہے تھے پھر داخل ہوا میں حضرت علی
رضی اللہ عنہ کے پاس اور کہا میں نے اے امیر المومنین کیا نہیں دیکھتے آپ لوگوں کو کہ باتیں بنا رہے ہیں فرمایا آپ نے کہ ہاں
انہوں نے ایسا کیا میں نے کہا ہاں فرمایا حضرت علیؓ نے آگاہ ہو کہ تحقیق سنا ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے
تھے آگاہ ہو تحقیق کہ قریب ہوگا ایک فتنہ سو کہا میں نے کیا ہے راستہ اس سے نکلنے کا اے رسول اللہ تعالیٰ کے فرمایا آپ
نے کتاب اللہ یعنی قرآن سبب ہے اس سے نکلنے کا اس لیے کہ اس میں خبر ہے تم سے اگلوں کی اور خبر ہے جو تم سے بعد
ہوں گے اور حکم ہے تمہارے درمیان کا یعنی جو معاملات کہ تمہارے فیما بین ہوں اور وہ دوٹوک ہے نہیں ہے اس میں ہنسی
ٹھٹھے کی بات جس نے چھوڑا اس کو حقیر جان کر ٹکڑے کر ڈالے گا اللہ تعالیٰ اس کے اور جس نے ڈھونڈھی ہدایت اس کے
غیر میں گمراہ کرے گا اس کو اللہ تعالیٰ اور وہ رسی ہے اللہ تعالیٰ کی مضبوط ہے اور وہ ذکر ہے حکم کیا ہوا۔ اور وہ سیدھی راہ
ہے وہ ایسی کتاب ہے کہ نہیں کج کر سکتی اس کو ہوائے نفسانی اور نہیں مل سکتیں اس میں زبانیں اور پیٹ نہیں بھرتا اس سے
عالموں کا اور پرانا نہیں ہوتا بار بار پڑھنے سے اور تمام نہیں ہوتے عجائب اس کے وہی ایسی کتاب ہے کہ نہ رہ سکے جن
جب سنا انہوں نے اس کو یہاں تک کہ بول اٹھے ہم نے سنا ایک قرآن عجیب کہ راہ بتاتا ہے طرف بہتری کے سو ایمان
لائے ہم اس پر جس نے کلام کیا مطابق اس کے سچ کہا اور جس نے عمل کیا موافق اس کے ثواب دیا گیا اور جس نے حکم
کیا اس پر عدل کیا اور جس نے بلایا اس کی طرف راہ بتایا گیا وہ سیدھی راہ لے لو تم اس حدیث کو اے اعور۔

ترمذی: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو حمزہ زیات کی روایت سے اور اسناد اس کی مجہول ہے۔ اور حارث کی
روایت میں مقال ہے۔

إسناده ضعيف جدًا مشكوٰة:زئیؒ	رواه الترمذي (٢٩٠٦) و الدارمي (٢/ ٤٣٥ ح ٣٣٣٤، ٣٣٣٥) ☆ الحارث الأعور: ضعيف جدًا۔

اسے البانیؒ اور زبیر علی زئیؒ نے ضعیف کہا ہے:حارث الاعور کذاب رافضی کی تحقیق اوپر گزر چکی ہے،یہ بیان کردیا گیا ہے کہ اس کی وہ روایتیں جو یہ علیؓ سے نقل کرے ناقابل قبول ہیں،علیؓ سے روایت میں انکے بیٹے،امام شعبیؒ،اور ابن مسعودؓ کے شاگرد جیسے امام علقمہؒ وغیرہ معتبر ہیں ۔ معج۔۔

۳۷۔تعویز لٹکانے والے کے لئے تائید غیبی کے نا ہونے کی روایت۔

عَنْ عِيْسَى بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ : دَخَلْتُ عَلٰى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ اَبِيْ مَعْبَدِ الْجُهَنِيِّ اَعُوْدُهُ وَبِهٖ حُمْرَةٌ، فَقُلْتُ: اَلَا تُعَلِّقُ شَيْئًا؟ قَالَ: اَلْمَوْتُ اَقْرَبُ مِنْ ذٰلِكَ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((مَنْ تَعَلَّقَ شَيْئًا وُكِلَ اِلَيْهِ)) .

روایت ہے عیسیٰ بن عبدالرحمٰن سے کہا انہوں نے گیا میں عبداللہ بن عکیم کے پاس عیادت کو اور ان کے بدن پر سرخی تھی یعنی مرض کی، سو کہا میں نے کیوں نہیں لٹکاتے آپ کچھ تعویذ؟ فرمایا انہوں نے موت اس سے زیادہ قریب ہے اور فرمایا نبی ﷺ نے: جس نے لٹکائی کوئی چیز وہ سونپ دیا جائے گا اسی کو۔یعنی پھر تائید غیبی نہ ہوگی۔

ترمذی:۲۰۷۲ (اسناده صحيح عند الالباني۔ غاية المرام : ۲۹۷) بعض محققین نے اس کو محمد بن عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ کی وجہ سے ضعیف کہا ہے۔

اسکو البانیؒ نے صحیح کہا ہے۔مگر اس میں ایک سقم السند اس میں محمد بن عبدالرحمان ابن ابو لیلی کے سبب موجود ہے۔جو ۴۸ ہجری میں فوت ہوا اور حافظہ کا یہ حال تھا کہ صحیح و غلط میں فرق روا نا رکھتا تھا،بقول حافظ ابن حجرؒ بہت برے حافظہ کا حامل تھا۔
باقی صدوق تھا۔اسکے معنی بحرحال درست ہیں دیگر احادیث بھی ان معنوں کی موئید ہیں۔
التقریب:ج:۲صہ:۱۱۰۔عدد:۶۰۸۱...علل الترمذی:صہ:۹۷۳۔ج:۲۔تحفتہ القویا فی تحقیق کتاب الضعفا للبخاری:صہ:۱۶۳۔عدد:۹۳۱۔معج

۳۸.بچھو کے کاٹنے پر معوزتین پڑھنے کی روایت.

ابن ابی شیبہ نے اپنی مسند میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے :

قَالَ بَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ إِذْ سَجَدَ فَلَدَغَتْهُ عَقْرَبٌ فِيْ إِصْبَعِهِ فَانْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْعَقْرَبَ مَا تَدَعُ نَبِيًّا وَلَا غَيْرَهُ قَالَ ثُمَّ دَعَا بِإِنَاءٍ فِيْهِ مَاءٌ وَمِلْحٌ فَجَعَلَ يَضَعُ مَوْضِعَ اللَّدْغَةِ فِي الْمَاءِ وَالْمِلْحِ وَيَقْرَأُ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ حَتّٰى سَكَنَتْ

''حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہماری موجودگی میں نبی ﷺ نماز ادا فرما رہے تھے' جونہی آپ نے سجدہ کیا ایک بچھو نے آپ کی انگلی میں ڈنک لگا دیا' آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ اللہ تعالی بچھو پر لعنت کرے جو نہ نبی کو نہ کسی دوسرے کو چھوڑتا ہے' پھر آپ نے پانی سے بھرا ہوا ایک برتن طلب فرمایا جس میں نمک آمیز کیا ہوا تھا اور آپ اس ڈنک زدہ جگہ کو نمک آمیز پانی میں برابر ڈبوتے رہے اور قل ھو اللہ احد اور معوذتین پڑھ کر اس پر دم کرتے رہے یہاں تک کہ بالکل سکون ہو گیا''۔

مصنف ابن ابی شیبہ:اس میں ابن لہیہ نامی راوی سیی الحفظ کے سبب کمزوری ہے۔
اسکا ایک شاہد ترمذی میں بیان کیا جاتا ہے مگر وہ ڈھونڈھنے سے نہیں ملا واللہ علم۔
معج۔

۳۹.ایک دعا کی بابت روایت.

ابوالدرداء سے مرفوعا روایت ہے' جو اس طرح مذکور ہے :

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ

''اے اللہ تو ہی میرا رب ہے' تیرے سوا کوئی معبود نہیں تجھ ہی پر میں نے توکل کیا' اور تو ہی عرش عظیم کا رب ہے''۔

مذکور ہے کہ جو شخص ان کلمات کو دن کے ابتدائی حصہ میں پڑھے گا' اسے شام تک کوئی مصیبت نہ پہنچے گی' اور جو اسے دن کے آخری حصہ میں پڑھے گا اسے صبح تک کوئی مصیبت نہ گھیرے گی۔

ابن سنی نے ''عمل الیوم واللیلہ ص ۲۰'۲۱' میں اس کی تخریج کی اس کی اسناد ضعیف ہے۔ پھر ایک دوسرے طریق سے بھی اسے روایت کیا ہے مگر یہ بھی ضعیف ہے' اور عراقی نے اس کی تخریج کی نسبت ایک ضعیف سند کے حوالہ سے طبرانی کی طرف کی ہے۔ ضعیف ذادالمعاد۔

۴۰۔رات کے سفر کی دعا کے متعلق روایت۔

حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ، حَدَّثَنِي صَفْوَانُ، حَدَّثَنِي شُرَيْحُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنْ الزُّبَيْرِ بْنِ الْوَلِيدِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَافَرَ فَأَقْبَلَ اللَّيْلُ قَالَ: "يَا أَرْضُ رَبِّي وَرَبُّكِ اللَّهُ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّكِ وَشَرِّ مَا فِيكِ وَشَرِّ مَا خُلِقَ فِيكِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَدِبُّ عَلَيْكِ وَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ أَسَدٍ وَأَسْوَدَ وَمِنَ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ وَمِنْ سَاكِنِ الْبَلَدِ وَمِنْ وَالِدٍ وَمَا وَلَدَ".

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتے اور رات ہو جاتی تو فرماتے: **«يا أرض ربي وربك الله أعوذ بالله من شرك وشر ما فيك وشر ما خلق فيك ومن شر ما يدب عليك وأعوذ بالله من أسد وأسود ومن الحية والعقرب ومن ساكن البلد ومن والد وما ولد»** "اے زمین! میرا اور تیرا رب اللہ ہے، میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں تیرے شر سے اور اس چیز کے شر سے جو تجھ میں ہے اور اس چیز کے شر سے جو تجھ میں پیدا کی گئی ہے اور اس چیز کے شر سے جو تجھ پر چلتی ہے اور اللہ کی پناہ چاہتا ہوں شیر اور کالے ناگ سے اور سانپ اور بچھو سے اور زمین پر رہنے والے (انسانوں اور جنوں) کے شر سے اور جننے والے کے شر اور جس چیز کو جسے اس نے جنا ہے اس کے شر سے"۔

تخريج دارالدعوه: تفرد به أبوداود، (تحفة الأشراف: ٦٧٢٠)، وقد أخرجه: مسند احمد (١٣٢/٢، ١٢٤/٣) (ضعيف)

(اس کے راوی زبیر بن ولید لین الحدیث ہیں)

ابوداؤد نے ۲۶۰۳ میں احمد نے ۱۳۲/۲ میں اس کی تخریج کی اس کی سند میں زبیر بن ولید شامی ایک راوی ہے۔

جس کی توثیق ابن حبان کے علاوہ کسی نے نہیں کی اور اس کے باقی رواۃ ثقہ ہیں۔

اسے مجلسِ علمی دارالدعوہ(نئی دھلی) نے ضعیف قرار دیا ہے۔معج

۴۱.وادی بطحان کی مٹی پر دم کی روایت۔

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، وابْنُ السَّرْحِ، قَالَ أَحْمَدُ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، وقَالَ ابْنُ السَّرْحِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنَادَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ،عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَقَالَ ابْنُ صَالِحٍ، مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ أَحْمَدُ: وَهُوَ مَرِيضٌ، فَقَالَ: اكْشِفِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ ثُمَّ أَخَذَ تُرَابًا مِنْ بَطْحَانَ فَجَعَلَهُ فِي قَدَحٍ، ثُمَّ نَفَثَ عَلَيْهِ بِمَاءٍ وَصَبَّهُ عَلَيْهِ قَالَ أَبُو دَاوُد: قَالَ ابْنُ السَّرْحِ يُوسُفُ بْنُ مُحَمَّدٍ: وَهُوَ الصَّوَابُ.

ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے، وہ بیمار تھے تو آپ نے فرمایا: «اكشف الباس رب الناس "۔ عن ثابت بن قیس» "لوگوں کے رب! اس بیماری کو ثابت بن قیس سے دور فرما دے" پھر آپ نے وادی بطحان کی تھوڑی سی مٹی لی اور اسے ایک پیالہ میں رکھا پھر اس میں تھوڑا سا پانی ڈال کر اس پر دم کیا اور اسے ان پر ڈال دیا۔ ابوداود کہتے ہیں: ابن سرح کی روایت میں یوسف بن محمد ہے اور یہی صحیح ہے۔

تخريج دارالدعوه: سنن النسائى/ اليوم والليلة (١٠١٧، ١٠٤٠) (تحفة الأشراف: ٢٠٦٦) (ضعيف الإسناد)
(اس کے راوی محمد بن یوسف لین الحدیث ہیں) مجلسِ علمی دارالدعوۃ(نئی دھلی) نے اسے ضعیف کہا ہے۔

۴۲.ایک صحابی کا نبی اکرمؐ کو دم سنانا۔

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ: حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ ابْنُ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ قَالَ: عَرَضْتُ أَوْ أُعْرِضَتِ النَّهْشَةُ مِنَ الْحَيَّةِ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَأَمَرَ بِهَا.

حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو سانپ کے کاٹے کا ایک دم سنایا یا آپ کو سانپ کے کاٹے کا ایک دم سنایا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے پڑھنے (اور مریض پر دم کرنے) کا حکم دیا۔

٣٥١٩ـ[إسناده ضعيف] أخرجه أحمد عن عفان به كما في أطراف المسند: ٥/ ١٣١ * وأبوبكر لم يدرك جده كما في تحفة الأشراف: ٨/ ١٤٩، ح: ١٠٧٢٩ وغيره.
ابن ماجہ:زئی۔
حافظ زبیر علی زئیؒ نے اسے ضعیف کہا ہے،کیونکہ ابوبکر ابن عمرو نے اپنے جد کو نہیں سنا دیکھا ہے، جبھی روایت منقطع ،مرسل کے حکم میں ہے۔معج

جو لوگ اسکے ضعف کے باوجود اس سے دلیل لیتے ہیں یا جو مراسیل کو حجت جانتے ہیں،ان کے لئے پیغام عام ہے کہ وہ اپنے دم اور عمل کو قران و سنت کی بارگاہ میں پیش کریں جیسے عمرو بن حزمؓ نے نبی اکرمؐ کے سامنے پیش کیا تھا۔ویسے بھی نبی اکرمؐ کی حیات کے دعوے دار بدعتیوں کو اپنی شیطانیوں کا خوف ہونا چاہئے کیونکہ اللہ کے حئی و قیوم ہونے سے انھیں شرم و غیرت آتی نہیں ہے ،مگر جس نبی کے عشق کے یہ دعوے دار ہیں اور جسکی حیات النبی کا مسلہ انھونے سلف و خلف کے مقابل حیات رب العالمین کے مقابل ایک مستحکم بلا شک و شبہ کے حامل مفروضہ عقیدہ گردان لیا ہے اسی کا پاس کر لیں تو انکے لئے بہتر ہوگا۔

۴۳۔سورہ اخلاص کی بابت ایک روایت۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((مَنْ قَرَأَ كُلَّ يَوْمٍ مِائَتَيْ مَرَّةٍ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ مُحِيَ عَنْهُ ذُنُوبُ خَمْسِينَ سَنَةً إِلَّا أَنْ يَكُونَ عَلَيْهِ دَيْنٌ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ أَرَادَ أَنْ يَنَامَ عَلَى فِرَاشِهِ فَنَامَ عَلَى يَمِينِهِ ثُمَّ قَرَأَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ مِائَةَ مَرَّةٍ فَإِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُولُ لَهُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَا عَبْدِيَ ادْخُلْ عَلَى يَمِينِكَ الْجَنَّةَ)).

روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جس نے پڑھی ہر دن میں دوسو بار قل هو الله احد مٹائے جائیں گے اس کے گناہ پچاس سال کے مگر یہ کہ ہو اس پر قرض۔ اور اسی اسناد سے مروی ہے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ نے جو ارادہ کرے سونے کا اپنے بچھونے پر اور پھر لیٹے اپنی داہنی کروٹ پر اور پڑھے قل هو الله احد سو بار تو جب دن ہوگا قیامت کا فرمائے گا پروردگار تبارک وتعالی اے میرے بندے داخل ہو تو اپنے داہنی طرف پر جنت میں۔
یہ حدیث غریب ہے ثابت کی روایت سے کہ وہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ اور مروی ہوئی یہ حدیث اس سند کے سوا اور سند سے بھی ثابت سے۔

ترمذی: (۲۸۹۸) (اسنادہ ضعیف) سلسلة الاحادیث الضعیفة (۳۰۰۔ تخریج المشکاۃ (۲۱۵۸۔ ۲۱۵۹)
اس میں حاتم بن میمون قابل حجت نہیں

۴۴۔ایک دعا کی بابت روایت۔

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ : دَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِدُعَاءٍ كَثِيرٍ لَمْ نَحْفَظْ مِنْهُ شَيْئًا قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ! دَعَوْتَ بِدُعَاءٍ كَثِيرٍ لَمْ نَحْفَظْ مِنْهُ شَيْئًا قَالَ ((أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى مَا يَجْمَعُ ذَلِكَ كُلَّهُ؟ تَقُولُ اللَّهُمَّ: إِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ ﷺ، وَنَعُوذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ ﷺ وَأَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْكَ الْبَلَاغُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ))

روایت ہے ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے کہ پڑھیں رسول اللہ ﷺ نے بہت سی دعائیں کہ یاد نہ رہیں پھر عرض کی یا رسول اللہ! آپ نے بہت سی دعائیں کیں کہ ہم کو کچھ یاد نہ رہیں آپ نے فرمایا میں تم کو ایسی چیز بتا دوں جو ان کی جامع ہو تم کہو اللّٰھُمَّ سے آخر تک۔ یعنی یااللہ ہم مانگتے ہیں تجھ سے وہ خیر جو مانگی تجھ سے تیرے محمد نبی ﷺ نے اور پناہ میں آتے ہیں ہم تیری اس کے شر سے جس سے پناہ مانگی تیرے نبی محمد ﷺ نے اور تو ہی مددگار ہے اور تو ہے پہنچانے والا یعنی خیر اور شر کا اور طاقت گناہ سے بچنے کی اور قوت عبادت کرنے کی نہیں مگر اللہ کی طرف سے۔

ترمذی: ۳۵۲۱۔ (اسنادہ ضعیف) سلسلة الأحادیث الضعیفة (۳۳۵۶) (اس میں لیث بن ابو سلیم راوی ضعیف ہے)
قال ترمذی: یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے۔ البانیؒ نے اسے ضعیف کہا ہے۔ معج

۴۵. ایک مذید دعا کی بابت روایت۔

عَنْ أَنَسٍ يَقُوْلُ : إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ: اَللّٰهُمَّ أَصْبَحْنَا نُشْهِدُكَ وَنُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلَائِكَتَكَ وَجَمِيْعَ خَلْقِكَ بِأَنَّكَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ إِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ مَا أَصَابَ فِيْ يَوْمِهِ ذٰلِكَ، وَإِنْ قَالَهَا حِيْنَ يُمْسِيْ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ مَا أَصَابَ فِيْ تِلْكَ اللَّيْلَةِ مِنْ ذَنْبٍ)).

روایت ہے انسؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے کہا صبح کو اللھم سے رسولك تک۔ یعنی یا اللہ صبح کی ہم نے گواہ کرتے ہیں ہم تم کو اور گواہ کرتے ہیں ہم عرش کے اٹھانے والوں کو اور تیرے فرشتوں کو ساری مخلوق کو اور اس پر کہ تو معبود برحق ہے نہیں کوئی معبود برحق سوائے تیرے اکیلا ہے تو کوئی شریک نہیں تیرا اور محمد بندہ تیرا اور رسول تیرا ہے۔ انتہیٰ۔ تو بخش دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو جو اس دن ہوں اور اگر کہے اس نے یہی کلمات شام کو تو بخش دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو جو اس رات کو ہوں۔

(اسناده ضعيف) الكلم الطيب (٢٥) المشكاة (٢٣٩٨) التحقيق الثاني، سلسلة الأحاديث الضعيفة (١٠٤١)،
ترمذی: ۳۵۰۰۔ ضعيف أبي داود (١٠٧٧۔ ١٠٨٢) **البانیؒ نے اسے ضعیف کہا ہے معج**

دعا کا مفہوم قران و سنت سے ثابت ہے۔معج

۴۶۔نبی اکرمؐ کا ابو امامہؓ کو کلمات سکھانا۔

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ الْغُدَانِيُّ، أَخْبَرَنَا غَسَّانُ بْنُ عَوْفٍ، أَخْبَرَنَا الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ الْمَسْجِدَ، فَإِذَا هُوَ بِرَجُلٍ مِنْ الْأَنْصَارِ، يُقَالُ لَهُ: أَبُو أُمَامَةَ، فَقَالَ: "يَا أَبَا أُمَامَةَ، مَا لِي أَرَاكَ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ فِي غَيْرِ وَقْتِ الصَّلَاةِ ؟"قَالَ: هُمُومٌ لَزِمَتْنِي وَدُيُونٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: "أَفَلَا أُعَلِّمُكَ كَلَامًا إِذَا أَنْتَ قُلْتَهُ أَذْهَبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ هَمَّكَ، وَقَضَى عَنْكَ دَيْنَكَ ؟"قَالَ: قُلْتُ: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: "قُلْ إِذَا أَصْبَحْتَ وَإِذَا أَمْسَيْتَ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ". قَالَ: فَفَعَلْتُ ذَلِكَ فَأَذْهَبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ هَمِّي، وَقَضَى عَنِّي دَيْنِي.

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن مسجد میں داخل ہوئے تو اچانک آپ کی نظر ایک انصاری پر پڑی جنہیں ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہا جاتا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کہا: "ابوامامہ! کیا وجہ ہے کہ میں تمہیں نماز کے وقت کے علاوہ بھی مسجد میں بیٹھا دیکھ رہا ہوں؟" انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! غموں اور قرضوں نے مجھے گھیر لیا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کیا میں تمہیں ایسے کلمات نہ سکھاؤں کہ جب تم انہیں کہو تو اللہ تم سے تمہارے غم غلط اور قرض ادا کر دے"، میں نے کہا: ضرور، اللہ کے رسول! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "صبح و شام یہ کہا کرو: «**اللَّهُمَّ إني أعوذ بك من الهم والحزن، وأعوذ بك من العجز والكسل، وأعوذ بك من الجبن والبخل، وأعوذ بك من غلبة الدين وقهر الرجال**» "اے اللہ! میں غم اور حزن سے تیری پناہ مانگتا ہوں، عاجزی و سستی سے تیری پناہ مانگتا ہوں، بزدلی اور کنجوسی سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور قرض کے غلبہ اور لوگوں کے تسلط سے تیری پناہ مانگتا ہوں"۔ ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے یہ پڑھنا شروع کیا تو اللہ نے میرا غم دور کر دیا اور میرا قرض ادا کروا دیا۔

تخريج دارالدعوہ: تفرد بہ أبو داود، (تحفة الأشراف:٤٣٤٠) (ضعيف)
(اس کے راوی غسّان لین الحدیث ہیں، مگر دعاء کے اکثر الفاظ (اس قصہ اور اوقات کے سوا) صحیح احادیث میں آچکے ہیں)
مجلسِ علمی دار الدعوۃ(نئی دھلی) نے اسے ضعیف کہاہے معج

۴۷۔وسوسوں کے سبب بے خوابی کی روایت۔

عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ : شَكَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ الْمَخْزُوْمِيُّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا أَنَامُ اللَّيْلَ مِنَ الْأَرَقِ. فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ : ((إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَقُلْ: اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا أَظَلَّتْ، وَرَبَّ الْأَرَضِيْنَ وَمَا أَقَلَّتْ، وَرَبَّ الشَّيَاطِيْنِ وَمَا أَضَلَّتْ، كُنْ لِيْ جَارًا مِنْ شَرِّ خَلْقِكَ كُلِّهِمْ جَمِيْعًا أَنْ يَفْرُطَ عَلَيَّ أَحَدٌ مِنْهُمْ أَوْ أَنْ يَبْغِيَ عَلَيَّ، عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ)).

روایت ہے بریدہ سے کہ شکایت کی خالدؓ نے نبی ﷺ سے کہ رات کو میں نہ سوسکا یعنی کسی وسوسہ یا خوف کے سبب سے سو فرمایا نبی ﷺ نے جب پہنچے تو اپنے بچھونے پر کہہ تو اَللّٰهُمَّ سے آخر تک ۔یعنی یا اللہ پالنے والے ساتوں آسمانوں کو اور جن پر انہوں نے سایہ کیا اور پالنے والے زمینوں کو اور جن کو انہوں نے اٹھایا اور پالنے والے شیطانوں کو اور جن کو انہوں نے گمراہ کیا ہو جاتا تو ہمسایہ میرا اپنی ساری مخلوق کے شر سے بچانے کو نہ زیادتی کرے ان میں سے کوئی مجھ پر یا بغاوت، معزز ہے ہمسایہ تیرا اور بزرگ ہے ثنا تیری کوئی معبود نہیں سوا تیرے کوئی معبود نہیں مگر تو۔

ترمذی (۳۵۲۳) (اسنادہ ضعیف) الکلم الطیب (۳۳/٤۷) تخریج المشکاۃ (۲٤۱۱)
(اس میں الحکم بن ظہیر راوی متروک ہے)
الحکم بن ظهير : رمي بالرفض و اتهمه ابن معين .

البانیؒ اور زبیر علی زئیؒ نے اسے حکم بن ظہیر کے رفض و متروک ہونے کےسبب ضعیف قرار دیا ہے۔معج

۴۸۔بچھو کے کاٹے کی بابت ایک تعوذ کی روایت۔

حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ، حَدَّثَنِي الزُّبَيْدِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ طَارِقٍ يَعْنِي ابْنَ مُخَاشِنٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَدِيغٍ لَدَغَتْهُ عَقْرَبٌ، قَالَ: فَقَالَ: "لَوْ قَالَ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يُلْدَغْ أَوْ لَمْ يَضُرَّهُ".

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص لایا گیا جسے بچھو نے کاٹ لیا تھا تو آپ نے فرمایا: "اگر یہ دعا پڑھ لیتا: «أعوذ بكلمات الله التامة من شر ما خلق» "میں اللہ کے کامل کلمات کی پناہ چاہتا ہوں اس کی تمام مخلوقات کی برائی سے" تو وہ نہ کاٹا جاتا یا اسے نقصان نہ پہنچاتا"۔

تفرد به أبو داود، (تحفة الأشراف: ۱۳۵۱٦)، وقد أخرجه: سنن ابن ماجه/الطب ۳۵ (۳۵۱۸)، مسند احمد (۲/۳۷۵) ابوداود(۳۸۹۹) (ضعيف الإسناد) (اس کے راوی طارق لین الحدیث ہیں)

اسے مجلسِ علمی دارالدعوہ:دھلی۔ نے ضعیف قرار دیا ہے۔

۴۹.غسل جنابت کی بابت ایک روایت۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : ((تَحْتَ کُلِّ شَعْرَةٍ جَنَابَةٌ فَاغْسِلُوا الشَّعْرَ وَانْقُوا الْبَشَرَةَ)).

روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول ﷺ نے: ہر بال کے نیچے جنابت ہے سو دھو ؤ بالوں کو اور صاف کرو بدن کو۔

اور اس باب میں علی رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث حارث بن وجیہ کی غریب ہے نہیں پہچانتے ہم ان کو مگر ان کی روایت سے اور وہ کچھ ایسے قوی شیخ نہیں ہیں اور روایت کیا ہے ان سے کئی ایک اماموں نے اور انہوں نے ہی یہ حدیث روایت کی ہے مالک بن دینار سے اور کہتے ہیں ان کو حارث بن وجیہ اور کبھی ابن وجیہ فقط

ترمذی (۱۰٦) المشکاة (٤٤٣) ضعیف ابی داؤد (۳۷) الروض النضیر (۷۰٤) اس میں حارث بن وجیہ راوی ضعیف ہے تقریب(۱۰۵٦) ا)
قال البانیؒ: (ضعیف) معج۔

۵۰.آگ لگا دیکھ کر بلند آواز میں تکبیر کہنے کی روایت۔

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ اپنے باپ سے اور یہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ:

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا رَاَیْتُمُ الْحَرِیْقَ فَکَبِّرُوْا فَاِنَّ التَّکْبِیْرَ یُطْفِئُهٗ.

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم آگ لگی ہوئی دیکھو تو آواز بلند تکبیر کہو اس لئے کہ تکبیر آگ کو بجھا دیتی ہے"

ابن سنی نے "عمل الیوم واللیلۃ" ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۲ میں اس کی تخریج کی ہے، اس کی سند میں قاسم بن عبداللہ بن عمر بن حفص بن عاصم عمری ایک راوی متروک ہے، اس پر امام احمد بن حنبل نے جھوٹ کا الزام لگایا ہے۔

۵۱.علیؓ کی بیماری میں نبی اکرمؐ کا عیادت کرنے کا ماجرا۔

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : كُنْتُ شَاكِيًا فَمَرَّ بِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا أَقُولُ: اَللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ أَجَلِي قَدْ حَضَرَ فَأَرِحْنِي، وَإِنْ كَانَ مُتَأَخِّرًا فَارْفَعْنِي، وَإِنْ كَانَ بَلَاءً فَصَبِّرْنِي، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((كَيْفَ قُلْتَ))؟ قَالَ: فَأَعَادَ عَلَيْهِ مَا قَالَ، قَالَ: فَضَرَبَهُ بِرِجْلِهِ وَقَالَ: ((اَللّٰهُمَّ عَافِهِ. أَوِ اشْفِهِ)). شُعْبَةُ الشَّاكُ۔ قَالَ: فَمَا اشْتَكَيْتُ وَجَعِي بَعْدُ

روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ میں بیمار ہوا اور آپ میرے پاس تشریف لائے اور میں کہتا تھا یا اللہ اگر میری موت قریب آئی ہو تو مجھے راحت دے اور اگر موت دور ہو تو مجھے اٹھا دے یعنی تندرست کر دے اور اگر امتحان منظور ہو تو صبر دے تو فرمایا آپؐ نے کیونکر کہا تو نے کہا علیؓ نے پھر کہی میں نے وہی بات، سو مارا مجھ کو آپؐ نے اپنے پیر سے اور فرمایا اللہ اس کو عافیت دے یا فرمایا شفا دے۔ شعبہ جو راوی حدیث ہیں ان کو شک ہے فرمایا حضرت علیؓ نے کہ پھر میں نے اپنے مرض کی شکایت نہیں کی یعنی تندرست ہو گیا۔

ترمذی:(٣٥٦٤) (اسناده ضعيف) تخريج المشكاة (٦١٠٧)
اسے البانیؒ نے ضعیف ،زبیر علی زئیؒ نے حسن کہا ہے معج

۵۲.لوگوں کا ابو عبیدہؓ کی عیادت کرنے کی روایت۔

حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنْبَأَنَا هِشَامٌ عَنْ وَاصِلٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عِيَاضِ بْنِ غُطَيْفٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى أَبِي عُبَيْدَةَ نَعُودُهُ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَنْفَقَ نَفَقَةً فَاضِلَةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبِسَبْعِ مِائَةٍ وَمَنْ أَنْفَقَ عَلَى نَفْسِهِ أَوْ عَلَى أَهْلِهِ أَوْ عَادَ مَرِيضًا أَوْ مَازَ أَذًى عَنْ طَرِيقٍ فَهِيَ حَسَنَةٌ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا وَالصَّوْمُ جُنَّةٌ مَا لَمْ يَخْرِقْهَا وَمَنْ ابْتَلَاهُ اللَّهُ بَلَاءً فِي جَسَدِهِ فَهُوَ لَهُ حِطَّةٌ

عیاض بن غطیف کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابوعبیدہ بن الجراح ؓ بیمار ہو گئے، ہم ان کی عیادت کے لئے گئے تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص اللہ کی راہ میں اپنی زائد چیز خرچ کر دے اس کا ثواب سات سو گنا ہوگا، جو اپنی ذات اور اپنے اہل خانہ پر خرچ کرے، کسی بیمار کی عیادت کرے یا کسی تکلیف دہ چیز کو راستے سے ہٹا دے تو ہر نیکی کا بدلہ دس نیکیاں ہوں گی اور روزہ ڈھال ہے بشرطیکہ انسان اسے پھاڑ نہ دے، اور جس شخص کو اللہ جسمانی طور پر کسی آزمائش میں مبتلا کرے، وہ اس کے لئے بخشش کا سبب بن جاتی ہے۔

اسناده ضعيف: عیاض بن غطیف مجہول راوی ہے۔ الضعيفة: ١٣٢٧۔ سنن نسائي، كتاب الصيام، باب ذكر الاختلاف على محمد بن أبي يعقوب، حديث: ٢٢٣٥۔ مسند احمد: ١/١٩٦ (١٧٠٠) سنن الدارمي: ٢٧٦٣.

((الصَّوْمُ جُنَّةٌ مَا لَمْ يَخْرِقْهُ)).
[صححه ابن خزيمة (١٨٩٢). قال الألباني: ضعيف مختصرا (النسائي: ٤/١٦٧) قال شعيب: إسناده حسن]

غالباً شیعب ارناوطؒ نے ان الفاظ کے شواہد کے سبب کل روایت پر حسن کا حکم لگایا ہے۔ البانیؒ نے اسے عیاض کے جہل کے سبب ضعیف کہا ہے۔ معج۔

۵۳.کدو کی بابت ایک روایت.

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ : حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فِي بَيْتِهِ، وَعِنْدَهُ هٰذِهِ الدُّبَّاءُ. فَقُلْتُ : أَيُّ شَيْءٍ هٰذَا؟ قَالَ : «هٰذَا الْقَرْعُ. هُوَ الدُّبَّاءُ. نُكْثِرُ بِهِ طَعَامَنَا».

حضرت حکیم بن جابر رحمہ اللہ اپنے والد (حضرت جابر بن طارق احمسی رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں' انھوں نے فرمایا: میں نبی ﷺ کے گھر میں داخل ہوا۔ اور آپ کے پاس کدو تھا۔ میں نے کہا: یہ کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا: "یہ قرع ہے' یہ کدو ہے۔ ہم اس کے ساتھ اپنے کھانے (سالن) میں اضافہ کرتے ہیں۔"

٣٣٠٤_ [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ٤/ ٣٥٢ عن وكيع به، وصححه الحافظ في الإصابة: ١/ ٢١٢، والبوصيري، وأخرجه الترمذي في الشمائل، ح: ١٥٢، والنسائي في الكبرٰى، ح: ٦٦٦٥ من حديث ابن أبي خالد به، وتقدم ح: ١٦١٢، ولم أجد تصريح سماعه.

ابن ماجہ ۃ

اسے زبیر علیؒ نے ضعیف اور البانی نے صحیح کہا ہے۔

۵۴.جنت کے کھانوں کے سردار کی روایت.

حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ الْخَلَّالُ الدِّمَشْقِيُّ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ : حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ عَطَاءٍ الْجَزَرِيُّ : حَدَّثَنِي مَسْلَمَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْجُهَنِيُّ، عَنْ عَمِّهِ أَبِي مَشْجَعَةَ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ :

«سَيِّدُ طَعَامِ أَهْلِ الدُّنْيَا وَأَهْلِ الْجَنَّةِ، اللَّحْمُ».

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "گوشت دنیا والوں کے اور جنت والوں کے کھانوں کا سردار ہے۔"

٣٣٠٥_ [إسناده ضعيف جدًا] أخرجه ابن الجوزي في الموضوعات: ٢/ ٣٠٢ من حديث يحيى به، ورواه من حديث ربيعة بن كعب أيضًا، وقال: "هٰذان حديثان لا يصحان" * سليمان منكر الحديث (تقريب)، وفيه علتان غيره.

ابن ماجہ ۃ

ابن ماجہ نے ۳۳۰۵ میں کتاب الاطعمة کے باب اللحم کے تحت اس کو بیان کیا ہے' اس کی سند میں سلیمان بن عطاء جزری نامی راوی منکر الحدیث ہے' اور مسلمہ بن عبداللہ جہنی اور ابو مشجعہ یہ دونوں مجہول ہیں۔ معج۔

۵۵.کھجور روٹی کا سالن ہے کی روایت۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْعَلَاءِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ، قَالَ: "رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَ تَمْرَةً عَلَى كِسْرَةٍ، فَقَالَ: هَذِهِ إِدَامُ هَذِهِ".

یوسف بن عبداللہ بن سلام کہتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے روٹی کے ٹکڑے پر کھجور رکھا اور کہا یہ اس کا سالن ہے

تفرد به أبو داود، (تحفة الأشراف: ١١٨٥٤)ويأتي هذا الحديث في الأطعمة (٣٨٣٠) (ضعيف)

(اس کے راوی یحییٰ بن العلاء ضعیف ہیں)

ابوداود نے ۳۲۵۹ میں حدیث یوسف بن عبداللہ بن سلام سے اس کو نقل کیا ہے اس کے تمام راوی ثقہ ہیں لیکن یہ حدیث منقطع ہے اس کو ابوداود نے ۳۲۶۰ میں اور ترمذی نے "الشمائل" ۱۸۳ میں ذکر کیا اس کی سند مجہول ہے۔

زئیؒ فی الشمایل: اس روایت کی سند یزید بن ابی امیہ الاعور مجہول کی وجہ سے ضعیف ہے۔

(دیکھئے تقریب التہذیب: ۷۶۹۰، اور انوار الصحیفہ ص ۱۱۹)

اسے مجلس دارالدعوہ نے ابوداود میں ضعیف اخرج کیا جبکہ زئیؒ نے شمایل میں ضعیف کہا ہے۔ معج

۵۶۔سرکہ والا گھر غریب نہیں ہے کی روایت۔

حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَاذَانَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ قَالَ: حَدَّثَتْنِي أُمُّ سَعْدٍ قَالَتْ: دَخَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلٰى عَائِشَةَ وَأَنَا عِنْدَهَا. فَقَالَ: «هَلْ مِنْ غَدَاءٍ؟» قَالَتْ: عِنْدَنَا خُبْزٌ وَتَمْرٌ وَخَلٌّ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «نِعْمَ الْإِدَامُ الْخَلُّ. اَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِي الْخَلِّ. فَإِنَّهُ كَانَ إِدَامَ الْأَنْبِيَاءِ قَبْلِي. وَلَمْ يَفْقُرْ بَيْتٌ فِيهِ خَلٌّ».

حضرت ام سعد (جمیلہ بنت سعد بن ربیع انصاریہ) ؓ سے روایت ہے' انھوں نے فرمایا:

رسول اللہ ﷺ ام المومنین عائشہ ؓ کے ہاں تشریف لائے جبکہ میں بھی ان کے پاس تھی۔آپ نے فرمایا:'' کوئی کھانا ہے؟''

ام المومنین نے فرمایا: ہمارے پاس روٹی' کھجوریں اور سرکہ ہے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سرکہ اچھا سالن ہے۔

اے اللہ! سرکے میں برکت عطا فرما۔یہ مجھ سے پہلے انبیاء کا سالن تھا۔جس گھر میں سرکہ ہو وہ غریب نہیں۔''

۳۳۱۸۔[إسناده ضعيف جدًا موضوع] * عنبسة تقدم حاله، ح:١٢٤٢، ومحمد بن زاذان متروك (تقريب)، وأصله في صحيح مسلم، ح:٢٠٥٢ وليس فيه: "اللهم بارك في الخل فإنه كان إدام الأنبياء قبلي".

ابن ماجہ،زبیر:

اسے زبیر علی زئی "نے ذاذان متروک الحدیث کے سبب ضعیف کہا بلکہ اس میں مجھے لگتا ہے اس میں راوی نے ادرج سے کام لیا ہے:لم یفقر فیہ خل:جس گھر میں سرکہ ہو غریب نہیں ہے،نامی کلمہ غرابت کا مظہر ہے کچھ نے نے موضوع بھی کہا ہے۔معج۔

سرکہ کی کچھ روایات صحیح و عمدہ اسناد سے بھی مروی ہیں جن میں متن کی غرابت بھی نہیں پائی جاتی ہے جبھی صرف اس روایت کی بنبیاد پر اُن صحیح روایات کو مسترد نہیں کیا جاسکتا ہے۔معج۔

۵۷.زیتون کی ایک روایت کا معاملہ۔

حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: سَمِعْتُ هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كُلُوا الزَّيْتَ وَادَّهِنُوا بِهِ، فَإِنَّهُ مُبَارَكٌ».

حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''زیتون کا تیل کھاؤ(خوراک میں استعمال کرو) اور اسے (سر اور بدن میں) لگاؤ کیونکہ یہ مبارک (برکت والا) ہے۔''

۳۳۲۰۔ [إسناده ضعيف جدًا] أخرجه الحاكم: ۳۹۸/۲ من حديث صفوان به، وصححه، ورده الذهبي بقوله: "عبدالله واهٍ"، وقال البوصيري: "هٰذا إسناد ضعيف لضعف عبدالله بن سعيد المقبري"، انظر، ح: ۲٦۰.

اسے ابن ماجہ کے علاوہ حاکمؒ نے اخرج کرکے صحیح کہا ہے مگر ذہبیؒ نے اسکا رد کیا ہے اور عبداللہ بن سعید کو واہی قرار دیا ہے،بوصیریؒ نے بھی اسی کے سبب اس سند کو ضعیف کہا ہے اور زبیر علی ؒنے انکی موافقت میں اسے ضعیف کہا ہے معج

۵۸.ٹیک لگا کر کھانے کی ایک روایت۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ:نبی اکرم ؐنے فرمایا کہ:

آپ نے فرمایا کہ میں ٹیک لگا کر کھانا نہیں کھاتا بلکہ میں بیٹھ کر کھاتا ہوں' اور نوکر کی طرح بیٹھتا ہوں اور نوکر جس طرح کھاتا ہے' اسی طرح میں بھی کھانا کھاتا ہوں۔

ابو الشیخ نے اس کو حدیث عائشہ سے نقل کیا ہے' اس کی سند میں عبید اللہ بن ولید وصافی راوی ضعیف ہے' لیکن ابن سعد ۳۷۱/۱ کے نزدیک یہ حدیث دوسرے طریقوں سے مروی ہے' اس کی شاہد حسن کی ایک مرسل حدیث ہے جسے امام احمد نے کتاب الزہد ص ۵۰۷ میں روایت کیا ہے' اس کی سند صحیح ہے' چنانچہ یہ حدیث اس طرح قوی ہو جاتی ہے' اور صحیح قرار پاتی ہے۔

یہ روایت ضعیف ہی ہے کیونکہ اول یہ مرسل ہے ،دویم حسنؒ بھی ایک مدلس ہیں،ہاں اگر یہ مرفوع ثابت ہو جاتے اور حسنؒ سماعت کی صراحت کردیں تو یہ حسن روایت قرار پائیگی معج (واللہ علم)۔

۵۹.پیٹ کے بل کھانا کھانے کی ممانعت کی روایت۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يَأْكُلَ الرَّجُلُ وَهُوَ مُنْبَطِحٌ عَلٰى وَجْهِهِ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا کہ آدمی چہرے کے بل لیٹ کر کھائے۔

٣٣٧٠ـ[إسناده ضعيف] أخرجه أبوداود، الأطعمة، باب الجلوس على مائدة عليها بعض ما يكره، ح: ٣٧٧٤ من حديث كثير بن هشام به، وقال: "هٰذا الحديث لم يسمعه جعفر عن الزهري، وهو منكر"، وفيه علة أخرى، تقدم ح: ٧٠٧.

ابن ماجہ:زئی:

جعفر منکر حدیث بھی بتایا جاتا ہے معج

اسے البانیؒ نے شواہد کے سبب حسن اور زبیر علی زئیؒ نے ضعیف کہا ہے کیونکہ جعفر بن برقان نے زہریؒ سے سمع نہیں کیا ہے کیونکہ ترمزی و ابو داود میں اسکی یہ اصل موجود ہے کہ پیٹ کے بل لیٹنا منع ہے تو کھانا کیسے جایز ہوا یعنی معنی درست ہیں سند ضعیف ہے معج

۶۰. چکنائی کی بو کی بابت روایت۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ الشَّیْطَانَ حَسَّاسٌ لَحَّاسٌ، فَاحْذَرُوْهُ عَلٰی اَنْفُسِكُمْ، مَنْ بَاتَ وَفِیْ یَدِهٖ رِیْحُ غَمَرٍ فَاَصَابَهٗ شَیْءٌ فَلَا یَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَهٗ)).

روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا آنحضرت ﷺ نے کہ شیطان بڑا پانے والا ہے اور تاڑنے والا ہے، سو بچاؤ اس سے اپنی جانوں کو، جو سویا اور ہاتھ میں اس کے چکنائی کی بو ہے پھر پہنچی اس کو کچھ بلا برائی نہ کہے مگر اپنی جان کو۔

ترمذی (۱۸۵۹)(موضوع ـ الضعیفة : ۵۵۳۳ ـ الروض النضیر : ۲/ ۲۲۵) اس میں یعقوب بن ولید کذاب اور متہم ہے البانیؒ نے اسے موضوع کہا ہے معج

۶۱.رات کے کھانے کی روایت۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((تَعَشَّوْا وَلَوْ بِكَفٍّ مِنْ حَشَفٍ فَإِنَّ تَرْكَ الْعَشَاءِ مَهْرَمَةٌ)).

روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طعام شب کی عادت رکھو اگرچہ ایک مٹھی کھجور ناقص ہو اس لیے کہ طعام شب کا چھوڑ دینا موجب ہے بڑھاپے کا۔

قال ترمذیؒ: یہ حدیث منکر ہے۔نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔اور عنبسہ ضعیف ہیں حدیث میں،اور عبدالملک بن علاق مجہول ہیں۔

بدیع الزمانؒ: یہ حدیث ابن ماجہ نے بھی ایراد کی ہے اور رواۃ اس کے مامون ہیں مگر ابراہیم بن عبدالسلام بن عبداللہ بن باباہ کہ وہ ضعیف ہیں۔

ترمذی: (۱۸۵٦) (ضعیف ۔ الضعیفة : ۱۱٦) اس میں محمد بن یعلیٰ کوفی ضعیف اور عبدالملک بن علاق مجہول ہے۔

ابن ماجہ/زبیر زئی: ۳۳۵۵۔[إسناده ضعيف جدًا] إبراهيم بن عبدالسلام ضعيف، وشيخه متروك (تقريب)، وله طريق آخر عند ابن النجار، اللآلي المصنوعة: ۲/ ۲۵۵، وإسناده مظلم جدًا، وفيه أبو الهيثم القرشي، قال ابن عدي: كذاب، ميزان: ٤/ ۵۸٤، وله طريق آخر عند الترمذي، ح: ۱۸۵٦، وقال: 'حديث منكر، عنبسة يضعف في الحديث (ح: ۱۲٤۲)، وعبدالملك بن علاق مجهول'. ترمذیؒ نے اسے انس بن مالکؓ سے اور ابن ماجہ نے جابرؓ سے روایت کیا ہے اور البانیؒ و زبیر علیؒ دونوں نے اسے ضعیف کہا ہے۔محج

۶۲.رزق کے احترام کی روایت۔

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ الْفِرْيَابِيُّ : حَدَّثَنَا وَسَّاجُ بْنُ عُقْبَةَ ابْنِ وَسَّاجٍ : حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُوَقَّرِيُّ : حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ الْبَيْتَ . فَرَأَى كِسْرَةً مُلْقَاةً . فَأَخَذَهَا فَمَسَحَهَا ثُمَّ أَكَلَهَا ، وَقَالَ : «يَا عَائِشَةُ أَكْرِمِي كَرِيماً . فَإِنَّهَا مَا نَفَرَتْ عَنْ قَوْمٍ قَطُّ ، فَعَادَتْ إِلَيْهِمْ»

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ گھر تشریف لائے تو (روٹی کا) ایک ٹکڑا (زمین پر) گرا ہوا دیکھا۔ آپ نے اسے اٹھایا، صاف کیا اور کھالیا۔ پھر فرمایا: "اے عائشہ! عزت والے (رزق) کا احترام کر۔ یہ جن لوگوں کے پاس سے چلا جاتا ہے، دوبارہ ان کے پاس نہیں آتا۔"

ابن ماجہ/زبیر زئی: ۳۳۵۳۔ [إسناده ضعيف جدًا] أخرجه ابن أبي الدنيا في الشكر، ح: ۲ من حديث الوليد بن محمد به، وتابعه القاسم بن غصن، فضيلة الشكر للخرائطي، ح: ٦۸، وخالد بن إسماعيل المخزومي (ابن عدي) الأول ضعيف، والثاني كذبه ابن عدي، وللحديث شواهد ضعيفة جدًا. زبیر علی زئیؒ نے اسے ابن ماجہ کی تعلیق میں ضعیف قرار دیا ہے۔محج

۶۳۔ٹھنڈے شیریں پانی کی روایت۔

وَعَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ ﵂ قَالَتْ: كَانَ أَحَبَّ الشَّرَابِ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَلْحُلْوُ الْبَارِدُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: وَالصَّحِيْحُ مَارُوِيَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مُرْسَلاً.

امام زہری نے عروہ کی سند سے عائشہ ﷞ سے روایت کیا، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کو ٹھنڈا شیریں مشروب زیادہ پسند تھا۔ ترمذی اور انہوں نے کہا: صحیح وہ ہے جو زہری کی سند سے نبی ﷺ سے مرسل روایت کیا گیا ہے۔

إسناده ضعيف، رواه الترمذي (١٨٩٥) ☆ الزهري مدلس و عنعن و له شاهد ضعيف عند أحمد (١/ ٣٣٨)۔
مشكواة: ٤٢٨٢ اسے البانیؒ نے حسن زبیر علیؒ نے ضعیف کہا ہے، کیونکہ اس میں زہریؒ مدلس ہیں۔معج

امام احمدؒ نے ۶/ ۳۸، ۴۰ میں امام ترمذیؒ نے جامع ترمذی ۱۸۹۶ میں اور الشمائل ۲/۱-۲۰۳ میں اس کو ذکر کیا اس کی سند صحیح ہے اس کو حاکم نے ۴/ ۱۳۷ میں صحیح کہا ہے اور ذہبی نے اس کی موافقت کی ہے اور باب میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے جس کو امام احمد نے ۱/ ۳۳۸ میں اس طرح روایت کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کون سا مشروب زیادہ لذیذ ہوتا ہے آپ نے فرمایا شیریں اور ٹھنڈا مشروب سب سے زیادہ لذیذ ہوتا ہے اس کی سند حسن ہے اور اس کی شواہد بہت سی روایات ہیں۔

اس روایت کا متن صحیح اسناد سے ثابت ہے جبھی اس بحث کا دارومدار صرف اس اثر پر نہیں ہے۔معج

۶۴.برتن ڈھکنے اور کتے کی طرح پانی پینے کی ممانعت کی روایت۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى الْحِمْصِيُّ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ عَبْدِاللهِ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عَبْدِاللهِ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: نَهَانَا رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ نَشْرَبَ عَلَى بُطُونِنَا، وَهُوَ الْكَرْعُ. وَنَهَانَا أَنْ نَغْتَرِفَ بِالْيَدِ الْوَاحِدَةِ. وَقَالَ: «لَا يَلِغْ أَحَدُكُمْ كَمَا يَلِغُ الْكَلْبُ. وَلَا يَشْرَبْ بِالْيَدِ الْوَاحِدَةِ كَمَا يَشْرَبُ الْقَوْمُ الَّذِينَ سَخِطَ اللهُ عَلَيْهِمْ. وَلَا يَشْرَبْ بِاللَّيْلِ فِي إِنَاءٍ حَتَّى يُحَرِّكَهُ. إِلَّا أَنْ يَكُونَ إِنَاءً مُخَمَّرًا. وَمَنْ شَرِبَ بِيَدِهِ، وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَى إِنَاءٍ، يُرِيدُ التَّوَاضُعَ كَتَبَ اللهُ لَهُ بِعَدَدِ أَصَابِعِهِ حَسَنَاتٍ. وَهُوَ إِنَاءُ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ، إِذَا طَرَحَ الْقَدَحَ فَقَالَ: أُفٍّ هٰذَا مَعَ الدُّنْيَا».

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں پیٹ کے بل (لیٹ کر) پانی پینے سے منع فرمایا ہے' اسی کو کرع کہتے ہیں۔ اور ہمیں ایک ہاتھ سے چلو میں پانی لینے سے منع کیا ہے اور فرمایا: ''کوئی شخص اس طرح زبان نکال کر پانی نہ پیئے' جس طرح کتا زبان سے پانی پیتا ہے' نہ اس طرح ایک ہاتھ سے پانی پیئے' جس طرح وہ لوگ پیتے ہیں جن سے اللہ ناراض ہے' اور نہ رات کو کسی برتن میں پانی پیئے جب تک اسے حرکت نہ دے لے سوائے اس کے کہ برتن ڈھکا ہوا ہو۔ اور جو شخص انکسار کی نیت سے ہاتھ سے (چلو بھر کر) پانی پیتا ہے' حالانکہ اسے برتن مل سکتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کے لیے اس کی انگلیوں کی تعداد کے مطابق نیکیاں لکھ دیتا ہے۔ یہ (ہاتھوں کی لپ) عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کا برتن تھا۔ جب انھوں نے یہ کہہ کر پیالہ پھینک دیا تھا: اف! یہ بھی دنیا کا سامان ہے۔''

ابن ماجہ: زئی: ۳۴۳۱ - [إسناده ضعيف] وضعفه البوصيري لتدليس بقية، ح: ٥٥١ ☆ وزياد مجهول (تقريب).

حافظ ابن حجر نے زیاد بن عبداللہ کو مجہول الحال کہا ہے، بوصیری و زبیر علی زئیؔ نے اسے تدلیس کے سبب بھی ضعف کا حامل گردانا ہے معج

۶۵.چسکی لیکر غٹا غٹ پانی پینے کی روایت.

عبداللہ بن مبارک نے نبی ﷺ سے یہ حدیث روایت کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَمَصَّ الْمَاءَ مَصًّا وَلَا يَعُبُّ عَبًّا فَإِنَّهُ مِنَ الْكُبَادِ.

"جب تم میں سے کوئی پانی پیئے تو اسے ٹھہر ٹھہر کر چسکی لے کر پیئے اور غٹا غٹ نہ پیئے کیونکہ اس سے جگر کی بیماری یا درد جگر ہوتا ہے۔"

اسے بیہقی وغیرہ نے بھی روایت کیا ہے یہ روایت غالباً مرسل منکر ہے۔واللہ علم معج
اسے حافظ ابن قیمؒ نے ذاد المعاد میں کتاب الطب میں نقل کیا ہے.

۶۶.نبی اکرم ﷺ کا دو سانس میں پانی پینا.

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا شَرِبَ تَنَفَّسَ مَرَّتَيْنِ.

روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ جب پیتے دو سانس لیتے۔

ترمذیؒ: یہ حدیث غریب ہے۔نہیں جانتے ہم اس کو مگر رشدین بن کریب کی روایت سے۔کہا یعنی مؤلف نے اور پوچھا میں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے رشدین بن کریب کا حال کہ وہ قوی ہیں یا محمد بن کریب کہا بہت قریب ہیں وہ دونوں مرتبہ میں اور رشدین بن کریب ارجح ہیں میرے نزدیک۔اور پوچھا میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے اسی امر کو تو کہا انہوں نے محمد بن کریب ارجح ہیں رشدین بن کریب سے، اور پسندیدہ قول میرے نزدیک ابو محمد عبداللہ بن عبدالرحمٰن کا ہے کہ رشدین بن کریب ارجح ہیں اور بڑے ہیں اور پایا ہے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کو اور دیکھا ہے اور وہ بھائی ہیں اور دونوں کے نزدیک مناکیر روایتیں ہیں۔

ترمذی (۱۸۸٦) (اسناده ضعيف) مختصر الشمائل المحمديه (۱۸۱)
حافظ ابن حجر نے اس کو ضعیف کیا ہے اس میں رشدین بن کریب ضعیف ہے۔تقریب (۱۹۴۳)

اسے البانیؒ نے ضعیف کہا ہے۔معج

۶۷.ایک سانس میں اونٹ کی مانند پانی پینے کی روایت.

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَا تَشْرَبُوْا وَاحِدًا كَشُرْبِ الْبَعِيْرِ وَلٰكِنِ اشْرَبُوْا مَثْنٰى وَثُلَاثَ وَسَمُّوْا اِذَا اَنْتُمْ شَرِبْتُمْ، وَاحْمَدُوْا اِذَا اَنْتُمْ رَفَعْتُمْ)) .

روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے: مت پیو ایک سانس میں جیسا اونٹ پیتا ہے ولیکن پیو تم دو سانسوں میں یا تین میں، اور نام لو اللہ کا جب پینے لگو، اور تعریف کرو اس کی جب کھانا اٹھاؤ۔

ترمذی: (۱۸۸۵) یہ حدیث غریب ہے۔اور یزید بن سنان جزری کی کنیت ابو فروہ ہادی ہے۔

البانیؒ: (اسناده ضعيف ـ المشكاة : ٤٢٧٨ التحقيق الثانی) اس میں یزید بن سنان الجزری راوی ضعیف ہے۔
ہیثمی کہتے ہیں اس کو جمہور نے ضعیف کہا ہے۔مجمع الزوائد (۴/۲۱۷)

زئیؒ: **إسناده ضعيف** ، رواه الترمذي (١٨٨٥ وقال : غريب) ☆ يزيد بن سنان الجزري : ضعيف و شيخه كأنه يعقوب (ضعيف) وإلا فمجهول ـ

اسے ترمذی ؒ نے سنان کے سبب غریب،البانیؒ و زئی نے بھی بسبب سنان ضعیف کہا ہے ،زئی نے اسکے شیخ کے ضعف اور اجھل کی طرف اشارہ کیا ہے معج

۶۸.سوتے ہوئے چراغ گل کرنے کی روایت.

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: جَاءَتْ فَأْرَةٌ تَجُرُّ الْفَتِيْلَةَ ، فَأَلْقَتْهَا بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْخُمْرَةِ الَّتِيْ كَانَ قَاعِدًا عَلَيْهَا ، فَأَحْرَقَتْ مِنْهَا مِثْلَ مَوْضِعِ الدِّرْهَمِ . فَقَالَ: ((إِذَا نِمْتُمْ فَأَطْفِئُوْا سُرُجَكُمْ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدُلُّ مِثْلَ هٰذِهِ عَلٰى هٰذَا فَيُحْرِقُكُمْ)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ

ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ایک چوہیا بتی کھینچتے ہوئے آئی اور اسے رسول اللہ ﷺ کے سامنے اس چٹائی پر رکھ دیا، جس پر آپ تشریف فرما تھے، اور اس نے درہم برابر چٹائی جلا دی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم سونے لگو تو اپنے چراغ گل کر دیا کرو کیونکہ شیطان اس طرح کی کسی چیز کی اس طرح کے فعل پر راہنمائی کرتا ہے تو وہ تمہیں جلا دیتا ہے۔''

سنده ضعيف ، رواه أبو داود (٥٢٤٧) ☆ سلسلة سماك عن عكرمة ضعيفة و حديث البخاري (٦٢٩٤ـ٦٢٩٦) و مسلم (٢٠١٦) يغني عنه
مشکواۃ: ۴۳۰۳

زبیر علی زئیؒ نے اسے ضعیف المشکاۃ میں ضعیف کہا ہے سماک عن عکرمہ کی سند کے سبب جبکہ کہا ہے کہ بخاری و مسلم کی صحیح حدیثیں ہمیں اس ضعیف حدیث سے غنی کردیتی ہے معج

۶۹.مشک سے پانی پینے کی روایت.

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أُنَيْسٍ قَالَ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ قَامَ إِلَى قِرْبَةٍ مُعَلَّقَةٍ فَخَنَثَهَا ثُمَّ شَرِبَ مِنْ فِيْهَا .

روایت ہے عبداللہ بن انیس سے کہا دیکھا میں نے نبی ﷺ کو کھڑے ہوئے ایک مشک کی طرف جو لٹکی ہوئی تھی، پھر جھکایا اس کو اور پی لیا اس کے منہ سے۔

ترمذی: اس باب میں ام سلیم رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ اس حدیث کی اسناد صحیح نہیں۔ اور عبداللہ عمری ضعیف ہیں از روئے حافظہ کے اور معلوم نہیں مجھ کو کہ ان کو عیسیٰ سے سماع ہے یا نہیں۔

انیاقیؒ: اس میں عبداللہ العمری ضعیف ہے تقریب (۳۴۸۹) اور عیسیٰ بن عبداللہ کو ابن حبان کے علاوہ کسی نے ثقہ نہیں کہا۔

ترمذی (۱۸۹۱) (منکر) ضعیف ابی داود (۳۷۲۱)

اسے دارالدعوہ دھلی اور البانیؒ کے ساتھ ساتھ ترمذیؒ نے بھی ضعیف کہا ہے، باقی ابن حبان حبانؒ کی توثیق انکے تفراد اور تساہل تعدیل کے سبب ناقابل قبول ہے معج

۷۰.آزاد عورتوں سے نکاح کی روایت.

حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا سَلَّامُ بْنُ سَوَّارٍ: حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ سُلَيْمٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ أَرَادَ أَنْ يَلْقَى اللهَ طَاهِراً مُطَهَّراً، فَلْيَتَزَوَّجِ الْحَرَائِرَ».

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے: ''جو شخص پاک صاف ہو کر اللہ سے ملاقات کرنا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ آزاد عورتوں سے نکاح کرے۔''

١٨٦٢ ـ [إسناده ضعيف جدًا] أخرجه ابن عدي في الكامل من حديث سلام به، ومن طريقه أورده ابن الجوزي في الموضوعات: ٢/ ٢٦١، وقال: "لا يصح" * وسلام هذا ضعيف (تقريب)، وكذا شيخه، بل قال ابن حبان: "يروي عن أنس ما ليس من حديثه ويضع عليه"، والحديث ضعفه البوصيري، والمنذري وغيرهما، وله شاهد عند البخاري في التاريخ الكبير: ٨/ ٤٠٤ بدون سند، والله أعلم

ماجہ:زئی:

بحالہ یہ روایت کثیر بن سلیم کے سبب ضعیف ہے، اسے ابن جوزیؒ نے موضوع، حافظ زبیرؒ نے سخت ضعیف قرار دیا ہے، میرا رجحان بھی اسکے الفاظ آزاد عورتوں سے نکاح کے متن اور کثیر کے سبب موضوع ہی ہے معج.

۷۱.پیغمبروں کی چار سنتیں.

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((أَرْبَعٌ مِنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِينَ: الْحَيَاءُ وَالتَّعَطُّرُ وَالسِّوَاكُ وَالنِّكَاحُ)).

روایت ہے ابوایوب رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: چار چیزیں سب پیغمبروں کی سنت ہیں شرم اور عطر لگانا اور مسواک کرنا اور نکاح کرنا۔

البانیؒ: (ضعیف) (المشکاة : ۳۸۱، الارواء: ۷۵، الرد الکتانی، ص ۱۲) ضعیف الجامع الصغیر (۷٦۰)
اس میں ابی الشمال راوی معروف نہیں مجہول ہے۔ ترمذیؒ: (۱۰۸۰)

زبیر علی زئیؒ: إسناده ضعيف ، رواه الترمذي (۱۰۸۰ وقال: حسن غريب) ☆ حجاج بن أرطاة: مدلس وعنعن وأبو الشمائل: مجهول ، وللحديث شواهد ضعيفة

اسے ترمذیؒ نے حسن غریب کہا ہے،انکی حسن غریب کا حال و مقام محدثین جانتے ہیں،البانیؒ اور زبیر علیؒ نے اسے ضعیف کہا ہے اس میں زئی نے ظاہر کیا ہے کہ اس میں دو سقم ہیں،اول حجاج کا مدلس ہوکر عن سے روایت کرنا،دویم ابو شمایل کا مجہول ہونا،اسکے شواہد بھی عموماً ضعف سے خالی نہیں ہیں.معج

۷۲.زوجہ کا بوسہ لینے کی منکر روایت.

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دِينَارٍ، حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ أَوْسٍ الْعَبْدِيُّ، عَنْ مِصْدَعٍ أَبِي يَحْيَى، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ وَيَمُصُّ لِسَانَهَا، قَالَ ابْنُ الْأَعْرَابِيِّ: هَذَا الْإِسْنَادُ لَيْسَ بِصَحِيحٍ.

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں ان کا بوسہ لیتے اور ان کی زبان چوستے تھے۔ ابن اعرابی کہتے ہیں: یہ سند صحیح نہیں ہے۔

تخریج دارالدعوہ: تفرد به أبو داود، (تحفة الأشراف: ۱۷٦٦۳)، وقد أخرجه: مسند احمد (٦/۱۲۳، ۲۳٤) (ضعیف) (اس کے راوی مصدع لین الحدیث ہیں)

ابوداؤد نے ۲۳۸٦ میں کتاب الصوم باب الصائم يبلع الريق کے تحت اور احمد نے ٦/۱۲۳، ۲۳٤ میں اس کو نقل کیا ہے، اس کی سند محمد بن دینار ازدی سئی الحفظ ہے اور ان کے استاد محمد بن اوس عبدی بھی غلط بیانی میں معروف ومشہور تھا۔ اسے مجلس دارالدعوہ: دهلی نے ضعیف قرار دیا ہے میں کہتا ہوں کہ اسکا متن بھی منکر ہے معج یہاں رواۃ نے ادرج کیا ہے معج

۷۳۔ متفرق احکامات سے متعلق ایک روایتِ لین۔

براء بن عازب سے مرفوعاً روایت ہے کہ:
نبی ﷺ نے فرمایا کہ اس امت کے دس قسم کے لوگ اللہ عزوجل کے منکر ہیں قاتل،
جادوگر، دیوث، بیوی کی سرین میں جماع کرنے والا، زکوۃ نہ دینے والا اور جو شخص وسعت رکھتے ہوئے
فریضہ حج ادا کئے بغیر مر گیا شراب خور فتنہ برپا کرنے والا، اسلام کے خلاف برسرپیکار لوگوں کو ہتھیار بیچنے
والا اور جو شخص ذوی المحارم سے نکاح کرے۔

سیوطی نے الجامع الصغیر میں اس کو بیان کیا ہے اور اس کو ابن عساکر کی طرف منسوب کیا ہے اور اس کے ضعف کی
طرف اشارہ کیا ہے۔ ابنِ قیمؒ نے اسے ذادالمعاد :طبِ نبوی کے باب میں رقم کیا ہے۔معج
اس روایت میں اگر چہ ضعف کی طرف اشارہ ہے مگر اسکا متن فرداً فرداً صحیح
احادیث سے ثابت ہے ،راوی نے ان ٹکڑوں کو جمع کردیا جس سے نکر پیدا ہوگیا
ہے۔

۷۴۔سرین میں جماع کرنے کی روایت۔

ابونعیم اصبہانی نے خزیمہ بن ثابت کی حدیث کو مرفوعاً روایت کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اظہار حق میں نہیں
شرماتا تم اپنی بیویوں کی سرین میں جماع نہ کرو۔

حلیۃ الاولیاء ۸/۳۷۶ اس کی سند ضعیف ہے۔ مختار ندویؒ نے اسے طبِ نبوی میں
ضعیف کہا ہے اسکا متن صحیح روایت سے ثابت ہے ،جبھی اسے رد نہیں کیا
جاسکتا ہے ،غالباً اللہ اظہارِ حق سے نہیں شرماتا ہے کہ :الفاظ نے بھی
اسے منکر بنادیا ہے۔معج واللہ علم۔

۷۵۔نبی اکرمؐ پر بہتان طرازی کی ایک روایت۔

حافظ ابن قیمؒ محمد بن یحیی بن حبان کی روایت پر تبصرہ فرماتے ہیں کہ:

اور بعضوں نے جن کو رسول اللہ ﷺ کے مرتبت و منزلت کا صحیح طور پر علم نہیں آپ پر افتراء پردازی کی کہ آپ کو زینب بنت جحش سے عشق ہو گیا تھا اور آپ نے ان کو دیکھ کر فرمایا سبحان اللہ مقلب القلوب' اے دلوں کے پھیرنے والے خدا تو پاک ہے اور زینب کو دل دے بیٹھے اور زید بن حارثہ سے فرمایا کہ زینب کو روکے رکھو یہاں تک کہ اللہ تعالی نے آپ پر یہ آیات نازل فرمائیں۔

((وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِیْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاَنْعَمْتَ عَلَیْهِ اَمْسِكْ عَلَیْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ وَ تُخْفِیْ فِیْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِیْهِ وَتَخْشَى النَّاسَ وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰىهُ.)) [احزاب: ۳۷]

''اور جب تو اس شخص سے جس پر اللہ نے اور تم نے انعام کیا ہے کہہ رہا تھا کہ تو اپنی بیوی کو روک رکھ اور خدا سے ڈر اور تو اپنے دل میں اس بات کو چھپا رہا تھا جس کو (آخرکار) اللہ ظاہر کرنے والا تھا اور تو (اس کے اظہار میں) لوگوں سے ڈرتا تھا حالانکہ اللہ تعالی زیادہ حقدار ہے کہ تم اس سے ڈرو''۔

یہ بالکل بے بنیاد بات ہے' اس کو ابن سعد نے طبقات ۸/۱۰۱'۱۰۲ میں بیان کیا اور حاکم نے ۴/۲۳ میں محمد بن عمر واقدی کے طریق سے بیان کیا ہے' جو متروک ہے۔ اور بعض لوگوں نے اس پر وضع حدیث کا الزام لگایا ہے۔ انہوں نے عبداللہ بن عامر اسلمی سے روایت کیا ہے۔ جو ضعیف راوی ہے' اور عبداللہ نے محمد بن یحیٰی بن حبان سے روایت کی ہے' لیکن یہ ثقہ ہونے کے باوجود تابعی ہیں۔ اور اس کی روایت مرسل ہے۔ اس حدیث کے باطل ہونے پر بہت سے ناقدین حدیث نے متنبہ کیا ہے۔ اور فرمایا کہ اس حدیث کے نقل کرنے والوں اور اس سے استدلال کرنے والوں نے فہم آیت میں مقام نبوت کو کما حقہ نہیں پہچانا' اور ان کی عقل عصمت نبی کی حقیقت کا پہنچنے میں بڑی حد تک قاصر رہی اور نبی اکرم صلعم نے جو راز رکھا اور آپ تک اسے محدود کیا' جس کو اللہ تعالی نے ظاہر کر دیا وہ آپ کے متعلق خبر تھی کہ زینب عنقریب آپ کی زوجہ ہو گی۔ اور اس کو چھپانے کا اصلی سبب لوگوں کی چہ میگوئیوں کا اندیشہ تھا کہ آپ نے اپنے بیٹے کی بیوی سے شادی کر لی' اور یہاں اللہ کو جاہلیت کی مروجہ رسم باطل کی تردید کرنی مقصود تھی' کہ متبنیٰ بنانے کی رسم کا پوری طرح ابطال ہو جائے کہ آپ نے اپنے (لے پالک) بیٹے کی بیوی سے شادی کر لی ہے۔ اور یہ عمل لوگوں کے سردار اور ان کے امام کے ذریعہ عمل میں آیا تا کہ وہ اس کو قبول کرنے میں ذرا بھی تامل نہ کریں' دیکھیے ابن عربی کی کتاب احکام القرآن ۳/۱۵۳۰'۱۵۳۲' فتح الباری ۸/۴۰۳' تفسیر ابن کثیر ۳/۴۹۰'۴۹۲ اور روح المعانی ۲۲/۲۴'۲۵ مختار احمد ندوی۔

۷۶.عشق کے متعلق ایک روایت.

امام ابن قیمؒ فرماتے ہیں کہ:

اور رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کی گئی اور موضوع حدیث سے کبھی دھوکا نہ کھائے' جس کو سوید بن سعیدؒ نے عن علی بن مسہر عن ابی یحییٰ القتات عن مجاھد عن ابن عباس عن النبی ﷺ کی سند کے ساتھ روایت کیا ہے' اور اسی روایت کو علی بن مسہر نے بھی ہشام بن عروہ عن ابیہ عن عائشہ عن النبی ﷺ کے طریق سے روایت کیا ہے اور اس روایت کو زبیر بن بکار نے عن عبدالملك بن عبدالعزیز بن ماجشون عن عبدالعزیز ابن ابی حازم عن ابی بخیح عن مجاھد عن ابن عباس عن النبی ﷺ کی اسناد کے ساتھ بایں الفاظ روایت کیا ہے-

((اِنَّهٗ قَالَ مَنْ عَشِقَ فَعَفَّ فَمَاتَ فَهُوَ شَهِيْدٌ.))

''آپؐ نے فرمایا کہ جس نے عشق کیا اور عفت و پاکدامنی اختیار کی پھر اس کی موت ہوگئی تو وہ شہید مرا''-

ایک دوسری روایت بایں الفاظ مذکور ہے:

((مَنْ عَشِقَ وَ كَتَمَ وَعَفَّ وَصَبَرَ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ وَاَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ.))

''جس نے عشق کیا اور اسے پوشیدہ رکھا' باعفت رہا اور صبر کیا تو خدا اسے بخش دے گا' اور اس کو جنت میں داخل کرے گا''۔

یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح طور پر ثابت نہیں اور نہ یہ کلام رسول ہی ہوسکتا ہے' اس لئے کہ شہادت اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک بلند مقام ہے جو صدیقیت کے مقام کے برابر ہے' اس کے لئے خاص قسم کے اعمال واحوال کی ضرورت ہوتی ہے' جو درجہ شہادت کے حصول کے لئے شرط ہیں-

ذاد المعاد :طب نبویؑ.

خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ ۵/۱۵٦'٦۲٦۲'٦/۵۰'۵۱ اور ۱۳/۱۸۴ میں اور ابن عساکر وغیرہ نے اس حدیث کو مختلف طرق سے بیان کیا ہے۔ سوید بن سعید حدثنی علی بن مسہر عن ابی یحییٰ القتات عن مجاہد عن ابن عباسؓ یہ سند حدیث ہے' اس کی سند ضعیف ہے۔ اس میں سوید اور ابو یحییٰ دونوں ضعیف ہیں۔ ائمہ حدیث حققین اس حدیث کے ضعیف ہونے پر متفق ہیں۔ اور اس میں سعید پر سب سے زیادہ جرح کی ہے۔ مولف نے اس پر تفصیلی بحث کی ہے' خرائطی کے نزدیک اس کے دیگر طرق بھی ہے۔''اعتدال القلوب'' میں' مولفؒ نے ''روضۃ المحبین ''صفحہ نمبر ۱۸۲ میں تحریر کیا ہے کہ یہ یعقوب بن عیسیٰ کی روایت ہے۔ جو ضعیف راوی ہے اسکو دلیل میں نہیں لایا جاسکتا'' ناقدین حدیث نے اس کو ضعیف کہا ہے اور اس کو کذاب قرار دیا ہے- مختار احمد ندویؒ

یہ اور اسکی مثل روایتیں سند سے ہٹ کر متناً منکر و موضوعات کے قبیل سے تعلق رکھتی ہیں اور واضح طور پر شرعی نصوص،احکامات،اور تدبر فی الدین کے مخالف ،فحاشی و عریانی کا دروازہ کےکھولنے والی ہیں،یہ کسی باطنی متصوفی کا شاہکارِ طبع زاد ہے۔معج

۷۷۔برھنہ ہونے کی ایک روایت۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((إِيَّاكُمْ وَالتَّعَرِّيْ، فَإِنَّ مَعَكُمْ مَنْ لَا يُفَارِقُكُمْ إِلَّا عِنْدَ الْغَائِطِ وَحِيْنَ يُفْضِي الرَّجُلُ إِلٰى أَهْلِهِ، فَاسْتَحْيُوْهُمْ وَأَكْرِمُوْهُمْ))

روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بچو تم برہنہ ہونے سے اس لیے کہ تمہارے ساتھ وہ لوگ ہیں کہ نہیں جدا ہوتے ہیں تم سے مگر پاخانے کے وقت، اور جب جماع کرتا ہے مرد اپنی عورت سے سو تم حیا کرو ان سے اور تعظیم کرو ان کی۔

ترمذیؒ: یہ حدیث غریب ہے۔نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔اور ابومحیاہ کا نام یحییٰ بن یعلیٰ ہے۔

البانیؒ: ترمذی: (۲۸۰۰) (اسناده ضعيف) الارواء (٦٤) تخريج المشكاة (٣١١٥۔ التحقيق الثانی) اس کو امام ترمذی نے غریب (ضعیف) کہا ہے

زبیر علی زئیؒ: **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٨٠٠ وقال: غريب) ☆ ليث بن ابي سليم: ضعيف۔

اسے البانیؒ اور زبیؒ نے ضعیف کہا ہے،اور ترمذیؒ نے غریب اور ترمذی کی مراد اکثر غریب سے ضعیف ہوتی ہے۔ واللہ علم۔معج۔

۷۸۔حمام میں نہانے کی ایک روایت۔

عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى الرِّجَالَ وَالنِّسَاءَ عَنِ الْحَمَّامَاتِ، ثُمَّ رَخَّصَ لِلرِّجَالِ فِي الْمَيَازِرِ.

روایت ہے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ نے پہلے منع فرمایا مردوں اور عورتوں کو حمام میں جانے سے پھر رخصت دی مردوں کو کہ تہ بند باندھ کر جائیں۔

ترمذیؒ: اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر حماد بن سلمہ کی روایت سے۔اور اسناد اس کی کچھ مضبوط نہیں۔

ترمذی: (۲۸۰۲) غاية المرام (١٩١) نقد التاج (٦٠) التعليق الرغيب (٨٩/١) اس میں ابی عذرہ مجہول راوی ہے

[اسناده ضعيف] اسے البانیؒ نے ضعیف جامع الترمذی میں ضعیف کہا ہے۔معج۔

۷۹۔سرمہ کے متعلق ایک اثر۔

حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ ثَابِتٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ النُّعْمَانِ بْنِ مَعْبَدِ بْنِ هَوْذَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ"أَمَرَ بِالْإِثْمِدِ الْمُرَوَّحِ عِنْدَ النَّوْمِ". وَقَالَ: "لِيَتَّقِهِ الصَّائِمُ"، قَالَ أَبُو دَاوُد: قَالَ لِي يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ: هُوَ حَدِيثٌ مُنْكَرٌ يَعْنِي حَدِيثَ الْكُحْلِ.

معبد بن ہوذہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشک ملا ہوا سرمہ سوتے وقت لگانے کا حکم دیا اور فرمایا: "روزہ دار اس سے پرہیز کرے"۔ ابوداؤد کہتے ہیں: مجھ سے یحییٰ بن معین نے کہا کہ یہ یعنی سرمہ والی حدیث منکر ہے۔

تخريج دارالدعوه: تفرد به أبوداود، (تحفة الأشراف: ١١٤٦٠)، وقد أخرجه: مسند احمد (٣/٤٧٦، ٤٩٩، ٥٠٠)، سنن الدارمی/الصوم ٢٨ (١٧٧٤) (ضعيف) (اس کے راوی نعمان بن معبد مجہول ہیں) **ابوداؤد نے ۲۳۷۷ میں کتاب الصوم کے باب فی الکحل عند النوم للصائم کے ذیل میں اس کو نقل کیا ہے۔**

اسے مجلس، دارالدعوۃ :ذھلی نے ضعیف قرار دیا ہے:یہی مختار احمد ندویؒ کی تحقیق ہے۔معج

۸۰۔روزانہ کنگھی کی ممانعت کی روایت۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ التَّرَجُّلِ اِلَّا غِبًّا.

روایت ہے عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے کہا منع کیا رسول اللہ ﷺ نے روز کنگھی کرنے سے مگر ایک دن بیچ کر کے۔

ترمذی: روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے ہشام سے مانند اس کے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اس باب میں انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

ترمذی: (١٧٥٦) احاديث الصحيحة : (٥٠١) بعض محققین کہتے ہیں اس میں ہشام بن حسان مدلس ہے اور سماع کی صراحت نہیں۔

یہ روایت البانیؒ کے نزدیک صحیح ہے مگر درحقیقت اس میں ہشام بن حسان کی تدلیس کے سبب ضعف ہے۔معج

۸۱۔اثمد سرمہ کو تین تین سلائی لگانے کی روایت۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((اكْتَحِلُوْا بِالْإِثْمِدِ، فَإِنَّهُ يَجْلُوا الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ)) وَزَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَتْ لَهُ مُكْحُلَةٌ يَكْتَحِلُ بِهَا كُلَّ لَيْلَةٍ، ثَلَاثَةً فِيْ هٰذِهِ وَثَلَاثَةً فِيْ هٰذِهِ .

روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: سرمہ لگاؤ اثمد اس لیے کہ وہ صاف کرتا ہے بینائی کو اور اگاتا ہے پلکوں کو، اور کہا انہوں نے کہ نبی ﷺ کی ایک سرمہ دانی تھی کہ اس سے سرمہ لگاتے تھے آپ ﷺ ہر رات میں تین تین سلائی اس آنکھ میں اور تین سلائی اس آنکھ میں۔

ابن ماجہ نے ۳۴۹۹ میں، ترمذی نے ۱۷۵۷ میں، احمد نے ۱/۳۵۴ میں اور ترمذی نے "شمائل" ۱/۱۲۵، ۱۲۶ میں اس کی تخریج کی ہے، اس کی اسناد عباد بن منصور کی ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے۔ مزید برآں اس کی یادداشت کے خراب ہونے اور اس کے تدلیس و تغیر کی بنیاد پر وہ ضعیف ہے۔

اسے البانیؒ نے صحیح اور زبیر علیؒ نے عباد کہ سہ جہت ضعف کے سبب ضعیف کہا ہے یہی مختار ندویؒ کی تحقیق ہے۔معج۔

۸۲۔ طعام کی برکت کے متعلق ایک روایت۔۔

عَنْ سَلْمَانَ قَالَ : قَرَأْتُ فِي التَّوْرَاةِ أَنَّ بَرَكَةَ الطَّعَامِ الْوُضُوْءُ بَعْدَهُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَرَأْتُ فِي التَّوْرَاةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((بَرَكَةُ الطَّعَامِ الْوُضُوْءُ قَبْلَهُ وَالْوُضُوْءُ بَعْدَهُ)).

روایت ہے سلمان سے کہا پڑھا میں نے توراۃ میں کہ برکت طعام کی ہے وضو بعد اس کے اور ذکر کیا میں نے نبی ﷺ سے اور خبر دی میں نے آپ ﷺ کو جو پڑھا تھا میں نے توراۃ میں، سو فرمایا آپ ﷺ نے برکت کھانے کی ہے وضو قبل اس کے اور بعد اس کے۔

اس باب میں انس اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ اس حدیث کو ہم نہیں جانتے مگر قیس بن ربیع کی روایت سے اور قیس ضعیف ہیں حدیث میں۔ اور ابو ہاشم رومانی کا نام یحییٰ بن دینار ہے۔

ترمذی:(١٨٤٦) (ضعيف ـ الضعيفة : ١٦٨ ـ مختصر الشمائل : ١٥٩) اس میں قیس بن ربیع راوی ضعیف ہے

اس روایت کو امام ترمذیؒ اور البانیؒ نے قیس کے ضعف کے سبب ضعیف کہا ہے۔

۸۳.کچی کھجور کو چھواروں کے ساتھ کھانے کی روایت۔

حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ، بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ الْمَدَنِيُّ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ :

((قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ كُلُوا الْبَلَحَ بِالتَّمْرِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ إِذَا نَظَرَ إِلَى ابْنِ آدَمَ يَأْكُلُ الْبَلَحَ بِالتَّمْرِ يَقُولُ بَقِيَ ابْنُ آدَمَ حَتّٰى أَكَلَ الْحَدِيثَ بِالْعَتِيقِ.))

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کچی کھجور کو چھوہارے کے ساتھ کھاؤ اس لئے کہ شیطان جب ابن آدم کو کچی کھجور چھوہارے کے ساتھ کھاتے ہوئے دیکھتا ہے تو کہتا ہے کہ ابن آدم رہ گیا حتی کہ نئی چیز کو پرانی کے ساتھ ملا کر کھا رہا ہے''

ابنِ ماجه زبیرؒ: ۳۳۳۰۔ [إسناده ضعيف] وقال البوصيري : "هٰذا إسناد فيه أبو زكير يحيى بن محمد بن قيس، وهو ضعيف".
ابن ماجہ نے ۳۳۳۰ میں کتاب الاطعمہ کے باب اکل البلح بالتمر کے تحت اس کو نقل کیا ہے۔اس کی سند میں یحییٰ بن محمد بن قیس محاربی ضریر ضعیف ہے۔ اور محدثین نے اس حدیث کو منکرات میں شمار کیا ہے۔
حافظ زبیر علی زئیؒ نے اسے ضعیف کہا ہے۔معج

۸۴.نبی اکرمؐ کا آخری کھانا۔

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا. ح حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ، عَنْ بَحِيرٍ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي زِيَادٍ خِيَارِ بْنِ سَلَمَةَ، أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنِ الْبَصَلِ ؟ فَقَالَتْ: إِنَّ آخِرَ طَعَامٍ أَكَلَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامٌ فِيهِ بَصَلٌ.

ابو زیاد خیار بن سلمہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے پیاز کے متعلق پوچھا کیا تو آپ نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو آخری کھانا تناول کیا اس میں پیاز تھی۔

تخريج دارالدعوه: تفرد به أبوداود، (تحفة الأشراف: ١٦٠٦٨)، وقد أخرجه: مسند احمد (٦/٨٩) (ضعيف) (اس کے راوی خیار بن سلمہ لین الحدیث ہیں) ابوداؤد نے ۳۸۲۹ میں کتاب الاطعمہ کے باب فی اکل الثوم کے تحت اور امام احمد بن حنبلؒ نے ۸۹۸ میں اس حدیث کو بیان کیا ہے۔
اس کی سند میں ابوزیاد خیار بن سلمہ ایک راوی ہے جس کو ابن حبان کے علاوہ کسی نے بھی ثقہ نہیں قرار دیا۔اس حدیث کے بقیہ راوی ثقہ اور قابل اعتماد ہیں۔
اس روایت کو مختار احمد ندویؒ اور دارالدعوہ دھلی نے ضعیف قرار دیا ہے۔معج

۸۵۔نبی اکرمؐ کا شیشہ کے پیالہ میں پانی پینا۔

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ: حَدَّثَنَا مِنْدَلُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ قَدَحُ قَوَارِيرَ يَشْرَبُ فِيهِ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس شیشے کا ایک پیالہ تھا۔ آپ اس میں (پانی وغیرہ) پیا کرتے تھے۔

ابنِ ماجہ:زئیؒ:۳۴۳۵۔[إسناده ضعيف] أخرجه ابن سعد: ۱/ ٤٨٥ من حديث مندل به، وضعفه البوصيري من أجل ضعف مندل، وتدليس ابن إسحاق، تقدم، ح: ١٢٤٧، تقدم، ح: ١٢٠٩. اسے حافظ زبیر علیؒ نے مندل بن علی کے ضعف اور ابن اسحاق کی تدلیس کے سبب ضعیف قرار دیا ہے۔معج

۸۶۔ انجیر کے جنت سے اترنے کے متعلق روایت۔

حافظ ابن قیم الجوزیۃ :زاد المعاد میں روایت ذیل بیان کرکے اس پر شبہ ظاہر کرتے ہیں:

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں ایک تھالی انجیر بطور ہدیہ پیش کی گئی آپ نے اہل مجلس سے فرمایا کہ کھاؤ اور خود آپ نے کھایا اور فرمایا اگر یہ کہوں کہ جنت سے کوئی پھل اترا ہے تو یہی وہ پھل ہوسکتا ہے کیونکہ جنت کے پھلوں میں گٹھلی نہ ہوگی اسے کھاؤ کیونکہ یہ بواسیر کو ختم کرتی ہے نقرس کے لئے نفع بخش ہے اس حدیث کی صحت میں شبہ ہے۔

۸۷۔نبی اکرمؐ کے پسندیدہ کھانے کے متعلق روایت۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ السَّمْتِيُّ، حَدَّثَنَا الْمُبَارَكُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ، عَنْعِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: "كَانَ أَحَبَّ الطَّعَامِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الثَّرِيدُ مِنَ الْخُبْزِ، وَالثَّرِيدُ مِنَ الْحَيْسِ"، قَالَ أَبُو دَاوُد: وَهُوَ ضَعِيفٌ.

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے زیادہ پسندیدہ کھانا روٹی کا ثرید اور حیس کا ثرید تھا (جسے پنیر اور گھی سے تیار کیا جاتا تھا) ۔ ابوداؤد کہتے ہیں: یہ حدیث ضعیف ہے۔

تخریج دارالدعوہ: تفرد بہ أبو داود، (تحفة الأشراف: ٦٢٨٢) (ضعیف) (اس کی سند میں ایک راوی رجل من اہل البصرۃ مبہم ہے)
ابوداوَ نے ۳۷۸۳ میں اس کو بیان کیا ہے۔اس کی سند میں ضعیف اور مجہول راوی ہے۔ابوداوٗد نے بیان کیا کہ یہ حدیث ضعیف ہے۔ مجلس دارالدعوہ :دھلی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے معج

۸۸۔سانڈے کی کھال کے برتن میں کھانے کی روایت۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رِزْمَةَ، أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَدِدْتُ أَنَّ عِنْدِي خُبْزَةً بَيْضَاءَ مِنْ بُرَّةٍ سَمْرَاءَ مُلَبَّقَةً بِسَمْنٍ وَلَبَنٍ، فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ، فَاتَّخَذَهُ فَجَاءَ بِهِ، فَقَالَ: فِي أَيِّ شَيْءٍ كَانَ هَذَا ؟ قَالَ: فِي عُكَّةِ ضَبٍّ، قَالَ: ارْفَعْهُ"، قَالَ أَبُو دَاوُد: هَذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ، قَالَ أَبُو دَاوُد: وَأَيُّوبُ لَيْسَ هُوَ السَّخْتِيَانِيُّ.

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مجھے گندمی رنگ کے گیہوں کی سفید روٹی جو گھی اور دودھ میں چپڑی ہوئی ہو بہت محبوب ہے" تو قوم میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور اسے بنا کر آپ کی خدمت میں لایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: "یہ کس برتن میں تھا؟" اس نے کہا: سانڈا (سوسمار) کی کھال کے بنے ہوئے ایک برتن میں تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "پھر تو اسے اٹھا لے جاؤ"۔ ابوداؤد کہتے ہیں: یہ حدیث منکر ہے۔ ابوداؤد کہتے ہیں: اور اس حدیث میں وارد ایوب، ایوب سختیانی نہیں ہیں۔

تخریج دارالدعوہ: سنن ابن ماجہ/الأطعمة ٤٧ (٣٣٤١)، (تحفة الأشراف: ٧٥٥١) (ضعیف) (اس کے راوی ایوب بن خوط متروک الحدیث ہیں)
ابوداؤد نے ۳۸۱۸ میں کتاب الاطعمة کے باب الجمع بين لونين من الطعام کے تحت اور ابن ماجہ نے ۳۳۴۱ میں کتاب الاطعمة کے باب الخبز الملبق بالسمن کے ذیل میں اسکو نقل کیا ہے۔اس کی سند میں ایوب بن خوط متروک ہے۔جیسا کہ تقریب میں مذکور ہے۔ابوداؤد نے کہا کہ یہ حدیث منکر ہے۔
اسے مختار احمد ندویؒ،حافظ زبیر علی زئیؒ اور مجلس دارالدعوہ:دھلی نے ایوب کے سبب ضعیف کہا ہے معج

۸۹. روٹی کے اکرام کے متعلق روایت۔

بیہقی نے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کو مرفوعاً بیان کیا ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَكْرِمُوْا الْخُبْزَ وَمِنْ كَرَامَتِهٖ اَنْ لَا يُنْتَظَرَ بِهٖ الإِدَامُ.))

''روٹی کا اعزاز کرو، اس کا اکرام یہ ہے کہ اس کے ساتھ شوربے کا انتظار نہ کیا جائے''۔

یہ حدیث موقوف ہونے کے زیادہ مشابہ ہے اس کا مرفوع ہونا ثابت نہیں ہے، اور نہ اس کے ماقبل کے مرفوع ہونے کی بات صحیح ہے۔

حدیث صحیح نہیں ہے۔ دیکھئے علامہ سخاویؒ کی کتاب "المقاصد الحسنۃ' الفوائد المجموعۃ" صفحہ ۱۶۱، صفحہ ۱۶۲ میں تذکرۃ الموضوعات صفحہ ۱۴۴ امام ابن قیمؒ نے اسے زادالمعاد: طب نبوی: میں موقوفاً قولِ عائشۃؓ ہونے کا شک ظاہر کیا ہے اور اسکے مرفوع ہونے کو محل نظر گردانا ہے، جبکہ مختار احمد ندویؒ نے اسے غیر صحیح قرار دیا ہے، معج

۹۰۔ گوشت کو چھری سے کاٹنے کی ممانعت کی روایت۔

عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ لَا تَقْطَعُوا اللَّحْمَ بِالسِّكِّينِ فَإِنَّ ذَالِكَ مِنْ فِعْلِ الْأَعَاجِمِ۔

''ہشام بن عروہ نے اپنے باپ عروہ سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کیا کہ آپ نے فرمایا کہ گوشت کو چھری سے کاٹ کر نہ کھاؤ اس لئے کہ یہ عجمیوں کا طریقہ ہے۔''

ابومعشر ضعیف راوی ہے۔ یہ درج ذیل صحیح روایت کی منکر روایت ہے۔معج
امام ابن قیم ؒ نے اسے زاد المعاد میں اخرج کرکے اسکا ضعف واضح کیا ہے۔معج

تو امام احمد رحمہ اللہ نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح نہیں ہے اور نہ یہ محدثین کے نزدیک معروف ہے نیز یہ حدیث حضرت عمرو بن امیہ اور حدیث مغیرہ کے بھی خلاف ہے حدیث عمرو بن امیہ یوں مروی ہے:

((كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَحْتَزُّ مِنْ لَحْمِ الشَّاةِ.))

''کہ نبی ﷺ بکری کا گوشت چھری سے کاٹتے تھے۔''

امام بخاریؒ نے صحیح بخاری ۹/۴۷۶ میں کتاب الاطعمۃ کے باب قطع اللحم بالسکین کے تحت اور امام مسلم نے ۳۵۵ (۹۳) میں بایں طور پر روایت کیا ہے۔ انہوں نے نبی علیہ السلام کو دیکھا کہ آپ بکری کے شانہ کو اپنے ہاتھ میں لے کر کاٹ رہے ہیں۔ پھر نماز کے لئے جب بلایا گیا تو آپ چھری اور گوشت کا ٹکڑا رکھ کر نماز کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے اور نماز ادا کی وضو بھی نہیں کیا۔

۹۱۔سرکہ کے متعلق ایک روایت۔

حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَاذَانَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ قَالَ: حَدَّثَتْنِي أُمُّ سَعْدٍ قَالَتْ: دَخَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى عَائِشَةَ، وَأَنَا عِنْدَهَا. فَقَالَ: «هَلْ مِنْ غَدَاءٍ؟» قَالَتْ: عِنْدَنَا خُبْزٌ وَتَمْرٌ وَخَلٌّ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «نِعْمَ الْإِدَامُ الْخَلُّ. اَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِي الْخَلِّ. فَإِنَّهُ كَانَ إِدَامَ الْأَنْبِيَاءِ قَبْلِي وَلَمْ يَفْقُرْ بَيْتٌ فِيهِ خَلٌّ».

حضرت ام سعد (جمیلہ بنت سعد بن ربیع انصاریہ) ؓ سے روایت ہے' انھوں نے فرمایا:
رسول اللہ ﷺ ام المومنین عائشہ ؓ کے ہاں تشریف لائے جبکہ میں بھی ان کے پاس تھی۔ آپ نے فرمایا:'' کوئی کھانا ہے؟'' ام المومنین نے فرمایا: ہمارے پاس روٹی' کھجوریں اور سرکہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سرکہ اچھا سالن ہے۔ اے اللہ! سرکے میں برکت عطا فرما۔ یہ مجھ سے پہلے انبیاء کا سالن تھا۔ جس گھر میں سرکہ ہو وہ غریب نہیں۔''

۳۳۱۸۔ [إسناده ضعيف جدًا موضوع] * عنبسة تقدم حاله، ح: ١٢٤٢، ومحمد بن زاذان متروك (تقريب)، وأصله في صحيح مسلم، ح: ٢٠٥٢ وليس فيه: "اللهم بارك في الخل فإنه كان إدام الأنبياء قبلي". ابن ماجہ:زئی

حافظ زبیر علی زئی ؒ نے اسے ضعیف بلکہ موضوع تک کہا ہے،کیونکہ محمد بن ذاذان متروک الحدیث ہے۔
سرکہ سے متعلق ایک صحیح روایت مسلم میں موجود ہے جو اس سے ہمیں غنی کردیتی ہے۔معج

حضرت ام سعد ؓ حضرت سعد بن ربیع انصاری ؓ کی بیٹی تھیں۔ وہ جنگ احد میں شہید ہوگئے' یہ ان کی شہادت سے ایک ماہ بعد پیدا ہوئیں۔ حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے ان کی پرورش کی۔ ان کی والدہ کا نام خلادہ بنت انس بن سنان تھا جو قبیلہ بنو ساعدہ سے تعلق رکھتی تھیں۔

۹۲،۹۳۔ دانتوں میں خلال کرنے کی دو روایتیں ۔

۱۔ ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

يَا حَبَّذَا الْمُتَخَلِّلُوْنَ مِنَ الطَّعَامِ اِنَّهُ لَيْسَ شَيْءٌ اَشَدَّ عَلَى الْمَلَكِ مِنْ بَقِيَّةٍ تَبْقٰى فِيْ الْفَمِ مِنَ الطَّعَامِ.

"کھانے کے بعد خلال کرنے والوں کو مبارکباد ی ہو' کیونکہ کھانے کے پھنسے ہوئے حصہ کی بدبو سے بڑھ کر کوئی دوسری چیز فرشتوں پر گراں نہیں ہے"

امام احمدؒ نے ۵/۴۱۶ میں اس کو نقل کیا ہے۔ اس کی سند میں بھی ابوسورہ انصاری برادر ابوایوب انصاری ضعیف ہے۔ دیکھئے ملاعلی احمد قاریؒ کی کتاب "المصنوع" صفحہ ۴۱۔

امام ابن قیمؒ نے زادالمعاد فی الطب نبویؒ میں فرمایا ہے کہ:

اس حدیث میں واصل بن سائب ایک راوی ہے جس کو امام بخاری رحمۃ اللہ اور علامہ رازی رحمۃ اللہ نے منکرالحدیث کہا ہے اور نسائی اور ازدی نے متروک الحدیث قرار دیا ہے۔

۲۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اس کو عطاء نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے:

انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھال اور اس سے خلال کرنے سے منع فرمایا ہے اور فرمایا کہ: ان سے جذام کی رگوں کو غذا ملتی ہے۔

امام ابن قیمؒ نے زادالمعاد فی الطب نبویؒ میں فرمایا ہے کہ:

عبداللہ بن احمد رحمۃ اللہ نے بیان کیا کہ جب میں نے اپنے والد سے اس شیخ کے متعلق دریافت کیا' جن سے صالح وحاظی' جن کو محمد بن عبدالملک بھی کہا جاتا ہے حدیث بیان کی تو میرے والد نے جواب دیا کہ میں نے محمد بن عبدالملک انصاری کو دیکھا ہے وہ ایک اندھا شخص تھا جو حدیث گھڑتا تھا' اور جھوٹی روایت بیان کرتا تھا۔

۹۴۔نبی اکرمؐ کا بکثرت تیل لگانے کی روایت۔

حدثنا يوسف بن عيسى أنا : وكيع : أنا الربيع بن صبيح عن يزيد بن أبان الرقاشي عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال: **كان رسول الله ﷺ يكثر دهن رأسه و تسريح لحيته و يكثر القناع حتى كأن ثوبه ثوب زيات .**

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سر میں کثرت سے تیل لگاتے، اپنی داڑھی میں کنگھی کرتے اور سر پر اکثر کپڑا رکھتے حتیٰ کہ وہ کپڑا اس طرح ہوجاتا جس طرح تیل فروش کے کپڑے ہوتے ہیں۔

شمایل الترمذی:۳۳۔شرح السنہ للبغوی:۳۱۶۴۔ شعب الایمان للبیھقی:۶۰۴۵،۶۰۴۴۔
اس کی سند ربیع بن صبیح اور یزید رقاشی دو راوی ضعیف ہیں۔
امام ذہبیؒ،ابنِ حجرؒ ،ہثیمیؒ نے انھیں ضعیف کہا ہے۔
حافظ زبیر علی زئیؒ نے تحقیق الشمایل ترمذی میں اس اثر کو جھت یزیدِ کے سبب ضعیف کہا ہے۔معج

۹۵۔انار کا جنت کے دانہ سے ہونے کی بابت روایت۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے موقوفاً و مرفوعاً روایت ہے:

مَامِنْ رُمَّانٍ مِنْ رُمَّانِكُمْ هَذَا اِلَّا وَهُوَ مُلَقَّحٌ بِحَبَةٍ مِنْ رُمَّانِ الْجَنَّةِ.

''تمہارا یہ انار جہاں کہیں بھی ہے یہ جنت کے دانہ سے قلم لگا یا ہوا ہے''

اس کی سند میں محمد بن ولید بن ابان قلانسی راوی کذاب ہے۔حدیثیں گھڑ کر بیان کرتا تھا' اور ذہبی نے''میزان'' ۴/۵۹ میں اس حدیث کو اباطیل میں شمار کیا ہے۔امام ابن قیمؒ نے اسے زادالمعاد میں موقوف کہا ہے۔معج

۹۶۔ دودھ کی دو برکتوں کی روایت۔

حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ : حَدَّثَنَا زَيْدُ ابْنُ الْحُبَابِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْدٍ الرَّاسِبِيِّ حَدَّثَتْنِي مَوْلَاتِي أُمُّ سَالِمٍ الرَّاسِبِيَّةُ قَالَتْ : سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ : كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا أُتِيَ بِلَبَنٍ قَالَ : «بَرَكَةٌ أَوْ بَرَكَتَانِ».

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں جب دودھ پیش کیا جاتا تو فرماتے:

''ایک برکت یا دو برکتیں۔''

ابنِ ماجہ:زئیؒ:۳۳۲۱۔[إسناده ضعيف] أخرجه أحمد : ٦/ ١٤٥ من حديث جعفر بن بُرد به ٭ أم سالم لم أجد من وثقها .
حافظ زبیر علی: نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔معج

٩٧.   نبی اکرمؐ کے میدے کی روٹی سے ناواقف ہونے کی روایت۔

حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ، أَبُوالْجَمَاهِرِ : حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ بَشِيرٍ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: مَا رَأَى رَسُولُ اللهِ ﷺ رَغِيفاً مُحَوَّرًا، بِوَاحِدٍ مِنْ عَيْنَيْهِ، حَتَّى لَحِقَ بِاللهِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے میدے کی روٹی (کھانا تو درکنار) اپنی ایک آنکھ سے بھی نہیں دیکھی یہاں تک کہ آپ اللہ کے پاس چلے گئے۔

ابنِ ماجہ؛زئی:٣٣٣٧۔[إسناده ضعيف] ● سعيد بن بشير تقدم حاله، ح: ٢٨٧٦، وقتادة عنعن، تقدم ح: ١٧٥ [إ] صح السند إليه.
اسے حافظ زبیر علیؒ نے قتادہ کی تدلیس کے سبب ضعیف کہا ہے۔معج

٩٨. فالوذج کے متعلق ایک منکر روایت۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ الضَّحَّاكِ السُّلَمِيُّ، أَبُو الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَوَّلُ مَا سَمِعْنَا بِالْفَالُوذَجِ، أَنَّ جِبْرِيلَ، عَلَيْهِ السَّلَامُ، أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ أُمَّتَكَ تُفْتَحُ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ فَيُفَاضُ عَلَيْهِمْ مِنَ الدُّنْيَا. حَتَّى إِنَّهُمْ لَيَأْكُلُونَ الْفَالُوذَجَ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «وَمَا الْفَالُوذَجُ؟». قَالَ: يَخْلِطُونَ السَّمْنَ وَالْعَسَلَ جَمِيعاً. فَشَهَقَ النَّبِيُّ ﷺ لِذٰلِكَ شَهْقَةً.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا: ہم نے فالوذج کا نام سب سے پہلے اس وقت سنا جب جبرئیل علیہ السلام نے نبی ﷺ کے پاس آکر فرمایا: آپ کی امت کو زمین میں فتوحات حاصل ہوں گی اور انھیں دنیا کثرت سے حاصل ہوگی حتی کہ وہ فالوذج کھائیں گے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''فالوذج کیا ہوتا ہے؟'' جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا: وہ گھی اور شہد دونوں کو ملا دیں گے۔ یہ سن کر نبی ﷺ آہستہ آواز سے رو دیے۔

ابنِ ماجہ:زئی: ٣٣٤٠۔[إسناده ضعيف جدًا] أخرجه ابن الجوزي في الموضوعات: ٣/٢١ من حديث إسماعيل بن عياش به، وتابعه يحيى بن الورد، وقال ابن الجوزي: "هٰذا حديث باطل، لا أصل له" ● عثمان بن يحيٰى مجهول، لم أجد من وثقه، وضعفه الأزدي. اسے حافظ زبیرؒ نے سخت ضعیف اور ،ابن جوزیؒ نے باطل روایت قرار دیا ہے۔ عثمان بن یحییٰ مجھول الحال ہے، میں کہتا ہوں کہ سنداً چھوڑو اسکا متن سخت منکر ہے،جسے ذرا بھی محدثانہ بصیرت حاصل ہوگی وہ اسکو سنداً صحیح بھی دیکھ کر ،منکر قرار دینے سے ہچکچائیگا نہیں۔معج

۹۹۔ اون کے لباس کے متعلق ایک روایت۔

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرِ بْنِ دِينَارٍ الْحِمْصِيُّ [وَكَانَ يُعَدُّ مِنَ الْأَبْدَالِ]: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ نُوحِ بْنِ ذَكْوَانَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: لَبِسَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الصُّوفَ، وَاحْتَذَى الْمَخْصُوفَ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ اون کا لباس اور پیوند لگا جوتا پہن لیتے تھے۔

ابنِ ماجہ:زبیرؒ: ۳۳۴۸۔ [إسناده ضعيف جدًا] أخرجه ابن عدي: ۷/ ۲۵۰۸، ۲۵۰۹ من حديث بقية به * يوسف بن أبي كثير مجهول(تقريب)، والحسن عنعن، وتقدم ح: ۷۱، وقال البوصيري: "هٰذا إسناد ضعيف، نوح بن ذكوان متفق على ضعفه".
اسے حافظ زبیرؒ نے ضعیف کہا ہے،اس میں یوسف مجہول الحال،نوح بن ذکوان ضعیف ہے،اور حسنؒ مدلس ہیں۔ معج

۱۰۰۔ ڈکار لینے کے متعلق ایک روایت۔

حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَبُو يَحْيَى عَنْ يَحْيَى الْبَكَّاءِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: تَجَشَّأَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «كُفَّ جُشَاءَكَ عَنَّا. فَإِنَّ أَطْوَلَكُمْ جُوعاً، يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرُكُمْ شِبَعاً، فِي دَارِ الدُّنْيَا»

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کی موجودگی میں ایک آدمی نے ڈکار لی تو آپ ﷺ نے فرمایا: 'اپنی ڈکاریں روک لو۔ قیامت کے دن وہی لوگ زیادہ طویل بھوک برداشت کریں گے جو دنیا میں زیادہ سیر ہوتے ہیں۔''

ابنِ ماجہ:زبیرؒ: ۳۳۵۰۔ [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، صفة القيامة، [باب حديث: أكثرهم شبعًا في الدنيا ...]، ح: ۲٤۷۸ من حديث عبدالعزيز به، وقال: "حسن غريب"، وقال أبوحاتم: "هٰذا حديث منكر"، وللحديث شواهد ضعيفة، والله أعلم.
حافظ زبیر علیؒ اور امام ابو حاتمؒ نے اسے ضعیف اور منکر کہا ہے،اسکے متن میں سخت نکارت ملتی ہے جو کلام نبی اکرمؐ سے مطابقت نہیں رکھتی۔معج

۱۰۱۔گائے کے دودھ کے متعلق روایت۔

محمد بن جریر طبری نے اپنی اسناد کے ساتھ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث مرفوعاً روایت کی ہے۔
عَلَيْكُمْ بِأَلْبَانِ الْبَقَرِ فَإِنَّهَا شِفَاءٌ وَ سَمْنُهَا دَوَاءٌ وَلُحُومُهَا دَاءٌ.

''تم لوگ گائے کا دودھ استعمال کرو اس لئے کہ وہ شفا ہے اور اس کا گھی دوا ہے اور گوشت بیماری ہے''۔

امام ابن قیمؒ زادالمعاد:طب نبویؐ میں فرماتے ہیں کہ:

امام ترمذی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو احمد بن حسن سے اس سند کے ساتھ روایت کیا ہے' احمد بن حسن نے بیان کیا کہ ہم سے محمد بن موسیٰ نسائی نے حدیث بیان کی ان سے دفاع بن دغفل سدوسی نے بیان کیا' اور انہوں نے عبدالحمید بن صیفی بن صہیب سے روایت کی اور انہوں نے اپنے والد سے اور ان کے والد نے ان کے دادا سے روایت بیان کی ہے لیکن اس حدیث کی سند صحیح اور ثابت نہیں ہے۔

دفاع بن دغفل ضعیف راوی ہے۔اور عبدالحمید بن صیفی لین ہے' حاکم نے ۴/۴۰۴ میں حدیث ابن مسعود سے اس حدیث کو ذکر کیا ہے۔لیکن اس کی سند بھی ضعیف ہے۔حاکم ہی نے ۴/۱۹۷ میں یوں نقل کیا ہے۔((اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَمْ يَنْزِلْ دَاءً اِلَّا اَنْزَلَ لَهٗ شِفَاءً اِلَّا الْهَرَمَ. فَعَلَيْكُمْ بِاَلْبَانِ الْبَقَرِ فَاِنَّهَا تَرِمُ مِنْ كُلِّ شَجَرَةٍ))

۱۰۲۔ شبرم (سنا مکی) کے متعلق ایک روایت۔

عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سَاَلَهَا بِمَا تَسْتَمْشِيْنَ ؟ قَالَتْ : بِالشُّبْرُمِ، قَالَ : ((حَارٌّ جَارٌّ)) قَالَتْ: ثُمَّ اسْتَمْشَيْتُ بِالسَّنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَوْ اَنَّ شَيْئًا كَانَ فِيْهِ شِفَاءٌ مِنَ الْمَوْتِ لَكَانَ فِي السَّنَا)) .

روایت ہے اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا کہ تم کس چیز کا مسہل لیتے ہو تو عرض کی انہوں نے شبرم کا فرمایا آپ ﷺ نے: گرم ہے ظالم ہے کہا اسماء نے پھر مسہل لیا میں نے سنا کا تو فرمایا نبی ﷺ نے: اگر کسی چیز میں شفا ہوتی موت سے تو سنا میں ہوتی۔

(ضعیف ۔ المشکاۃ : ٤٥٣٧) ابن ماجه (٣٤٦١) اس میں عبیداللہ کا نام زرعہ بن عبدالرحمٰن ہے اور یہ مجہول راوی ہے۔
ترمذیؒ: یہ حدیث غریب ہے۔اسے البانیؒ اور حافظ زبیرؒ دونوں نے ضعیف کہا ہے معج

[إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ٣٦٩/٦ عن ابن أبي شيبة به * ومولى لمعمر التيمي، اسمه عتبة بن عبدالله، وأخرج الترمذي، ح: ٢٠٨١ من طريق عبدالحميد بن جعفر عن عتبة بن عبدالله التيمي عن أسماء به، وقال: "حسن غريب"، وصححه الحاكم: ٤٠٤/٤، والذهبي، وقال الحافظ في التهذيب: "، وعلى هٰذا فرواية الترمذي منقطعة لسقوط المولى منها" قلت: وفي سماعه من أسماء نظر، وفي الحديث علة أخرى، وله طريق آخر ضعيف، أخرجه الحاكم: ٤/ ٢٠٠، ٢٠١، وصححه، ووافقه الذهبي * ابن جريج عنعن، وفيه علل أخرى.

۱۰۳۔ایلوا کے متعلق روایت۔

قیس بن رافع قیسی سے روایت کی ہے کہ :

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' کہ ان دو تلخ چیزوں میں کیسی شفا ہے ایلوا اور رائی میں۔

ابوداؤد : کتاب المراسیل مختار احمد ندویؒ نے اسے ضعیف کہا ہے۔
محدثین کے مختار مذہب کی رو سے مرسل روایت،ضعیف ہوتی ہے۔معج

۱۰۴۔ایلوا کے متعلق ایک دوسری روایت۔

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ الضَّحَّاكِ، يَقُولُ: أَخْبَرَتْنِي أُمُّ حَكِيمٍ بِنْتُ أَسِيدٍ، عَنْ أُمِّهَا، أَنَّ زَوْجَهَا تُوُفِّيَ وَكَانَتْ تَشْتَكِي عَيْنَيْهَا فَتَكْتَحِلُ بِالْجِلَاءِ، قَالَ أَحْمَدُ: الصَّوَابُ: بِكُحْلِ الْجِلَاءِ، فَأَرْسَلَتْ مَوْلَاةً لَهَا إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَسَأَلَتْهَا عَنْ كُحْلِ الْجِلَاءِ، فَقَالَتْ: لَا تَكْتَحِلِي بِهِ إِلَّا مِنْ أَمْرٍ لَا بُدَّ مِنْهُ يَشْتَدُّ عَلَيْكِ فَتَكْتَحِلِينَ بِاللَّيْلِ وَتَمْسَحِينَهُ بِالنَّهَارِ، ثُمَّ قَالَتْ عِنْدَ ذَلِكَ أُمُّ سَلَمَةَ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تُوُفِّيَ أَبُو سَلَمَةَ وَقَدْ جَعَلْتُ عَلَى عَيْنِي صَبْرًا، فَقَالَ: "مَا هَذَا يَا أُمَّ سَلَمَةَ ؟"فَقُلْتُ: إِنَّمَا هُوَ صَبْرٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَيْسَ فِيهِ طِيبٌ، قَالَ: "إِنَّهُ يَشُبُّ الْوَجْهَ، فَلَا تَجْعَلِيهِ إِلَّا بِاللَّيْلِ وَتَنْزَعِينَهُ بِالنَّهَارِ، وَلَا تَمْتَشِطِي بِالطِّيبِ وَلَا بِالْحِنَّاءِ فَإِنَّهُ خِضَابٌ"، قَالَتْ: قُلْتُ: بِأَيِّ شَيْءٍ أَمْتَشِطُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ؟ قَالَ: "بِالسِّدْرِ تُغَلِّفِينَ بِهِ رَأْسَكِ".

ام حکیم بنت اسید اپنی والدہ سے روایت کرتی ہیں کہ ان کے شوہر کا انتقال ہو گیا، ان کی آنکھوں میں تکلیف رہتی تھی تو وہ «جلاء» (سرمہ) لگا لیتیں تو اپنی ایک لونڈی کو انہوں نے ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا تاکہ وہ «جلاء» کے سرمہ کے متعلق ان سے پوچھے، انہوں نے کہا: اس کا سرمہ نہ لگاؤ جب تک ایسی سخت ضرورت پیش نہ آ جائے جس کے بغیر چارہ نہ ہو اس صورت میں تم اسے رات میں لگاؤ، اور دن میں پونچھ لیا کرو، پھر ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اسی وقت یہ بھی بتایا کہ ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کا جب انتقال ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے، اور میں نے اپنی آنکھ میں ایلوا لگا رکھا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: "ام سلمہ یہ کیا ہے؟" میں نے جواب دیا: اللہ کے رسول! یہ ایلوا ہے اور اس میں خوشبو نہیں ہے، فرمایا: "یہ چہرے میں حسن پیدا کرتا ہے لہٰذا اسے رات ہی میں لگاؤ، اور دن میں ہٹا دو، اور خوشبو لگا کر کنگھی نہ کرو، اور نہ مہندی لگا کر، کیونکہ وہ خضاب ہے" میں نے پوچھا: اللہ کے رسول! پھر کنگھی کس چیز سے کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بیری کے پتوں کو اپنے سر پر لپیٹ کر"۔

تخريج دارالدعوه: سنن النسائی/الطلاق ٦٦ (٣٥٦٧)، (تحفة الأشراف: ١٨٣٠٠) (ضعيف)
ابوداؤد نے ۲۳۰۵ میں کتاب الطلاق باب فیما تجتنبه المعتدة فی عدتها کے تحت نسائی نے ۲۰۳/۶-۲۰۵ میں کتاب الطلاق باب الرخصة للحادة ان تمتشط کے ذیل میں اس کو نقل کیا ہے۔ اس کی سند میں مغیرہ بن ضحاک ایک راوی ہے جس کی توثیق صرف ابن حبان نے کی ہے۔ نیز اس میں دو راوی مجہول ہیں۔ آپ کا قول یشب الوجه کا معنی ہے کہ وہ چہرے کو بارونق اور حسین بناتا ہے یہ شب النار سے ماخوذ ہے یعنی اس نے آگ کو روشن کیا تو اس سے روشنی اور شعلے پھوٹ پڑے اسے مجلس دارالدعوه:دهلی اور مختار ندویؒ نے ضعیف کہا ہے۔معج

۱۰۶.۱۰۵.مٹی کے متعلق دو موضوع روایات.

۱۔ جس نے مٹی کھائی اس نے اپنے قتل میں مدد کی۔

۲۔ اے حمیرا مٹی نہ کھا اس لئے کہ یہ شکم کو روک دیتی ہے اور زردی پیدا کرتی ہے چہرے کی رونق ختم کر دیتی ہے۔

امام ابن قیمؒ فرماتے ہیں کہ:

طین : مٹی کے سلسلہ میں ساری حدیثیں موضوع ہیں جن کی کوئی اصل نہیں اور نہ رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہیں البتہ یہ صحیح ہے کہ مٹی نقصان دہ اور اذیت دینے والی ہے رگوں کے منہ کو بند کر دیتی ہے۔

المنار المنیف: ص۶۱ .. ذاد المعاد:طبِ نبویؒ.

۱۰۶.مسور کی دال کی بابت روایت.

بیہقی نے اسحٰق سے نقل کیا انہوں نے بیان کیا کہ:

عبداللہ بن مبارکؒ سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا گیا، جس میں مسور کا ذکر ہے کہ مسور کی پاکیزگی ستر انبیاء نے بیان کی ابن مبارک نے فرمایا کہ کسی نبی نے بھی اس کی پاکیزگی نہیں بیان کی ہے البتہ یہ نقصان دہ اور نفاخ ہے پھر فرمایا کہ اس حدیث کو تم سے کس نے بیان کیا؟ لوگوں نے جواب دیا کہ سلم بن سالمؒ نے بیان کیا، پوچھا کہ انہوں نے کس سے روایت ہے لوگوں نے کہا کہ انہوں نے تو آپ سے روایت کی ہے تو آپ نے فرمایا کہ اور مجھ سے بھی؟

یہ سلم بن سالم بلخی زاہد ہے ابن معین، احمد، ابو زرعہ، ابو حاتم اور نسائی نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے دیکھئے مولف کی کتاب "المنار المنیف" ص ۵۱، ۵۲ اور "الفوائد المجموعہ ص ۱۶۱" سلم بن سالم بلخی ضعیف راوی ہے اسے اسے امام نسائیؒ،امام دارقطنیؒ ،امام ابن حبانؒ اور امام جورجانیؒ نے ضعیف کہا ہے.معج

امام ابن قیمؒ اس پر تبصرہ فرماتے ہیں کہ:

لیکن بعض جاہلوں کا یہ خیال کہ مسور حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے دستر خوان کا خاصہ ہے جس کو وہ اپنے مہمانوں کے سامنے خاص طور پر پیش کرتے تھے کھلا ہوا جھوٹ ہے اور سراسر افترا پردازی ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے بھنے ہوئے بچھڑے کے گوشت سے انکی ضیافت کا ذکر قرآن میں کیا ہے۔

۱۰۷،۱۰۸۔ حنا (مهندی) کی کلی کے متعلق روایتیں۔

عبداللہ بن بریدةؓ سے مرفوعاً مروی ہے کہ:نبی اکرمؐ نے فرمایا ہے کہ:

۱۔ سَیِّدُ الرَّیَاحِیْنِ فِیْ الدُّنْیَا وَالآخِرَۃِ الْفَاغِیَةُ.

''دنیا اور آخرت میں خوشبوؤں کی سردار حنا کی کلی ہے''

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ

۲۔ رسول اللہ ﷺ کے نزدیک سب سے پسندیدہ خوشبو حنا کی کلی تھی

امام ابن قیمؒ فرماتے ہیں کہ:

ان دونوں حدیثوں کے بارے میں
اللہ ہی بہتر جانتا ہے ہم اس کی صحت یا عدم صحت کی شہادت نہیں دے سکتے۔

بیہقی: شعب الایمان ۔۔ ذادالمعاد:طبِ بنوی۔

ابونعیم نے کتاب ''الطب'' میں اور طبرانی نے ''الاوسط'' میں اسی طرح ''المجمع'' ۵/۳۵ میں اس کو بیان کیا ہے اس کی سند بہت ضعیف ہے۔ مختار ندویؔ۔

۱۰۹۔خضاب کی بابت روایت۔

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى رَجُلٍ قَدْ خَضَبَ بِالْحِنَّاءِ. فَقَالَ: «مَا أَحْسَنَ هٰذَا» ثُمَّ مَرَّ بِآخَرَ قَدْ خَضَبَ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ. فَقَالَ: «هٰذَا أَحْسَنُ مِنْ هٰذَا» ثُمَّ مَرَّ بِآخَرَ قَدْ خَضَبَ بِالصُّفْرَةِ، فَقَالَ: «هٰذَا أَحْسَنُ مِنْ هٰذَا كُلِّهِ». قَالَ: وَكَانَ طَاوُسٌ يُصَفِّرُ.

حضرت عبداللہ بن عباس ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کا گزر ایک آدمی کے پاس سے ہوا جس نے مہندی کا خضاب کیا ہوا تھا (بالوں کا رنگ مہندی لگا کر تبدیل کیا ہوا تھا۔) آپ نے فرمایا: ''یہ کتنا اچھا ہے!'' پھر آپ ایک اور آدمی کے پاس سے گزرے جس نے مہندی اور وسمہ کا خضاب کیا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا: ''یہ اس سے زیادہ اچھا ہے۔'' پھر ایک اور آدمی کے پاس سے گزرے جس نے زرد خضاب کیا ہوا تھا' آپ نے فرمایا: ''یہ ان سب سے اچھا ہے۔''
راوی حدیث بیان کرتے ہیں: (حضرت ابن عباس ؓ کے شاگرد) حضرت طاؤس ؒ زرد خضاب استعمال کرتے تھے۔

ابنِ ماجہ:زنیؒ:۳۶۲۷۔ [إسناده ضعيف] أخرجه أبوداود، الترجل، باب في خضاب الصفرة، ح: ٤٢١١ من حديث إسحاق بن منصور به * حميد بن وهب ضعفه العقيلي، وابن حبان وغيرهما، وقال البخاري: "منكر الحديث". تحفة الاشراف: ۵۷۴۰.

اسے حافظ زبیر علیؒ اور مجلس دارالدعوہ:دھلی نے ضعیف کہا ہے۔ معج۔

ابوداؤد رحمہ اللہ نے ۴۲۱۱ میں' ابن ماجہ نے ۳۶۲۷ میں اس کو بیان کیا ہے۔اس کی سند میں حمید بن وہب لین الحدیث ہے اور ان سے روایت کرنے والا راوی محمد بن طلحہ الیامی صدوق ہے مگر واہمہ زدہ ہے۔

۱۱۰۔ احمود کے متعلق روایت۔

نبی اکرم ؐ نے فرمایا ہے کہ:

مَنْ اَكَلَهُ ثُمَّ نَامَ عَلَيْهِ نَامَ وَ نُكْهَتُهُ طَيِّبَةٌ وَيَنَامُ اٰمِنًا مِنْ وَجْعِ الاَضْرَاسِ وَالاَسْنَانِ۔

''جو شخص احمود کھا کر سو جائے تو سونے کی حالت میں اس کے منہ کی بو خوشگوار ہو جائے گی۔ اور دانتوں اور داڑھوں کے درد سے محفوظ ہو کر سوئے گا''۔

امام ابن قیمؒ فرماتے ہیں کہ:

اس حدیث کی نسبت رسول اللہ ﷺ کی طرف کرنا باطل ہے۔ یہ سراسر رسول اللہ ﷺ پر افتراء پردازی ہے، احمود بستانی کے استعمال سے منہ خوشبودار اور خوشگوار ہوتا ہے، اور اگر اس کی جڑ گردن میں لٹکائی جائے تو درد دنداں میں مفید ہوتی ہے۔

ذادالمعاد:طبِ نبوی ؐ۔

۱۱۱۔ گندنا کے متعلق روایت۔

نبی اکرمؐ نے فرمایا ہے کہ:

مَنْ اَكَلَ الْكُرَّاثَ ثُمَّ نَامَ عَلَيْهِ نَامَ اٰمِنًا مِنْ رِيْحِ الْبَوَاسِيْرِ وَاعْتَزَلَهُ الْمَلَكُ لِنَتْنِ نَكْهَتِهِ حَتّٰى يُصْبِحَ۔

''جو گندنا کھائے، اور پھر اسی حالت میں سو جائے تو اسے ریح بواسیر کا خطرہ نہیں ہوتا، اور فرشتے اس کی بدبو کی وجہ سے صبح تک اس سے الگ رہتے ہیں''

امام ابن قیمؒ فرماتے ہیں کہ:

کراث (گندنا)۔ اس سلسلہ میں ایک حدیث ہے، جس کی نسبت رسول اللہ ﷺ کی طرف صحیح نہیں ہے۔ بلکہ یہ باطل اور موضوع حدیث ہے۔

یہ ایک طویل موضوع حدیث کا ٹکڑا ہے اس کو امام سیوطی نے ''ذیل المصنوعات'' صفحہ ۱۴۱، ۲۴۲ میں بیان کیا ہے اور علامہ سیوطی سے اس حدیث کو ابن عراق نے "تنزيه الشريعة المرفوعة" ۲۶٦/۲ میں نقل کیا ہے ذادالمعاد:طبِ نبویؐ۔

۱۱۲۔ گوشت دنیا و آخرت کا بہترین سالن۔

اور بریدہ رضی اللہ عنہ سے ایک مرفوع حدیث مروی ہے کہ :

آپ نے فرمایا کہ دنیا اور آخرت کا بہترین سالن گوشت ہے۔

اس کو بیہقی نے بیان کیا ہے اس کی سند میں عباس بن بکار کذاب اور وضاع ہے دیکھئے "الفوائد المجموعۃ" ص ۱٦۸ ذادالمعاد:طبِ نبوی ؐ ،معج

۱۱۳۔ جنت کی چڑیوں کی بابت روایت۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ :

إِنَّكَ لَتَنْظُرُ إِلَى الطَّيْرِ فِي الْجَنَّةِ فَتَشْتَهِيهِ فَيَخِرُّ مَشْوِيًّا بَيْنَ يَدَيْكَ۔

"بے شک تم جنت میں چڑیوں کی طرف دیکھو گے تو اس کی خواہش ہوگی اتنے میں وہ بھنی ہوئی تمہارے سامنے پڑی ہوگی۔"

مؤلف نے "حادی الارواح" ص ۱۱۹ میں ابن کثیر نے ۲۸/۲ میں حسن بن عرفہ کی سند سے اس کی تخریج کی ہے جو یوں ہے حدثنا خلف بن خليفة عن حميد الاعرج عن عبدالله بن الحارث عن ابن مسعود اور حمید بن اعرج کو بہت سے ناقدین حدیث نے ضعیف قرار دیا۔ اور ابن حبان نے بیان کیا کہ وہ ابن حارث کے واسطہ ابن مسعود سے ایک نسخہ روایت کرتے جو سب کی سب موضوع ہیں۔ مسند البزار و ذادالمعاد۔معج

۱۱۴۔ سرخاب پرندہ کے گوشت کی بابت روایت۔

حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنِي بُرَيْهُ بْنُ عُمَرَ بْنِ سَفِينَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ،

قَالَ: "أَكَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحْمَ حُبَارَى".

سفینہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (پانی کی چڑیا) سرخاب کا گوشت کھایا۔

تخریج دارالدعوہ: سنن الترمذی/الأطعمة ۲٦ (۱۸۲۸)، (تحفة الأشراف: ٤٤٨٢) (ضعیف) (اس کے راوی بریہ مجہول الحال ہیں) **سرخاب کی بابت قطعیت سے کہا نہیں جاسکتا ہے ،بعض اسے خیالی پرندہ بیان کرتے ہیں.ابھی حال ہی میں مجھے فیس بک پر کسی نے ویڈیو شئیر کی جس کے مطابق ایک حسین متنوع الون پرندہ جسکی ویڈیو تھی سرخاب تھا.** **مگر بحرحال اہل علم کا بڑا طایفہ اسے تخیل قرار دیتا ہے۔معج** **اسے مجلسِ علمی دارالدعوہ:دھلی نے ضعیف قرار دیا ہے۔معج**

١١٥. نا حق چڑیا مارنے کی روایت.

حَدَّثَنَا حَسَنٌ وَعَفَّانُ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ عَفَّانُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ صُهَيْبٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ عُصْفُورًا سَأَلَهُ اللَّهُ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا حَقُّهُ قَالَ يَذْبَحُهُ ذَبْحًا وَلَا يَأْخُذُ بِعُنُقِهِ فَيَقْطَعُهُ.

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا جو شخص ناحق کسی چڑیا کو بھی مارے گا، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس سے اس کی بھی باز پرس کرے گا کسی نے پوچھا یارسول اللہ! حق کیا ہے؟ فرمایا اسے ذبح کرے، گردن سے نہ پکڑے کہ اسے توڑ ہی دے۔

[قال الألباني: ضعيف (النسائي: ٧/٢٠٦، و ٢٣٩)] احمد: [انظر: ٦٥٥١، ٦٨٦١، ٦٩٦٠] [راجع: ٦٥٥٠]
نسائی رحمہ اللہ نے ۷/۲۰۷ میں کتاب الصید کے باب اباحۃ اکل العصافیر کے تحت اور ۷/۲۳۹ میں باب من قتل عصفورا بغیر حقها کے تحت اور شافعی رحمہ اللہ نے ۲/۲۳۹، ۲۴۰ میں امام احمد رحمہ اللہ نے ۶۵۵۰، ۶۵۵۱ میں دارمی نے ۲/۸۴ میں طیالسی نے ۲۲۷۹ میں حدیث عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے اس کی سند میں صہیب مولی ابن عامر کو ابن حبان کے علاوہ کسی نے بھی ثقہ نہیں کہا۔ بقیہ راوی ثقہ ہیں لیکن اس کی شاہد حدیث ابن شرید عن ابیہ ہے جو آگے آ رہی ہے۔اس سے یہ حدیث قوی ہو جاتی ہے۔

١١٦. گوشت کی خواہش کی بابت روایت.

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ:

گوشت کا استعمال ذرا سنبھل کر کرو اس لئے کہ اس کی خواہش شراب کی طرح ہوتی ہے۔

امام مالک رحمہ اللہ نے موطا ۲/۹۳۵ میں کتاب صفة النبی صلی الله علیه وسلم کے باب ماجاء فی اکل اللحم کے تحت اس کو بیان کیا ہے۔اس کی سند میں انقطاع ہے۔ موقوف منقطع معج

١١٧.مرزبخوش کی بابت روایت.

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ:

عَلَيْكُمْ بِالْمَرْزَنْجُوشِ فَإِنَّهُ جَيِّدٌ لِلْخُشَامِ۔

"تم لوگ مرزنجوش استعمال کیا کرو اس لئے کہ یہ زکام کے لئے مفید ہے"

امام ابن قیم فرماتے ہیں کہ:

مرزنجوش: (ایک قسم کی بوٹی کا نام ہے) اس کے متعلق ایک حدیث وارد ہے مگر اس کی صحت کی ہمیں واقفیت نہیں ہے زادالمعاد معج

علامہ سیوطی رحمہ اللہ نے اسکو "الجامع الصغیر" میں بیان کیا ہے اور ابن سنی اور ابونعیم کی طرف اسکو منسوب کیا کہ ان دونوں نے اس کو کتاب الطب میں حدیث انس سے روایت کیا ہے اور اسکے ضعف کی طرف بھی اشارہ کیا ہے۔

۱۱۸۔نمک کی بابت روایت۔

حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ أَبِي عِيسَى، عَنْ رَجُلٍ أُرَاهُ مُوسَى، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «سَيِّدُ إِدَامِكُمُ الْمِلْحُ»

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمھارے سالن کا سردار نمک ہے۔

۳۳۱۵۔ [إسناده ضعيف جدًا] أخرجه ابن عدي: ٥/ ١٨٨٧ من حديث مروان بن معاوية الفزاري به، وقال البوصيري: "هٰذا إسناد ضعيف لضعف عيسى بن عيسى الحناط"، وهو متروك كما في التقريب وغيره.

ماجہ: زبیر

ابن ماجہ رحمہ اللہ نے ۳۳۱۵ میں کتاب الاطعمة کے باب الملح کے تحت اس کو بیان کیا ہے، اس کی سند میں عیسیٰ بن ابی عیسیٰ حناط متروک الحدیث ہے۔ تقریب التهذیب میں اسی طرح مذکور ہے زبیر علی زئیؒ اور مختار ندویؒ نےاسے ضعیف کہا ہے۔معج۔

۱۱۹۔ چچا درخت کھجور کی بابت روایت۔

نبی اکرمؐ نے فرمایا ہےکہ:

اَکْرِمُوْا عَمَّتَکُمُ النَّخْلَةَ فَاِنَّهَا خُلِقَتْ مِنَ الطِّیْنِ الَّذِیْ خُلِقَ مِنْهُ آدَمُ۔

تم اپنے چچا درخت کھجور کی تعظیم کرو۔ اس لئے کہ اس کی تخلیق بھی اس مٹی سے ہوئی ہے جس سے آدم علیہ السلام کی تخلیق عمل میں آئی تھی۔

یہ حدیث صحیح نہیں ہے علامہ سیوطی رحمہ اللہ نے ''الجامع الصغیر'' میں اس کو بیان کیا ہے اور اس کی نسبت ابویعلیٰ اور ابن ابی حاتم رحمہ اللہ اور عقیلی کی طرف کی ہے کہ انہوں نے اس کو ''ضعفاء'' میں بیان کیا ہے اور ابن عدی نے ''الکامل'' میں اور ابن سنی اور ابونعیم نے ''الطب'' میں حدیث علی سے ذکر کیا ہے سند میں مسرور بن سعید ضعیف ہے۔
مختار احمد ندویؒ نے اسے ضعیف کہا ہے،اور امام ابن قیمؒ نے ذادالمعاد میں شک ظاہر کرتے ہوئے کہا ہے کہ اسکی سند قابل غور ہےمعج

۱۲۰۔نرگس کے پھول کے متعلق روایت۔

نبی اکرمؐ نے فرمایا ہے کہ:

عَلَیْکُمْ بِشَمِّ النَّرْجِسِ فَاِنَّ فِی الْقَلْبِ حَبَّةَ الْجُنُوْنِ وَ الْجُذَامِ وَ الْبَرَصِ لَا یَقْطَعُهَا اِلَّا شَمُّ النَّرْجِسِ۔

تم لوگ گل نرگس سونگھا کرو،اس لئے کہ دل میں جنون، جذام اور برص کا دانہ ہوتا ہے۔ جو گل نرگس کے سونگھنے سے ہی ختم ہو سکتا ہے۔

علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ نے اس کو موضوعات میں شمار کیا ہے۔
اسکا متن سخت منکر ہے،اور امام ابن قیمؒ نے ذادالمعاد میں اسے غیر صحیح کہا ہےمعج

۱۲۱. بال صفا کی بابت روایت.

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ الرُّمَّانِيِّ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا اطَّلٰى، بَدَأَ بِعَوْرَتِهِ فَطَلَاهَا بِالنُّورَةِ. وَسَائِرَ جَسَدِهِ، أَهْلُهُ.

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب بال صفا پاؤڈر استعمال کرتے تو پہلے اعضائے مستورہ پر خود پاؤڈر لگاتے، پھر باقی جسم پر آپ کی اہلیہ لگا دیتیں۔

٣٧٥١، ٣٧٥٢ـ [إسناده ضعيف] وقال البوصيري: "رجاله ثقات وهو منقطع، حبيب بن أبي ثابت لم يسمع من أم سلمة"، وفيه علة أخرٰى، ح: ٣٨٣

ابن ماجہ رحمہ اللہ نے ۳۷۵۱ میں کتاب الادب کے باب الاطلاء بالنورۃ کے تحت اس کو بیان کیا ہے۔ اس حدیث کی سند میں انقطاع ہے۔ اس لئے کہ حبیب بن ابی ثابت نے ام سلمہ سے مرسل سند کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے۔

اسے حافظ زبیر علی زئیؒ اور مختار احمد ندویؒ نے ضعیف کہا ہے ،کیونکہ حبیب بن ابی ثابت نے ام سلمۃ سے نہیں سنا ہے.

مزید یہ کہ اس روایت کو ام المومنین ام سلمۃ کے علاوہ کسی زوجہ نبی نے روایت نہیں کیا ہے باقی متن کے لحاظ سے اس میں وضاحت ہے کہ نبی اکرمؐ اپنی شرمگاہ کے گردو اطراف کے بال خود صاف فرماتے تھے باقی کسی صحیح روایت سے ایسا متن ثابت نہیں ہے معج.

۱۲۲،۱۲۳،۱۲۴. کاسنی کے متعلق روایتیں .

نبی اکرمؐ سے روایت(تین روایتیں) ہے کہ:آپؐ نے فرمایا ہے کہ:

۱۔ كُلُوْا الْهِنْدِبَاءَ وَلَا تَنْفُضُوْهُ فَإِنَّهُ لَيْسَ يَوْمٌ مِنَ الْاَيَّامِ إِلَّا وَ قَطَرَاتٌ مِنَ الْجَنَّةِ تَقْطُرُ عَلَيْهِ۔

''کاسنی کا استعمال کرو اور اس کو صاف نہ کرو۔ اس لئے کہ ہر روز اس پر قطرات جنت ٹپکتے رہتے ہیں''۔

۲۔ مَنْ اَكَلَ الْهِنْدِبَاءَ ثُمَّ نَامَ عَلَيْهَا لَمْ يَحِلَّ فِيْهِ سَمٌّ وَلَا سِحْرٌ۔

''جس نے کاسنی کھائی اور اسی حالت میں سو گیا تو اس پر جادو اور زہر میں سے کوئی اثر نہیں کرے گا''۔

۳۔ مَامِنْ وَرَقَةٍ مِنْ وَرَقِ الْهِنْدِبَاءِ إِلَّا وَعَلَيْهَا قَطْرَةٌ مِنَ الْجَنَّةِ۔

''کاسنی کے پتوں میں سے کوئی پتہ نہیں ہے جس پر قطرات جنت نہ گرتے ہوں''

امام ابن قیمؒ :زادالمعاد:طب نبویؐ میں فرماتے ہیں کہ:

ھندبا (کاسنی): اس سلسلہ میں تین احادیث مروی ہیں لیکن ان میں سے کوئی بھی رسول اللہ ﷺ سے صحیح طور پر ثابت نہیں ہیں بلکہ ہر ایک موضوع ہے۔

ملاحظہ کیجئے مولف کی کتاب ''المنار المنیف'' ص ۵۴ اور ملا علی قاری کی کتاب ''المصنوع في معرفة الحديث الموضوع'' ص ۴۷ اور علامہ شوکانی کی کتاب ''الفوائد المجموعة'' ص ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷ اور ابن مفلح کی کتاب ''الآداب الشرعية'' ۶۵/۳۔

۱۲۵. عودِ ہندی اور زیتون کے تیل کے متعلق روایت.

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِالْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِسْحَاقَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَيْمُونٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ زَيْدِبْنِ أَرْقَمَ قَالَ: نَعَتَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ وَرْساً وَقُسْطاً وَزَيْتاً، يُلَدُّ بِهِ.

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ذات الجنب (پسلی کے درد) کا علاج یہ تجویز فرمایا کہ ورس، عودِ ہندی اور زیتون کے تیل کا لدود کیا جائے۔

> ماجہ زبیر زئی:۳٤٦۷۔ [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الطب، باب ماجاء في دواء ذات الجنب، ح:۲۰۷۸ من طريق قتادة عن ميمون أبي عبدالله، وهو أبوعبدالرحمٰن عن زيد به، وقال: 'حسن صحيح' ◆ ميمون أبوعبدالله البصري ضعيف (تقريب)، وفيه علة أخرى.
>
> حافظ زبیر علی زئی نے اسے ضعیف کہا ہے میمون بن عبداللہ کے ضعف کے سبب جبکہ ترمذی کی سند میں قتادۃ مدلس ہیں معنعن

سبزہ زاروں سے مراد کیا ہے کی روایت.۱۲۶.

آپؐ نے فرمایا ہے کہ:

إِيَّاكُمْ وَخَضْرَاءَ الدِّمَنِ، فَقِيْلَ وَمَا خَضْرَاءُ الدِّمَنِ؟ قَالَ: اَلْمَرْأَةُ الْحَسْنَاءُ فِى الْمَنْبِتِ السَّوْءِ.

تم خود کو بظاہر سبزہ زاروں سے بچاؤ۔ آپؐ سے دریافت کیا گیا کہ بظاہر سبزہ زاروں سے کیا مقصود ہے؟ آپؐ نے فرمایا: اس سے مقصود حسین عورت ہے جس کے اخلاق اچھے نہیں ہیں۔

علامہ ناصر الدین البانیؒ فرماتے ہیں کہ:

یہ نہایت ضعیف روایت ہے، اسے امام قضاعیؒ نے "مسند الشہاب" میں واقدی کے طریق سے بیان کیا ہے، اس نے کہا کہ ہمیں یحییٰ بن سعید بن دینار نے بیان کیا اس نے ابو وجزہ یزید بن عبید سے اس نے عطاء بن یزید لیثی سے، اس نے ابوسعید خدریؓ سے بیان کیا۔ نیز امام غزالیؒ نے اس کو "الاحیاء" میں ذکر کیا ہے اور "الاحیاء" کی تخریج کرنے والے عراقی نے کہا ہے کہ اس حدیث کو امام دار قطنیؒ نے "الافراد" میں اور رامہرمزیؒ نے "الامثال" میں ابوسعید خدریؓ سے بیان کیا ہے۔ امام دارقطنیؒ نے کہا ہے کہ اس حدیث میں واقدی راوی منفرد ہے اور وہ ضعیف ہے۔ اس کی مثل ابن الملقنؒ نے "خلاصہ البدر المنیر" میں بیان کیا۔
میں کہتا ہوں: واقدی راوی متروک ہے۔ اس راوی کو امام احمدؒ، امام نسائیؒ اور ابن المدینیؒ وغیرہ نے کذاب کہا ہے لیکن آپ اس دھوکے میں نہ آئیں کہ بعض متعصب قسم کے علماء جنہوں نے ان کی بعض کتب پر پیش لفظ تحریر کئے اور دیگر حنفی علماء جو اس کو ثقہ قرار دیتے ہیں۔ اس لئے کہ یہ محدثین کے ہاں مشہور قاعدے کے خلاف ہے کہ "واضح جرح کو تعدیل پر مقدم کیا جائے۔"

سلسلہ احادیثِ ضعیفہ۔

۱۲۷۔پر کٹے کبوتروں کی تاثیر کی بابت روایت۔

نبی اکرمؐ نے فرمایا ہے کہ:

اِتَّخِذُوا الْحَمَامَ الْمَقَاصِيصَ؛ فَإِنَّهَا تُلْهِي الْجِنَّ عَنْ صِبْيَانِكُمْ.

پر کٹے کبوتروں کو پال رکھو اس لئے کہ وہ تمہارے بچوں سے جنّوں کو غفلت میں ڈالیں گے۔

علامہ ناصر الدین البانیؒ فرماتے ہیں کہ:

یہ حدیث بھی محمد بن زیاد یشکری کی احادیث سے ہے، جو کذّاب ہے۔

اس حدیث کو ابن عدیؒ نے "الکامل" میں اور خطیب بغدادیؒ نے محمد بن زیاد کے طریق سے ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے۔ یہ حدیث بھی "الجامع الصغیر" کی احادیث سے ہے اس نے اس کی نسبت خطیب بغدادیؒ کی طرف کی ہے اور دیلمیؒ نے "مسند الفردوس" میں ابن عباسؓ سے اور ابن عدیؒ سے بیان کیا ہے۔

"الجامع الصغیر" کے شارح امام مناویؒ اس کا تعاقب کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ "اس حدیث میں وضاحت یہ ہے کہ اس کی تخریج کرنے والے خطیب بغدادیؒ نے اس کی تخریج کی ہے اور خاموشی اختیار کی ہے جب کہ حقیقت اس کے خلاف ہے" اس نے حدیث کو احمدؒ، ابن معینؒ اور ان کے علاوہ (کئی دوسروں) سے نقل کرتے ہوئے کہا کہ محمد بن زیاد راوی کذاب ہے، وہ احادیث وضع کیا کرتا تھا نیز حافظ ابن حجرؒ نے اس کے بارہ میں کہا ہے کہ اس حدیث میں محمد بن زیاد یشکری راوی کو محدّثین نے کذاب کہا ہے اور "میزان" میں کذاب اور وضاع کے الفاظ ہیں بعد ازاں اس سے مروی اس حدیث کو ذکر کیا ہے اور ابن عدیؒ نے اس روایت کو عثمان بن مطر سے اس نے ثابت سے اس نے انسؓ بن مالک سے روایت کی۔ امام ذہبیؒ نے "میزان الاعتدال" میں ابن حبانؒ سے اس کی سند ذکر کرنے کے بعد کہا ہے کہ وہ ثقہ راویوں سے احادیث وضع کرتا تھا اسی لئے ابن جوزیؒ نے اس پر احادیث وضع کرنے کا حکم لگایا ہے اور مؤلف نے "مختصر الموضوعات" میں اس کی پیروی کی ہے اور خاموشی اختیار کی ہے اور اس سے اس حدیث کو "الکبیر" میں بیان کیا ہے اور اس کو برقرار رکھا حالانکہ اسے چاہئے تھا کہ وہ کتاب سے اسے حذف کرتا، شرائط کا تقاضا بھی یہی تھا۔ جن محدّثین نے اس کے موضوع ہونے کو یقینی کہا ہے ان میں ابن عراقؒ اور ہندیؒ وغیرہ ہیں۔

میں کہتا ہوں: ان میں امام ابن قیمؒ بھی شامل ہیں تفصیل کے لئے المنار دیکھیں۔

سلسلہ احادیثِ ضعیفہ۔

میرے نزدیک یہ روایت موضوع و منکر ہے ۔معج

۱۲۸۔دسترخوانوں کو سبزیوں سے سجانے کی روایت۔

نبی اکرمؐ نے فرمایا ہے کہ:

زَيِّنُوا مَوَائِدَكُمْ بِالْبَقْلِ، فَإِنَّهُ مَطْرَدَةٌ لِلشَّيْطَانِ مَعَ التَّسْمِيَةِ.

دسترخوان کو سبزیوں سے سجایا کرو۔ اس سے اور بسم اللہ پڑھنے سے شیطان بھاگ جاتا ہے۔

علامہ ناصر الدین البانیؒ فرماتے ہیں کہ:

یہ حدیث موضوع ہے، اس حدیث کو عبدالرحمٰن بن نصر دمشقی نے "الفوائد" میں، ابو نعیمؒ نے "اخبار اصبہان" میں اور ان کے علاوہ (کئی دوسروں نے) علاء بن مسلم کے واسطہ سے، اس نے اسماعیل بن مغراء کرمانی سے اس نے ابن عباسؓ سے اس نے برد سے اس نے مکحول سے اس نے ابوامامہؓ سے مرفوعا بیان کیا۔

میں کہتا ہوں: یہ حدیث موضوع ہے، اس کا اصل سبب علاء راوی ہے۔ امام ذہبیؒ نے "میزان الاعتدال" میں ازدی کا قول ذکر کیا ہے کہ علاء راوی سے روایت کرنا درست نہیں اس لئے کہ وہ جو حدیث بھی بیان کرتا اسے کچھ خیال نہ ہوتا تھا کہ وہ کیا بیان کر رہا ہے۔ ابن طاہر نے کہا کہ وہ احادیث وضع کیا کرتا تھا۔ ابن حبانؒ کہتے ہیں کہ وہ ثقہ راویوں سے وضع کرتا تھا۔ اور ابن حبانؒ کا تمام قول جیسا کہ "تہذیب" میں ہے اس سے دلیل پکڑنا جائز نہیں۔ اس حدیث کے ساتھ امام سیوطیؒ نے اپنی کتاب "جامع" کو عیب ناک کیا ہے۔ اس نے "ضعفاء" میں ابن حبانؒ کے طریق اور دیلمیؒ نے "مسند الفردوس" میں ابوامامہؓ سے روایت کیا ہے اس کے شارح امام مناویؒ کا قول ہے کہ اس حدیث میں اسماعیل بن عیاش راوی مختلف فیہ ہے جو برد بن سنان سے روایت کرتا ہے۔ امام ذہبیؒ نے اس کا ذکر "ضعفاء" میں کیا ہے اور ابو نعیمؒ نے اس سے روایت کیا ہے اور اس نے دیلمیؒ سے بالصراحت لیا۔ اگر وہ اس روایت کو اس کی طرف منسوب کر دیتا تو نہایت مناسب تھا۔

میں کہتا ہوں: شارح امام مناویؒ نے دور کا راستہ اختیار کیا ہے۔ دراصل حدیث کی علت کا سبب وہ راوی ہیں جو ان رواۃ سے نیچے ہیں۔ جن کا اس نے ذکر کیا ہے جیسا کہ آپ معلوم کر چکے ہیں۔ نیز ابن جوزیؒ نے اس کو "موضوعات" میں ابن حبان کے طریق سے اس نے علاء بن مسلمہ سے بیان کیا ہے۔ پھر ابن جوزیؒ نے کہا کہ اس حدیث کا اصل نہیں ہے، علاء راوی احادیث وضع کرتا ہے..... لیکن امام سیوطیؒ نے "اللآلی" میں اس کا تعاقب کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس حدیث کو امام ترمذیؒ نے روایت کیا ہے۔

میں کہتا ہوں: یہ تعاقب بے فائدہ ہے جب کہ راوی کا مجروح ہونا ثابت ہے۔ امام ترمذیؒ کا اس سے روایت کرنا اس کی تعدیل نہیں کر سکتا۔ امام ترمذیؒ کے رواۃ میں کتنے راوی ایسے ہیں جو مجروح اور متہم ہیں جیسا کہ حدیث کے راویوں کے حالات کا علم رکھنے والوں سے یہ بات مخفی نہیں ہے۔

پھر امام سیوطیؒ نے "اللآلی" میں اس کی تقویت کے لئے ایک دوسرا طریق واثلہ بن اسقع سے مرفوعا ذکر کیا۔ اس میں حسن بن شبیب مکتب کے بارہ میں امام ذہبیؒ نے "میزان" میں کہا کہ اس حدیث کی آفت یہی راوی ہے۔ ابن عدیؒ نے اس کے بارہ میں کہا کہ یہ راوی ثقہ راویوں سے باطل باتیں روایت کرتا ہے۔ اور ابن القیمؒ نے "المنار" میں یقین کے ساتھ کہا ہے کہ یہ حدیث من گھڑت ہے انہوں نے اس حدیث کو ایسے امور کلیہ کے ساتھ تنبیہ کرتے ہوئے کہا ہے، جن کے ساتھ حدیث کے موضوع ہونے کا علم ہوتا ہے۔ پھر امام ابن القیمؒ نے کہا ہے کہ حدیث کے موضوع ہونے سے مراد کسی حدیث کا قبیح ہونا اور باعث استہزاء ہونا ہے چنانچہ یہ حدیث بھی ان سے ہے۔

سلسلہ احادیث ضعیفہ۔

۱۲۹۔کدو و مسور کی دال کی بابت روایت۔

نبی اکرمؐ نے فرمایا ہے کہ:

عَلَيْكُمْ بِالْقَرْعِ؛ فَإِنَّهُ يَزِيدُ فِي الدِّمَاغِ، وَعَلَيْكُمْ بِالْعَدَسِ: فَإِنَّهُ قُدِّسَ عَلَى لِسَانِ سَبْعِينَ نَبِيًّا.

کدو استعمال کرو اس کے کھانے سے دماغ کو تقویت حاصل ہوتی ہے نیز مسور کی دال کا استعمال کرو، ستر انبیاء کی زبان سے اس کی عمدگی بیان ہوئی ہے۔

علامہ ناصر الدین البانیؒ فرماتے ہیں کہ:

یہ حدیث من گھڑت ہے، اس حدیث کو امام طبرانیؒ نے عمرو کے طریق سے جس کا ابھی گزشتہ حدیث میں ذکر ہوا۔ اس نے ابن علاثہ سے اس نے ثور سے اس نے مکحولؒ سے اس نے واثلہ سے روایت کیا۔ امام سیوطیؒ نے "اللآلی" میں اس طریق سے ذکر کرنے کے بعد کہا کہ عمرو اور اس کا استاذ دونوں متروک راوی ہیں۔ میں کہتا ہوں: بایں ہمہ امام سیوطیؒ نے اس حدیث کو "الجامع الصغیر" میں ذکر کیا ہے۔

امام زرکشیؒ نے "اللآلی المنثورہ فی الاحادیث المشہورہ" میں ذکر کیا کہ میں نے ابن صلاح کی تحریر دیکھی ہے جس میں اس نے اس حدیث کو باطل کہا ہے اس حدیث کے بارہ میں عبداللہ بن مبارکؒ سے دریافت کیا گیا۔ انہوں نے جواب دیا کہ مسور کی دال کی عمدگی کے بارہ میں تو کسی ایک پیغمبر کی زبان سے بھی کوئی لفظ نہیں نکلا۔

ظاہر ہے کہ مسور کی دال کا استعمال ضرر رساں اور تبخیر پیدا کرنے والا ہے نیز ابن جوزیؒ نے اس کو موضوعات میں متعدد طرق سے ذکر کیا ہے اور اس پر موضوع ہونے کا حکم لگایا ہے۔

امام مناویؒ کا قول ہے کہ امام سیوطیؒ نے مسور کی دال کی عمدگی کا ذکر بڑے زور شور سے کیا ہے لیکن کوئی مفید بات ذکر نہیں کر پائے ہیں اسی طرح مسور کی دال والی اس حدیث کو امام صغانیؒ نے "الاحادیث الموضوعہ" میں ذکر کیا ہے۔ اسی طرح امام ابن القیمؒ نے "المنار" میں ذکر کیا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس حدیث کو اس قسم کے لوگوں نے وضع کیا ہے جنہوں نے مسور کی دال کو "من" اور "سلویٰ" پر ترجیح دی ہے۔ نیز ملا علی قاریؒ نے اس حدیث کو "موضوعات" میں شامل کیا ہے اور امام ابن تیمیہؒ نے "مجموع الفتاویٰ" میں ذکر کیا کہ اہل علم کا اس بات پر اتفاق ہے کہ یہ حدیث جھوٹی اور من گھڑت ہے۔ نیز آئندہ آنے والی حدیث بھی عمرو بن حصین کذاب کی مرویات سے ہے۔

سلسلہ احادیثِ ضعیفہ۔

۱۳۰۔ مومن کے بچے ہوئے پانی کی بابت روایت۔

نبی اکرمؐ نے فرمایا ہے کہ:

سُؤرُ الْمُؤْمِنِ شِفَاءٌ۔

مومن کا بچا ہوا پانی شفاء ہے۔

علامہ ناصر الدین البانیؒ فرماتے ہیں کہ:

اس حدیث کا کچھ اصل نہیں ہے، شیخ احمد غزی العامریؒ نے "الجد الحثیث" میں اس کو حدیث قرار نہیں دیا ہے۔ نیز شیخ عجلونیؒ نے "کشف الخفاء" میں اس کا اقرار کیا ہے۔

میں کہتا ہوں: شیخ علی قاریؒ نے "موضوعات" میں اس حدیث کو معنی کے لحاظ سے صحیح کہا ہے اس لئے کہ یہ حدیث "دارقطنی" کی حدیث کے معنی میں ہے جو "الافراد" میں ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ "تواضع کا تقاضا ہے کہ مومن اپنے بھائی کا بچا ہوا پانی پی لے" لیکن ہم اس سے کہیں گے کہ پہلے اس حدیث کو ثابت تو کیجئے۔ پھر اس کی بنیاد پر دوسری حدیث کو معنی کے لحاظ سے ثابت کیجئے جب کہ بلاشبہ یہ حدیث صحیح نہیں ہے اور اگر صحیح تسلیم بھی کر لی جائے تو یہ حدیث اس کی شاہد نہیں ہے اس لئے کہ اس میں صراحتاً یا اشارۃً یہ ذکر نہیں ہے کہ مومن کا بچاہوا پانی شفاء ہے البتہ اس کا شاہد معنی کے لحاظ سے میری نظروں سے گزر چکا ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ "مومن کے وضو سے بچے ہوئے پانی کو پینے میں ہر بیماری سے شفاء ہے جب کہ ادنیٰ درجہ کی بیماری غم ہے" لیکن یہ حدیث موضوع ہے اس کا بیان حدیث نمبر ۲۷۵۷ میں آئے گا۔

سلسلہ احادیثِ ضعیفہ۔

۱۳۱. طاعون کی وبا کی بابت روایت۔

نبی اکرمؐ نے فرمایا ہے کہ:

الطَّاعُوْنُ وَخْزُ إِخْوَانِكُمْ مِنَ الْجِنِّ.

طاعون کی وبا تمہارے "جن" بھائیوں کی طرف سے ایک گرفت ہے۔

علامہ ناصر الدین البانیؒ فرماتے ہیں

اس حدیث کا ان الفاظ کے ساتھ کچھ اصل نہیں ہے، اگرچہ ابن الاثیر نے اس حدیث کو "نہایہ" میں "وخز" کے مادہ میں ہرویؒ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ذکر کیا ہے حافظ ابن حجرؒ نے فتح الباری، میں ذکر کیا ہے کہ میں نے طویل موثر جستجو کے باوجود مسند احادیث کے کسی طریق میں بلکہ کتب مشہورہ اور اجزائے منثورہ میں ان الفاظ کے ساتھ اس حدیث کو نہیں پایا ہے جب کہ بعض محدثین نے اس حدیث کی نسبت "مسند احمد" اور "طبرانی" اور ابن ابی الدنیا کی کتاب "الطواعین" کی جانب کی ہے لیکن ان کتابوں میں سے کسی کتاب میں اس حدیث کا وجود نہیں ہے

میں کہتا ہوں: یہ حدیث مسند احمد، معجم الصغیر طبرانی، اور مستدرک حاکم میں ابوموسیٰ اشعریؓ سے متعدد طرق کے ساتھ ان الفاظ کے ساتھ مرفوع مروی ہے کہ "طاعون تمہارے دشمن "جنوں" کی جانب سے ایک گرفت ہے" امام حاکمؒ نے اس حدیث کو مسلمؒ کی شرط پر صحیح کہا ہے اور امام ذہبیؒ نے اس کی موافقت کی ہے۔

میں کہتا ہوں: یہ حدیث صحیح ہے لیکن مسلم کی شرط پر نہیں ہے اس لئے کہ اس حدیث کی سند میں امام حاکمؒ اور امام احمدؒ کے نزدیک بعض طرق میں ابو بلج راوی ہے اس کا نام یحییٰ بن سلیم ہے اور وہ ثقہ ہے جب کہ وہ مسلم کے راویوں میں سے نہیں ہے لیکن امام احمدؒ کے ہاں اس حدیث کا ایک دوسرا طریق صحیح سند کے ساتھ مذکور ہے نیز حافظ ابن حجرؒ نے اس کو صحیح کہا ہے پس "وَخْزُ أَعْدَائِكُمْ" کے الفاظ تو حدیث میں محفوظ ہیں جب کہ "إِخْوَانِكُمْ" کے الفاظ دوسری حدیث میں ہیں۔

ارشاد نبویؐ ہے کہ تم ہڈی اور گوبر کے ساتھ استنجا نہ کرو اس لئے کہ وہ دونوں تمہارے "جن" بھائیوں کی خوراک ہیں۔

یہ حدیث مسلم اور دیگر کتابوں میں موجود ہے۔ اس سلسلہ میں "نیل الاوطار" کا مطالعہ فرمائیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بعض رواۃ کی طرف سے اس کا اول کے ساتھ اختلاط ہو گیا ہے چنانچہ امام سیوطیؒ "الحاوی" میں ذکر کرتے ہیں کہ ہڈی کے ذکر والی حدیث میں جنوں کو ایمان کے لحاظ سے بھائی کہا گیا ہے ظاہر ہے کہ دینی اخوت اتحاد فی الجنس کو مستلزم نہیں ہے چنانچہ حافظ ابن حجرؒ نے اپنی عمدہ کتاب "بذل الماعون فی فضل الطاعون" میں اس حدیث کے طرق کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ اس حدیث میں "إِخْوَانِكُمْ" کے الفاظ نہیں ہیں۔ طویل بحث کی ہے۔

سلسلہ احادیثِ ضعیفہ۔

۱۳۲۔ نسیان النبیؐ کے متعلق ایک روایت۔

نبی اکرمؐ نے فرمایا ہے کہ:

اَمَا اِنِّیْ لاَ اَنْسَی، وَلٰکِنْ اُنَسّٰی لِاَشْرِعَ

''خبردار! بلاشبہ مجھے نسیان نہیں ہوتا البتہ میں بھلایا جاتا ہوں تاکہ میں احکام کا نفاذ کروں''

علامہ ناصر الدین البانیؒ فرماتے ہیں کہ:

حدیث باطل ہے، اس کا ہرگز کچھ اصل نہیں ہے امام غزالی[۱] نے اس حدیث کو یقین کے ساتھ احیاء العلوم (۳۸/۴) میں ان الفاظ کے ساتھ ذکر کیا ہے اس حدیث کی نسبت نبی ﷺ کی جانب کی ہے، چنانچہ علامہ عراقی (رحمہ اللہ) نے الاحیاء کی تخریج میں وضاحت کی ہے کہ امام مالک (رحمہ اللہ) نے اس حدیث کو بلا اسناد ذکر کیا ہے کہ یہ حدیث مجھ تک پہنچی ہے۔

علامہ ابن عبدالبر (رحمہ اللہ) کا قول ہے کہ موطا میں یہ حدیث مرسل کی صورت میں بلا اسناد بھی موجود ہے، حمزہ کنانی (رحمہ اللہ) کا قول بھی اسی طرح کا ہے اس نے وضاحت کی ہے: کہ یہ حدیث مالک کے طریق کے سوا سے وارد نہیں ہے جبکہ ابو طاہر انماطی (رحمہ اللہ) کا قول ہے: کہ اس حدیث کے بارے میں میری دریافت طول پکڑ گئی جب کہ میں نے ائمہ حدیث اور حفاظ سے اس کے بارے میں دریافت کیا لیکن مجھے کامیابی حاصل نہ ہوسکی بلکہ میں نے کسی راوی کے بارے میں نہیں سنا۔ کہ وہ اس حدیث کے بارے میں کامیابی سے ہمکنار ہوا ہو، نیز ابو طاہر (رحمہ اللہ) کا قول ہے کہ حدیث کے بعض طلبہ نے اس حدیث کے بارے میں دعوٰی کیا ہے کہ یہ حدیث مسند ہے۔

میں کہتا ہوں: یہ حدیث موطا امام مالک (۱۶۱/۱) میں مذکور ہے کہ امام مالک (رحمہ اللہ) تک یہ حدیث پہنچی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''بلاشبہ میں بھولتا ہوں یا بھلایا جاتا ہوں تو اسی لئے تاکہ میں اس کو سنت قرار دوں'' حدیث کی ظاہری کیفیت سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی ﷺ بشریت کے تقاضوں کے مطابق نسیان سے دوچار نہیں ہوتے البتہ اللہ تعالیٰ آپ کو بھلا دیتا ہے تاکہ آپ اس کو بیان کریں۔

اس صورت میں یہ حدیث اس حدیث کے مخالف ہے جو بخاری مسلم اور ان دونوں کے علاوہ دیگر کتب حدیث میں بھی وارد ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث وارد ہے: کہ ''بلاشبہ میں تو انسان ہوں میں نسیان سے ہم کنار ہوتا ہوں جیسا کہ تم بھی نسیان سے ہم کنار ہوتے ہو تو جب مجھے نسیان لاحق ہو تو مجھے یاد دلایا کرو'' اور یہ اس کے منافی نہیں ہے کہ آپ ﷺ کے نسیان پر کوئی حکم مرتب ہو اور فوائد حاصل ہوں، مقصود یہ ہے کہ نسیان کی نفی جائز نہیں جس کا تعلق انسان کی طبیعت کے ساتھ ہے اس باطل حدیث کے باعث جو صحیح حدیث کے معارض ہے۔

سلسلہ احادیث ضعیفہ۔

۱۔امام غزالیؒ فلسفہ و تصوف کے آدمی تھے ،حدیث کی اسناد ،صحت و معرفت میں وہ کچھ خاص نا تھے ،اس فن کو انھونے اپنے ارتحال سے قبل حاصل کرنا شروع کیا تھا،لھذا،احیاالعلوم،المنقذ،الاقتصاد و تھافتہ الفالسفہ یا انکی دیگر کتب سے احادیث روایت کرنا انتھائی گمراہ کن ہے،آن میں موضوعات و ضعیف یا شاذ روایتوں کی کثرت پائی جاتی ہے۔معج

۱۳۳۔انگور جھاڑنے کی روایت۔

نبی اکرمؐ نے فرمایا ہے کہ:

كَانَ يَأْكُلُ الْعِنَبَ خَرْطاً

''آپ انگور جھاڑ جھاڑ کر تناول کرتے تھے''

علامہ ناصر الدین البانیؒ فرماتے ہیں کہ:

حدیث موضوع ہے ابن عدی (رحمہ اللہ) نے اس حدیث کو الکامل (۲/۲۸۰) میں اس سند کے ساتھ سلیمان بن ربیع سے ذکر کیا ہے اس نے کادح بن رحمہ سے اس نے بتایا کہ ہمیں حصین بن نمیر نے آگاہ کیا اس نے حسین بن قیس سے اس نے عکرمہ سے اس نے ابن عباس سے اس نے عباس سے مرفوع ذکر کیا ہے جب کہ ابن عدی (رحمہ اللہ) نے کہا ہے کہ کادح (راوی) اکثر جو روایات کرتا ہے وہ غیر محفوظ ہے اور اس کے اسانید و متون میں متابعت نہیں ہے جب کہ ابن جوزی (رحمہ اللہ) نے اس حدیث کو ابن عدی (رحمہ اللہ) کے طریق سے الموضوعات میں ذکر کیا ہے۔

نیز ابن جوزی (رحمہ اللہ) نے وضاحت کی ہے کہ حسین کچھ راوی نہیں ہے اور کادح (راوی) کذاب ہے جب کہ سلیمان (راوی) کو دارقطنی (رحمہ اللہ) نے ضعیف قرار دیا ہے، بعدازاں ابن جوزی نے اس حدیث کو عقیلی کے طریق سے اس اسناد کے ساتھ داؤد بن عبدالجبار ابو سلیمان کوفی سے روایت کیا ہے اس نے بتایا کہ ہمیں جارود نے بتایا اس نے حبیب بن یسار سے اس نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس نے کہا: کہ ''میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ انگوروں کو اس کی شاخوں سے جھاڑ جھاڑ کر تناول کرتے تھے'' امام عقیلی (رحمہ اللہ) نے کہا ہے اس حدیث کا کچھ اصل نہیں ہے جب کہ داؤد (راوی) ثقہ نہیں ہے، مزید برآں اس کی متابعت نہیں ہے۔

میں کہتا ہوں: اور اس کے طریق سے ابوبکر الشافعی (رحمہ اللہ) نے الفوائد (۱/۱۱۰) میں اور امام طبرانی (رحمہ اللہ) نے الکبیر (۳/۱۷۳/۲) میں اور امام سیوطی (رحمہ اللہ) نے اللآلی (۲/۲۱۱) میں اس کا تعاقب کیا ہے اور وضاحت کی ہے، میں کہتا ہوں: کہ اس حدیث کو امام طبرانی (رحمہ اللہ) نے اس طریق سے ذکر کیا ہے جب کہ امام بیہقی (رحمہ اللہ) نے الشعب میں دو طریق سے ذکر کیا ہے، بعدازاں اس نے بیان کیا ہے کہ اس کی اسناد قوی نہیں ہے جب کہ علامہ عراقی (رحمہ اللہ) نے تخریج الاحیاء میں اس کے ضعیف قرار دینے پر اقتصار کیا ہے۔

میں کہتا ہوں: اس تعاقب میں کچھ فائدہ نہیں ہے اس لئے کہ امام عراقی اور بیہقی (رحمہ اللہ) کا ضعیف قرار دینا اجمالی طور پر ہے اس میں تفصیل نہیں ہے اور ان دونوں سے پہلے لوگوں نے علت کو تفصیل سے بیان کیا ہے اس لئے غلبہ مفصل کو مجمل پر حاصل ہوگا جبکہ داؤد (راوی) جس کا ذکر کیا گیا ہے اس کے بارے میں ابن معین (رحمہ اللہ) نے کہا ہے کہ وہ ثقہ نہیں ہے جبکہ کبھی کہا ہے کہ وہ جھوٹ کہا کرتا تھا تو اس جیسا راوی کادح کذاب کی حدیث کا شاہد کی صلاحیت نہیں رکھتا ہے اس لئے امام ذہبی اور عقیلی (رحمہ اللہ) نے اس کے قول کو ثابت رکھا ہے کہ اس حدیث کا کچھ اصل نہیں ہے، چنانچہ امام سیوطی (رحمہ اللہ) کا ابن عباس کی حدیث کو الجامع الصغیر میں ذکر کرنا اس کی شرط کے مطابق نہیں ہے۔

سلسلہ احادیث ضعیفہ۔

۱۳۴۔نیند کی بابت روایت۔

نبی اکرمؐ نے فرمایا ہے کہ:

اَلنَّاسُ نَيَامٌ فَإِذَا مَاتُوْا اِنْتَبَهُو

ترجمہ: ''لوگ نیند سے ہمکنار رہتے ہیں جب وہ موت سے ہمکنار ہوتے ہیں تو بیدار ہوجاتے ہیں''

علامہ ناصر الدین البانیؒ فرماتے ہیں کہ:

اس حدیث کا کچھ اصل نہیں ہے امام غزالی (رحمہ اللہ) نے اس حدیث کو (۲۰/۴) میں مرفوع بیان کیا ہے جب کہ حافظ عراقی (رحمہ اللہ) کا قول ہے اور علامہ سبکی (رحمہ اللہ) (۱۷۱-۱۰۷/۴) نے اس کی متابعت کی ہے کہ میں نے اس حدیث کو مرفوع نہیں پایا ہے البتہ اس حدیث کی نسبت اور اس کی مثل علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی جانب الکشف (۳۱۲/۲) میں کی ہے۔

سلسلہ احادیث ضعیفہ۔

۱۳۵۔ خوبصورت چہرے کی بابت روایت۔

نبی اکرمؐ نے فرمایا ہے کہ:

عَلَيْكُمْ بِالْوُجُوْهِ الْمَلَاحِ وَالْحَدَقِ السُّوْدِ فَإِنَّ اللهَ يَسْتَحِي أَنْ يُعَذِّبَ وَجْهًا مَلِيْحًا بِالنَّارِ

''تم خوبصورت چہروں اور سیاہی مائل آنکھوں کو اختیار کرو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ شرم کرتے ہیں کہ وہ کسی خوبصورت چہرے کو دوزخ کے عذاب میں مبتلاء کرے ''

علامہ ناصر الدین البانیؒ فرماتے ہیں کہ:

حدیث موضوع ہے ابن جوزی (رحمہ اللہ) نے اس کو الموضوعات میں روایت کرنے کے بعد کہا ہے کہ اس حدیث کی اصل آفت حسن بن علی بن زکریا العدوی ہے سیوطی نے اللآلی (۱۱۳/۱) میں کہا ہے کہ وہ احادیث کو وضع کرنے والے مشہور وضاعین میں سے ایک تھا، ملاعلی قاری (رحمہ اللہ) نے (ص ۱۱۰) میں کہا ہے کہ ''اس حدیث کو وضع کرنے والے خبیث پر اللہ کی لعنت ہو''۔

پھر میں نے اس حدیث کے دوسرے طریق کو معلوم کیا لاحق بن محمد نے اپنی کتاب شیوخہ (۱۱۴/۱/۲) میں کہا کہ ہمیں ابو مسعود نے خبر دی اس نے کہا ہمیں لاحق بن حسین مقدسی نے خبر دی اس نے بتایا ہمیں محمد بن عبداللہ بن ابی ورۃ القاضی نے خبر دی اس نے بتایا ہمیں محمد بن طلحہ العروقی نے خبر دی اس نے بتایا ہمیں ابراہیم بن سلیمان الزیات نے خبر دی اس نے بتایا ہمیں شعبہ نے خبر دی اس نے توبہ عنبری سے اس نے انس بن مالک سے اس حدیث کو مرفوع بیان کیا ہے۔

میں کہتا ہوں: یہ حدیث اسی طرح کی ہے جس طرح کی پہلی حدیث ہے یا اس سے بھی زیادہ شر انگیز ہے اور اس حدیث میں متعدد علتیں بھی پائی جاتی ہیں اور وہ یہ ہیں (۱) الزیات کے بارے میں ابن عدی نے کہا ہے کہ وہ قوی نہیں ہے (۲) عروقی راوی اور اس سے روایت کرنے والا محمد القاضی دونوں کو میں نہیں جانتا (۳) لاحق راوی ہی اس حدیث میں اصل آفت ہے اس لئے کہ وہ کذاب اور وضاع حافظ ادریسی نے اس کے بارے میں کہا ہے کہ وہ کذاب ہے اور بہتان طراز ہے وہ ثقہ راویوں سے احادیث وضع کرتا ہے اس سے بڑا کذاب اور جھوٹا ہم نے اپنے دور میں کوئی دوسرا نہیں دیکھا۔

امام شیرازی (رحمہ اللہ) نے الالقاب میں کہا ہے: ہمیں ابو عمر لاحق بن حسین بن ابی الورد نے خبر دی پس اس نے اس موضوع اور ظاہری طور پر اس جھوٹی خبر کو ذکر کیا اور اس کے متن علیکم بالوجوہ الملاح ...... کو ذکر کیا ہے۔

سلسلہ احادیث ضعیفہ۔

۱۳۶۔ خوبصورت چھرے کی بابت ایک موضوع روایت۔

نبی اکرمؐ نے فرمایا ہے کہ:

اَلنَّظَرُ اِلَى الْوَجْهِ الْمَرْاَةِ الْحَسْنَاءِ وَالْخَضِرَةِ يَزِيْدَانِ فِى الْبَصَرِ

ترجمہ: ”یہ خوبصورت عورت کے چہرے کی جانب اور سبزہ کی جانب دیکھنا دونوں آنکھوں کی بصارت میں اضافہ کرتی ہیں“

علامہ ناصر الدین البانیؒ فرماتے ہیں کہ:

حدیث موضوع ہے، اس حدیث کو ابونعیم نے الحلیۃ (۳/۲۰۱-۲۰۲) میں احمد بن حسین انصاری کے طریق سے اس نے کہا ہمیں ابراہیم بن حبیب بن سلام مکی نے اس نے کہا ہمیں ابن ابی فدیک نے حدیث بیان کی اس نے کہا ہمیں جعفر بن محمد نے اس نے اپنے والد سے اس نے جابر سے مرفوع روایت کی، اس ابراہیم کے حالات کو میں نے نہیں پایا ہے اور اسی طرح اس کے حالات بھی معلوم نہیں جس سے احمد بن حسین روایت کر رہے ہیں جب کہ اس کی متابعت محمد بن یعقوب نے ابی الشیخ سے التاریخ (۲۳۶) میں کی ہے، البتہ اس نے کہا ہے کہ ہمیں ابراہیم بن سلام مکی نے حدیث بیان کی نیز اس کی متابعت محمد بن احمد قاضی البورانی نے کی ہے، اس نے کہا ہمیں ابراہیم بن حبیب بن سلام نے اس کی خبر دی، اس حدیث کو ابونعیم نے بھی روایت کیا ہے جیسا کہ امام سیوطی (رحمہ اللہ) نے اللآلی (۱/۱۱۶) میں ذکر کیا ہے اور بورانی نے اس کو تمر جمۃ الخطیب (۱/۲۹۵) میں روایت کیا ہے نیز اس نے دارقطنی سے روایت کیا ہے البتہ اس نے اس میں کہا ہے کہ اس راوی میں کچھ حرج نہیں ہے البتہ وہ ضعیف قسم کے شیوخ سے روایت کرتا ہے۔

میں کہتا ہوں: ظاہر یہ ہے کہ ابراہیم جو بورانی کے شیخ ہیں اس حدیث میں ان شیوخ سے شمار ہوتے ہیں جو ضعیف ہیں اس لئے وہ شخص اس حدیث کی آفت ہے جبکہ مناوی نے فیض القدیر میں ذکر کیا ہے کہ ذہبی نے المیزان میں بیان کیا ہے کہ یہ حدیث باطل ہے۔ میں کہتا ہوں: کہ صغانی نے اس حدیث کو الاحادیث الموضوعۃ (ص ۷) میں ذکر کیا ہے جب کہ ابن قیم نے کہا ہے یہ اور اس جیسی احادیث بددین اور زندیق لوگوں کی وضع کردہ ہیں۔ میں کہتا ہوں: ابن جوزی نے اس حدیث کو الموضوعات میں ذکر کیا ہے البتہ الفاظ اور ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

سلسلہ احادیث ضعیفہ۔

یہ اور اسکے مثل روایتیں زندیقیوں کی گھڑی گئی روایتیں ہیں جو نبی اکرمؐ سے لوگوں برگزشتہ کرکے اسلام کے نظام عفت و پاکیزگی کو تہہ و بالا کرنے کی سازشوں میں مگن تھے۔معج

فصل: ان کلی امور میں یہ بھی ہے کہ حدیث انبیاء کرام کے کلام کے مشابہ نہیں ہے بلکہ صحابہ کرام کے کلام کے مشابہ بھی نہیں جیسا کہ یہ حدیث ہے جب کہ یہ کلام ایسا ہے جس سے ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ عنہ، سعید بن مسیب، حسن بصری، امام احمد اور امام مالک (رحمہم اللہ) کا مقام اونچا ہے جب کہ شیخ ملا علی قاری (رحمہ اللہ) نے اس کا تعاقب کیا ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے موضوع نہیں ہے، میں کہتا ہوں: ان دونوں کے درمیان تعارض نہیں ہے یہ حدیث سند کے لحاظ سے ضعیف ہے جبکہ متن کے لحاظ سے موضوع ہے اس کی بعض مثالیں گزر چکی ہیں۔

محولہ بالا

۱۳۷۔خوبصورت چھرے پر ایک اور گھڑی گئی روایت۔

نبی اکرمؐ نے فرمایا ہے کہ:

اَلنَّظَرُ إِلَى الْوَجْهِ الْحَسَنِ يَجْلُو الْبَصَرَ ،وَالنَّظَرُ إِلَى الْوَجْهِ الْقَبِيحِ يُورِثُ الْكَلَحَ

خوبصورت چہرے کی طرف دیکھنے سے آنکھیں زیادہ روشن ہو جاتی ہیں اور برے چہرے کی طرف دیکھنے سے تنگی اور بدصورتی کا وارث بن جاتا ہے ''

علامہ ناصر الدین البانیؒ فرماتے ہیں کہ:

حدیث موضوع ہے، الخطیب (رحمہ اللہ) نے اس کو (۳/۲۲۶) میں حسن بن علی بن زکریا بصری کے طریق سے روایت کیا ہے اس نے کہا ہمیں بشر بن معاذ نے بتایا اس نے کہا ہمیں بشر بن فضل نے اس نے اپنے باپ سے اس نے ابی الجوزاء سے اس نے ابن عباس سے مرفوع روایت کیا ہے، نیز اس روایت کو محمد بن محمد بن احمد بن عثمان طرازی نے روایت کیا ہے اس نے حسن بن علی بن زکریا سے دوسری اسناد کے ساتھ انس سے مرفوع روایت کیا ہے لیکن اس روایت میں طرازی نے غلطی کی ہے جب کہ اس نے منکر اور باطل روایات کو ذکر کیا ہے جب کہ درست یہ ہے کہ یہ روایت حسن بن زکریا سے ہے جیسا کہ خطیب نے کہا ہے اور اسی حسن راوی کے بارے میں امام ابن عدی (رحمہ اللہ) نے کہا ہے: اس کی اکثر احادیث موضوع ہیں سوائے چند احادیث کے اور ہم اس کو متہم قرار دیتے ہیں بلکہ یقین کرتے ہیں کہ اس نے ان کو وضع کیا ہے، ابن حبان (رحمہ اللہ) کا قول ہے: شاید اس نے ثقہ رواۃ سے موضوعات کو ذکر کیا ہے جو ایک ہزار سے زائد ہیں اور اس کی مثل حدیث ملاحظہ کریں۔

سلسلہ احادیث ضعیفہ۔

جس کسی کو احادیث نبویہ اور سیرت نبویہ پر عبور حاصل ہوگا وہ جان لیگا کہ ایسا منکر و شاذ متن نبی اکرمؐ سے مروی نہیں ہو سکتا ہے۔یہ شہوت پرستوں کے لئے گھڑی گئی روایت ہے۔معج

۱۳۸۔انسان کی عادت بدلنے کی بابت روایت۔

نبی اکرمؐ سے روایت منسوب کی جاتی ہے کہ:آپؐ نے فرمایا ہے کہ[۱]:

إِذَا سَمِعْتُمْ بِجَبَلٍ زَالَ عَنْ مَكَانِهِ فَصَدِّقُوا وَإِذَا سَمِعْتُمْ بِرَجُلٍ تَغَيَّرَ عَنْ خُلُقِهِ فَلَا تُصَدِّقُوا، وَإِنَّهُ يَصِيرُ إِلَى مَا جُبِلَ عَلَيْهِ

" یہ جب تم کسی پہاڑ کے بارے میں سنو کہ وہ اپنی جگہ سے ہٹ گیا ہے تو تم اس کی تصدیق کرو اور جب تم کسی شخص کے بارے میں سنو کہ اس کی عادت میں تبدیلی آ گئی ہے تو اس کی تصدیق نہ کرو بلاشبہ وہ شخص اس جانب جا رہا ہے جس پر اس کی جبلت ہوئی تھی "

علامہ ناصر الدین البانیؒ فرماتے ہیں کہ:

حدیث ضعیف ہے، امام احمد (رحمہ اللہ) نے اس حدیث (۶/ ۴۴۳) کو زہری کے طریق سے روایت کیا ابوالدرداء نے بیان کیا کہ ایک بار کا ذکر ہے کہ:" ہم رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے ہم نے ذکر کر رہے تھے کہ کیا ہوگا؟ جب کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:" اس حدیث کی اسناد منقطع ہے امام مناوی کا شرح الجامع الصغیر میں قول ہے: ہیثمی نے کہا ہے کہ اس روایت کے راوی صحیح حدیث کے راوی ہیں۔ البتہ زہری نے ابوالدرداء کو نہیں پایا ہے جب کہ مناوی (رحمہ اللہ) نے حدیث کو منقطع قرار دیا ہے اور وہ اسی کے ساتھ پہچانا جاتا ہے جب کہ اس میں مولف کا اشارہ اس کی صحت کی جانب ہے۔

میں کہتا ہوں: گویا کہ شیخ عجلونی سے دھوکہ کیا گیا ہے اس اشارہ کے باعث جس کی جانب اشارہ کیا گیا ہے جب کہ اس نے الکشف (۱/ ۸۷) میں کہا ہے کہ اس حدیث کو امام احمد (رحمہ اللہ) نے صحیح اسناد کے ساتھ ذکر کیا ہے جب کہ اس کا معاملہ عجیب ہے کہ اس نے ایک دوسرے مقام (۱/ ۸۲) میں احمد کی روایت کے ساتھ اس کا ذکر کیا ہے اور اس پر خاموشی اختیار کی ہے اس کو صحیح قرار نہیں دیا ہے اس کے بعد اس نے اس کو تیسری جگہ (۱/ ۲۵۹) میں ذکر کیا ہے اور المقاصد سے نقل کیا ہے کہ یہ حدیث منقطع ہے جب کہ اس حدیث سے انسان کے مجبور ہونے کی بو آ رہی ہے[۲]۔

مزید برآں مسلمان شخص اپنے اخلاق کو بہتر بنانے کا مالک نہیں ہے جب کہ اس کو اس میں تبدیلی کا اختیار نہیں ہے اور اس وقت ان تین احادیث کو بیان کرنا لازمی ہے جن میں اچھے اخلاق کے اختیار کرنے کی رغبت دلائی گئی ہے ارشاد نبوی ﷺ ہے:" میں جنت کے بلند درجہ میں اس شخص کے لئے ضمانت دیتا ہوں جس کا خلق اچھا ہے" (ابوداؤد (۲/ ۲۸۸) ابوداؤد کے علاوہ دیگر کتب حدیث میں بھی یہ حدیث موجود ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے اس سے یہ حقیقت واضح ہوگی کہ اس باب میں جو حدیث ذکر ہوئی ہے وہ منکر ہے، واللہ اعلم۔

سلسلہ احادیث ضعیفہ

۱۔ نبی اکرمؐ سے جھوٹی روایت منسوب کرنا جھنمی عمل ہے۔ہم اگر چہ سابقہ آثار موضوعہ و ضعیفہ میں نبی اکرمؐ نے فرمایا لکھ چکے ہیں، مگر نیچے انکا ضعیف ہونا بیان کردیا ہے۔مگر اس دوران۔حافظ ابن الصلاحؒ اور البانیؒ کے اقوال و تحقیق نے ہمیں یاد دلادیا کہ ہمیں الفاظ میں اپنا شک ظاہر کردینا چاہئے کہ کہیں کوئی جاہل اسے حقیقتاً ہی نبی اکرمؐ کا قول نا جان لے۔موضوعات پرستوں کی یہ ہی روش ہے کہ انکی بدعات انہی روایتوں پر کھڑی ہوتی ہیں۔اور بعد ازاں وہ روایت و رسم کی ہیت اختیار کرلیتی ہے۔مصحح

۲۔یہ روایت علم النفس و نفسیات کے قبیل سے تعلق رکھتی ہے اور اس منکر و موضوع روایت کو کسی اہل جبریہ نے گھڑا ہے۔مصحح

۱۳۹.چھینک والی حدیث کی بابت روایت.

نبی اکرمؐ نے اپنے سے منسوب روایت میں فرمایا ہے کہ:

اَصْدَقُ الْحَدِيْثِ مَا عُطِسَ عِنْدَهُ

''جس حدیث کے بیان کے وقت چھینک آئے وہ حدیث بالکل درست صحیح ہے ''

علامہ ناصر الدین البانیؒ فرماتے ہیں کہ:

یہ حدیث باطل ہے، علامہ ہیثمی (رحمہ اللہ) نے المجمع (۵۹/۸) میں انس کی حدیث سے اس کا ذکر کیا ہے بعد ازاں کہا ہے کہ امام طبرانی (رحمہ اللہ) نے اس حدیث کو الاوسط میں اپنے شیخ جعفر بن محمد بن ماجد سے بیان کیا ہے جب کہ میں اس کو پہچانتا نہیں ہوں اور عمارۃ بن زاذان راوی کو ابوزرعہ اور ایک جماعت نے ثقہ قرار دیا ہے جب کہ اس میں ضعف ہے اور اس کے بقیہ رواۃ ثقہ ہیں، میں کہتا ہوں: اس عمارہ (راوی) کے بارے میں امام احمد (رحمہ اللہ) نے کہا کہ وہ ثابت سے وہ انس سے منکر احادیث بیان کرتا ہے، میں کہتا ہوں: جب کہ یہ حدیث اس کی روایت سے ہے وہ ثابت سے وہ انس سے بیان کرتا ہے، واللہ اعلم، جب کہ حدیث کے باطل ہونے پر معنیٰ کے لحاظ سے اس سے پہلے حدیث میں اس کا ذکر ہو چکا ہے اب دوبارہ اس کے ذکر کرنے کی ضرورت نہیں۔[۱]

سلسلہ احادیثِ ضعیفہ .

۱ . یہ روایت سخت باطل ،مرسل و منکر ہے اسے مرفوع کہنا زیادتی ہوگی۔اسکے آخری الفاظ ہی اسکے جھوٹے ہونے کے لئے کافی ہیں ۔اس روایت کو علامہ البانیؒ نے مفصل اور تفصیلاً سابقہ روایت میں بیان کردیا ہے ہم نے اختصار کو مد نظر رکھ کر اس روایت کو اختیار کیا ہے ۔معج

۱۴۰.جسم کو تین چیزوں سے خوشی ہونے کی روایت.

نبی اکرمؐ نے اپنے سے منسوب روایت میں فرمایا ہے کہ:

ثَلَاثٌ يَفْرَحُ بِهِنَّ الْبَدَنُ وَيَرْبُوْ عَلَيْهَا: اَلطِّيْبُ ،وَالثَّوْبُ اللَّيِّنُ وَشُرْبُ الْعَسَلِ

''تین چیزیں ایسی ہیں جن کے باعث جسم کو خوشی حاصل ہوتی ہے اور جسم میں فراخی ہوتی ہے، خوشبو، نرم و نازک لباس، شہد پینا ''

علامہ ناصر الدین البانیؒ فرماتے ہیں کہ:

حدیث موضوع ہے، ابونعیم نے اس حدیث کو (۳۴۰/۶) میں طبرانی کے طریق سے اس کی اسناد کے ساتھ محمد بن روح القتیری سے اس نے کہا ہمیں یونس بن ہارون ازدی نے بتایا اس نے مالک بن انس سے (اصل میں حدثنا ابی عن مالک بن انس ہے اور یہ غلط ہے) اس نے اپنے باپ سے اس نے اپنے دادا سے اس نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مرفوع روایت کیا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے حدیث غریب ہے اس کو مالک نے اپنے باپ سے بیان کیا اس حدیث میں القتیری راوی متفرد ہے (جو اصل میں دونوں جگہوں میں قشیری ہے دراصل تبدیلی ہوگئی۔

میں کہتا ہوں: یہ قتیری قاف کے فتحہ کے ساتھ اور اس کے بعد تا ہے ابن ماکولا (رحمہ اللہ) وغیرہ نے اس کو ضبط کیا ہے جب کہ ابن السمعانی میں تصحیف ہے اس نے اس کو قمری ذکر کیا ہے اور وضاحت کی ہے کہ نسبت قمر کی جانب ہے جو علی ﷺ کا غلام تھا منکر الحدیث ہے۔

میں کہتا ہوں: ابن یونس نے بھی اس کو منکر الحدیث قرار دیا ہے جب کہ دارقطنی (رحمہ اللہ) نے اس کے بارے میں اور اس کے شیخ کے بارے میں جو یونس بن ہارون ہے دونوں کو ضعیف کہا ہے، جب کہ اس نے غرائب مالک میں کہا ہے کہ یہ حدیث مالک سے صحیح نہیں ہے جب کہ ابن حبان (رحمہ اللہ) نے یونس بن ہارون کے حالات ذکر کئے ہیں کہ اس نے عجیب باتوں کو بیان کیا ہے اس سے روایت کرنا جائز نہیں، بعد ازاں اس کی اس حدیث کو قتیری کے طریق سے روایت کیا ہے بعد ازاں اس نے بیان کیا ہے کہ اس حدیث کو مالک سے یونس کے علاوہ نے ذکر نہیں کیا ہے۔

سلسلہ احادیث ضعیفہ۔

۱۴۱۔مریض کی عیادت تیسرے دن کرنے کی بابت روایت۔

نبی اکرمؐ سے منسوب روایت میں ذکر ہے کہ:

كَانَ لاَ يَعُوْدُ مَرِيْضًا إِلاَّ بَعْدَ ثَلاَثٍ

"نبی ﷺ بیمار کی عیادت کے لئے تیسرے دن کے بعد تشریف لے جاتے تھے"

علامہ ناصر الدین البانیؒ فرماتے ہیں کہ:

حدیث موضوع ہے، ابن ماجہ نے اس حدیث کو (۴۳۹/۱) میں اور ابو الشیخ نے الاخلاق میں (ص ۲۵۵) پر اور ابن عساکر نے (۱/۱۳۱/۹/۲/۲۲۶/۱۶) میں مسلمہ بن علی کے طریق سے اس نے بتایا کہ ہمیں ابن جریج نے حمید الطویل سے اس نے انس سے مرفوع روایت کیا ہے، میں کہتا ہوں: ابن جریج راوی مدلس ہے جب کہ اس نے حدیث کو لفظ عن کے ساتھ ذکر کیا ہے اور اس کا مزاج ہے کہ وہ ضعیف رواۃ سے تدلیس کے ساتھ ذکر کرتا ہے جب کہ مسلمہ راوی کا شمار ان سے ہے۔
یہ شخص اس حدیث کی اصل آفت ہے۔

ابن ابی حاتم (رحمہ اللہ) نے العلل (۳۱۵/۲) میں بیان کیا ہے کہ میں نے اپنے والد سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ یہ حدیث باطل ہے موضوع ہے میں نے سوال کیا کس وجہ سے انہوں نے بتایا کہ مسلمہ راوی ضعیف ہے جب کہ امام ذہبی (رحمہ اللہ) نے المیزان میں اس کا اقرار کیا ہے اور امام بیہقی (رحمہ اللہ) نے اس کو الشعب میں ذکر کیا ہے اور وضاحت کی ہے کہ اس کی اسناد مضبوط نہیں ہے جب کہ حافظ ابن حجر (رحمہ اللہ) نے اس حدیث کو تہذیب التہذیب میں مسلمہ راوی کی منکرات احادیث سے شمار کیا ہے جب کہ ان کے بعض نے اس بات کا ارادہ کیا کہ اس حدیث کو دوسری حدیث کے ساتھ تقویت عطا کی جائے جو اس کے معنی میں ہو جب کہ وہ کامیاب نہ ہو سکا اس لئے کہ وہ بھی اسی طرح موضوع ہے اور وہ یہ ہے۔

سلسلہ احادیثِ ضعیفہ۔

۱۴۲.بیمار کی تیسرے دن عیادت کی بابت قولی روایت۔

نبی اکرمؐ نے اپنے سے منسوب روایت میں فرمایا ہے کہ:

لاَ یُعَادُ الْمَرِیْضُ اِلَّا بَعْدَ ثَلاَثٍ

"بیمار کی عیادت تیسرے دن کے بعد کی جائے"

علامہ ناصر الدین البانی فرماتے ہیں کہ:

حدیث موضوع ہے، امام طبرانی (رحمہ اللہ) نے اس حدیث کو الاوسط (۱/۷۰) میں اپنی زوائد سے نصر بن حماد ابی الحارث وراق سے اس نے روح بن جناح سے اس نے زہری سے اس نے سعید بن مسیب سے اس نے ابو ہریرۃ ؓ سے مرفوع ذکر کیا ہے جب کہ اس حدیث کی اسناد کسی چیز کے بھی برابر نہیں ہے، نصر بن حماد راوی کے بارے میں ابن معین نے کہا ہے کہ وہ بہت زیادہ جھوٹ کہنے والا ہے، امام بخاری (رحمہ اللہ) کا قول ہے کہ محدثین اس کے بارے میں کلام کرتے ہیں، جب کہ روح راوی متہم ہے جب کہ اس سے مروی دوسری حدیث کا عنقریب ذکر ہوگا جب کہ اس حدیث کو ابن جوزی (رحمہ اللہ) نے الموضوعات میں ابن عدی کی روایت سے اس کی اسناد نصر راوی سے ہے جب کہ اس نے روح بن جناح کی جگہ روح بن غطیف کہا ہے۔

بعد ازاں ابن جوزی (رحمہ اللہ) نے کہا ہے حدیث صحیح نہیں ہے روح (راوی) متروک ہے اور اسی طرح نصر بھی متروک ہے جبکہ ابن جوزی (رحمہ اللہ) نے امام سیوطی (رحمہ اللہ) کا اللآلی (۲/۴۰۳) میں ذکر کیا ہے جو اس سے پہلے ہے تو اس نے کچھ کام نہ کیا اس لئے کہ وہ پہلی حدیث کی طرح موضوع ہے جیسا کہ اس کا ذکر ہو چکا ہے بعد ازاں اس کے ایک اور شاہد کا ذکر کیا ہے جو نوح بن ابی مریم کے طریق سے ہے کہ ہمیں آبان نے حدیث بتائی اس نے انس ؓ سے مرفوع ذکر کیا ہے جب کہ یہ نوح (راوی) جھوٹ کہنے کے ساتھ تہمت لگایا گیا ہے اس کا ذکر ہو چکا ہے اسی طرح آبان کا ذکر بھی گزر چکا ہے جو کہ ابان بن ابی عیاش ہے۔

سلسلہ احادیثِ ضعیفہ۔

۱۴۳۔تین قسم کے بیماروں کی عیادت نا کرنے کی روایت۔

نبی اکرمؐ نے اپنے سے منسوب روایت میں فرمایا ہے کہ :

(ثَلاثٌ لا يُعَادُ صَاحِبُهُنَّ: الرَّمِدُ وَصَاحِبُ الضِّرْسِ وَصَاحِبُ الدُّمَّلَةِ

"تین بیماریوں کے باعث ان میں مبتلاء لوگوں کی بیمار پرسی نہ کی جائے آنکھ کی بیماری درد وغیرہ، داڑھ کے درد کی بیماری، اور جس کے جسم میں پھوڑا ہے"

علامہ ناصر الدین البانیؒ فرماتے ہیں کہ:

حدیث موضوع ہے، امام طبرانی (رحمہ اللہ) نے اس حدیث کو الاوسط (۱/۷۰) میں اپنی زوائد سے اور عقیلی (رحمہ اللہ) نے (۳۲۱) میں اور ابن عدی (رحمہ اللہ) نے (۲/۳۱۹) میں مسلمہ بن علی الخشنی سے اس نے کہا مجھ سے اوزاعی نے یحیٰی بن ابی کثیر سے اس نے ابو جعفر سے اس نے ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مرفوع روایت کیا ہے جب کہ طبرانی اور ابن عدی کا قول ہے کہ اوزاعی سے مسلمہ کے علاوہ کسی نے روایت نہیں کیا ہے، میں کہتا ہوں: یہ راوی متہم ہے جیسا کہ آئندہ بھی اس کا تذکرہ ہوگا اور عقیلی نے بیان کیا کہ ابن معین (رحمہ اللہ) نے اس کو لاشیء قرار دیا ہے جب کہ امام بخاری (رحمہ اللہ) نے منکر الحدیث کہا ہے۔

ابن جوزی (رحمہ اللہ) نے اس کو الموضوعات میں عقیلی کے طریق سے ذکر کیا ہے اور اس نے اس کو موضوع قرار دیا ہے جب کہ اس حدیث میں بنیادی شخص مسلمہ ہے اور وہ یحیٰی بن ابی کثیر کے کلام سے روایت کرتا ہے، میں کہتا ہوں: اس نے اس کو عقیلی سے روایت کیا ہے اور اس نے اس کو بہتر قرار دیا ہے یعنی کہ یہ یحیٰی کا کلام ہے جب کہ حافظ ابن حجر (رحمہ اللہ) نے اس کو التھذیب میں خشنی راوی کی منکرات میں ذکر کیا ہے اور اس نے ابو حاتم کا قول ذکر کیا ہے کہ یہ حدیث باطل منکر ہے جب کہ ابن جوزی نے امام سیوطی (رحمہ اللہ) کا اللآلی (۲/۲۰۶) میں تعاقب کیا ہے اور کہا ہے۔

میں کہتا ہوں: مسلمہ راوی جھوٹ کے ساتھ متہم نہیں ہے جب کہ امام طبرانی (رحمہ اللہ) نے اس حدیث کو الاوسط میں اور بیہقی (رحمہ اللہ) نے الشعب میں ذکر کیا ہے اور اس کو ضعیف قرار دیا ہے، میں کہتا ہوں: حق بات تو ابن جوزی کی ہے اس لئے کہ مسلمہ راوی نے کثرت کے ساتھ موضوع روایات ذکر کی ہیں بعض کا تذکرہ پہلے گزر چکا ہے آپ حدیث (نمبر ۱۴۱-۱۴۵) ملاحظہ کریں نیز آگے ذکر ہونے والی حدیث کا بھی ملاحظہ کریں اور وہ کیا سبب ہے جو اس حدیث کو موضوع قرار دے رہا ہے کہ نبی ﷺ تو اس شخص کی بیمار پرسی کرتے تھے جس کی آنکھوں میں درد نمودار ہوتا تھا۔

انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے نبی ﷺ نے ارقم کی بیمار پرسی کی جب کہ اس کی آنکھیں درد میں مبتلاء تھیں، امام حاکم (رحمہ اللہ) نے اس حدیث کو (۱/۳۴۲) میں ذکر کیا ہے اور اس کو صحیح قرار دیا ہے جب کہ امام ذہبی (رحمہ اللہ) نے اس کی موافقت کی ہے اور وہ اس طرح ہے جیسا کہ ان دونوں نے کہا ہے جب کہ خشنی کی موضوعات سے ہے۔

سلسلہ احادیثِ ضعیفہ۔

۱۴۴۔اُمت کے موسم بہار کی بابت روایت۔

نبی اکرمؐ نے اپنے سے منسوب روایت میں فرمایا ہے:

رَبِيعَ أُمَّتِي اَلْعِنَبُ وَالْبِطِّيخُ

''میری امت کیلئے موسم وہ موسم بہار ہے جس میں انگور اور تربوز دستیاب ہوتے ہیں''

علامہ ناصر الدین البانی فرماتے ہیں کہ:

حدیث موضوع ہے، امام سیوطی نے اپنی کتاب **الجامع الصغیر** میں داخل کر کے اس کو عیب ناک بنا دیا ہے جب کہ اس نے ابو عبدالرحمٰن سلمی کی روایت کو اس میں داخل کیا ہے جو **کتاب الاطعمۃ** میں ہے، نیز ابو عمر توقانی کی روایت کو جو **کتاب البطیخ** میں ہے اس کو درج کیا ہے اور دیلمی نے **مسند الفردوس** میں ابن عمر سے روایت کیا ہے۔

اور یہ حقیقت ہے کہ ابن جوزی (رحمہ اللہ) نے اس کو **الموضوعات** میں محمد بن احمد بن مہدی (اصل احمد بن محمد) کے طریق سے اس نے کہا ہمیں محمد بن الضوء بن الدلھمس نے بیان کیا اس نے کہا ہمیں عطاف بن خالد نے اس نے نافع سے اس نے ابن عمر سے روایت کیا اور ابن جوزی (رحمہ اللہ) نے کہا کہ یہ روایت موضوع ہے اس میں محمد بن الضوء کذاب ہے شراب اور بے حیائی میں حد سے بڑھا ہوا تھا مزید برآں علامہ سیوطی (رحمہ اللہ) نے **الآلی** (۲/۲۱۰) میں اس کو برقرار رکھا ہے اور پھر ابن عراق نے **تنزیه الشریعۃ** (۲/۳۱۷) میں کہا ہے۔

میں کہتا ہوں: کہ اس روایت میں محمد بن احمد بن مہدی غایت درجہ ضعیف ہے جیسا کہ امام دار قطنی (رحمہ اللہ) نے کہا، اور وہ حدیث جس کو امام ابن قیم (رحمہ اللہ) نے **الموضوعات** میں شامل کیا ہے، **المنار** (ص ۲۱) میں ہے اس نے بیان کیا کہ وہ چیز جس سے حدیث کے موضوع ہونے کا علم ہوتا ہے وہ حدیث کا غیر معروف انداز ہے جسے معاشرہ میں اچھا قرار نہیں دیا جا سکتا بلکہ اس کو مزاحیہ انداز کہا جا سکتا ہے بعد ازاں اس نے کچھ احادیث کو ذکر کیا ہے جب کہ یہ حدیث بھی اس میں شامل ہے اور ملا علی قاری (رحمہ اللہ) نے اس کو اپنی **الموضوعات** (ص ۱۰۷-۱۰۸) میں برقرار رکھا ہے۔

سلسلہ احادیثِ ضعیفہ۔

۱۴۵۔انجیر سے بواسیر و گھنٹیا میں شفا ہونے کی روایت۔

نبی اکرمؐ اپنے سے منسوب روایت میں فرماتے ہیں کہ:

كُلُوا التِّيْنَ ،فَلَو قُلْتُ :إنَّ فَاكِهَةً نَزَلَتْ مِنَ الجَنَّةِ بِلاَ عَجْمٍ لَقُلْتُ هِيَ التِّيْنُ ،وَإِنَّهُ يَذْهَبُ بِالْبَوَاسِيْرِ ،وَيَنْفَعُ مِنَ النِّقْرِسِ

"تم انجیر تناول کرو اگر میں کہوں کہ ایک پھل جنت سے اترا ہے جس میں گٹھلی نہیں ہے تو میں کہوں گا کہ وہ پھل انجیر ہے اور یہ حقیقت ہے کہ اس پھل کا استعمال بواسیر کو ختم کر دیتا ہے اور گھنٹیا کے مریض کو فائدہ دیتا ہے "

علامہ ناصر الدین البانی فرماتے ہیں کہ:

حدیث ضعیف ہے،امام سیوطی (رحمہ اللہ) نے اس حدیث کو الجامع میں ابن السنی کی اور ابونعیم اور دیلمی کی روایت کے ساتھ مسند الفردوس میں ابوذر سے ذکر کیا ہے جب کہ اس کے شارح مناوی نے بتایا ہے ان سب نے اس حدیث کو یحییٰ بن ابی کثیر کی حدیث سے اس نے ثقہ راوی سے اس نے ابوذر سے روایت کیا ہے، میں کہتا ہوں: اس کی اسناد ضعیف ہے اس راوی کے مجہول ہونے کے باعث جس کو ثقہ قرار دیا گیا ہے جب کہ اس راوی کی ثقاہت محدثین کے ہاں مقبول نہیں ہے یہاں تک کہ اگر ثقہ قرار دینے والا جلیل القدر امام ہو جیسے امام شافعی اور امام احمد (رحمہ اللہ) ہیں یہاں تک کہ جس کو ثقہ قرار دیا گیا ہے اس کا نام واضح نہ ہو۔

پس غور کیا جائے گا اس کو ثقہ قرار دینے میں اتفاق ہے یا اس میں اختلاف ہے جب کہ دوسری صورت میں دیکھا جائے گا کہ راجح کیا ہے اس کو ثقہ قرار دینا راجح ہے یا اس کو ضعیف قرار دینا جب کہ یہ عمل دقیق النظر محدثین کا ہے اللہ ان سے راضی ہو، اور ان کی زبردست کوشش جب وہ کسی حدیث کو نبی ﷺ کی جانب منسوب کرتے ہیں اس لئے علامہ ابن قیم (رحمہ اللہ) نے زاد المعاد (۲۱۳/۳) میں اس حدیث کے ذکر کے بعد کہا ہے کہ اس میں نظر ہے۔

میں کہتا ہوں: غالب ظن یہ ہے کہ یہ حدیث موضوع ہے جب کہ اس حدیث کے بارے میں نبوت کی روشنی جلوہ گر نظر نہیں آرہی ہے مزید براں شیخ عجلونی (رحمہ اللہ) نے الکشف (۴۲۳/۱) میں کہا ہے کہ پھلوں کے بارے میں جس قدر احادیث وارد ہیں وہ سب موضوع ہیں بعد ازاں میں نے حافظ ابن حجر (رحمہ اللہ) کے بارے میں معلوم کیا ہے کہ اس نے اس حدیث کو تخریج احادیث الکشاف (۲۸۶/۳) میں ابونعیم کی جانب الطب میں منسوب کیا ہے اور امام ثعلبی نے ابوذر کی حدیث سے ذکر کیا ہے اور وضاحت کی ہے کہ اس حدیث کی اسناد میں ایسے رواۃ ہیں جو غیر معروف ہیں۔

سلسلہ احادیث ضعیفہ۔

میں کہتا ہوں کہ اسکے متن میں سخت نکارت و اضطراب پایا جاتا ہے،جبکہ راوی مجہول الحال ہے،توی شدہ ثقہ کی معروفیت کے بغیر اسکی کوئی اہمیت نہیں ہے،جبکہ راوی ظاہر نا ہو،اور کی ثقیت ثابت نا ہو۔صحیح

ضعیف طب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

تحقیق وتدوین

ڈاکٹر محمد علی جنید

دارالفکر والتحقیق الاسلامی۔پاکستان